Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

28-جمادی الثانی 1437 ہجری قمری 7/شہادت 1395 ہجری شمسی 7/اپریل 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔ حضور انور نے یکم/اپریل 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے ہمارے اِس زمانہ تک تمام اسلامی فرقوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام کی حقیقت یہی ہے کہ جیسا کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے اور اس کی ہستی اور وجود اور وحدانیت پر ایمان لاتا ہے ایسا ہی اُس کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لاوے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

چونکہ اس پُر آشوب زمانہ میں مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور آپ کی پیروی کرنا نجات کیلئے ضروری نہیں سمجھتے اور صرف خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک ماننا بہشت میں داخل ہونے کے لئے کافی خیال کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ محض افترا اور ظلم کے طور پر یا اپنی غلط فہمی سے میرے پر طرح طرح کے بیجا اعتراض کرتے ہیں جن اعتراضوں سے بعض کا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تا لوگوں کو اس سلسلہ سے بیزار کریں اور بعض ایسے بھی ہیں کہ دقائق دین کے سمجھنے سے اُن کی طبیعتیں قاصر ہیں اور اُن کی طبیعت میں شر نہیں مگر فہم رسا بھی نہیں اور نہ وسعت علمی ہے جس سے وہ خود حقیقت حال دریافت کر سکیں اِس لئے میں نے قرینِ مصلحت سمجھا کہ اس خاتمہ میں اُن سب کے شُبہات کا ازالہ کیا جاوے۔

کچھ ضرور نہ تھا کہ مَیں ان شبہات کے دُور کرنے کیلئے توجہ کرتا کیونکہ میری بہت سی کتابوں کے متفرق مقامات میں ان بیہودہ اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے لیکن اِن دنوں میں **عبدالحکیم خان** نام ایک شخص جو پٹیالہ کی ریاست میں اسسٹنٹ سرجن ہے جو پہلے اس سے ہمارے سلسلہ بیعت میں داخل تھا مگر بباعث کمی ملاقات اور قلّتِ صُحبت دینی حقائق سے محض بے خبر اور محروم تھا اور تکبّر اور جہل مرکب اور رعونت اور بدظنی کی مرض میں مبتلا تھا اپنی بدقسمتی سے مرتد ہو کر اِس سلسلہ کا دشمن ہو گیا ہے اور جہاں تک اس سے ہو سکا خدا کے نور کو معدوم کرنے کیلئے اپنی جاہلانہ تحریروں میں زہریلی پھونکوں سے کام لے رہا ہے تا اس شمع کو بجھا دے جو خدا کے ہاتھ سے روشن ہے اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ اختصار کے لحاظ سے بعض اس کے ایسے اعتراضات کا جواب لکھ دیا جائے جو عوام کو مطلع کرنے کیلئے قابل جواب ہیں کیونکہ عوام پر یہ امر بباعث غفلت اور مشغولی دُنیا کے البتہ مشکل ہے کہ تمام میری کتابیں تلاش کر کے اُن میں سے یہ جواب معلوم کر لیں۔

سو پہلے وہ امر لکھنے کے لائق ہے جس کی وجہ سے عبدالحکیم خان ہماری جماعت سے علیحدہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس کا یہ عقیدہ ہے کہ نجات اُخروی حاصل کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر **ایمان** لانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر ایک جو خدا کو واحد لاشریک جانتا ہے (گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے) وہ **نجات** پائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اُس کے نزدیک ایک شخص اسلام سے **مرتد** ہو کر بھی نجات پا سکتا ہے اور ارتداد کی سزا دینا اُس کو ظلم ہے۔ مثلاً حال میں ہی جو ایک شخص عبدالغفور نام مرتد ہو کر آریہ سماج میں داخل ہوا اور دھرم پال نام رکھا یا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور تکذیب میں دن رات کمربستہ ہے وہ بھی عبدالحکیم خان کے نزدیک سیدھا بہشت میں جائے گا۔ کیونکہ آریہ لوگ بُت پرستی سے دستکش ہیں۔ مگر ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ ایسے عقیدہ کی رُو سے **انبیاء** علیہم السلام کا مبعوث ہونا محض بیہودہ اور لغو کام ٹھہرے گا۔ کیونکہ جب ایک شخص انبیاء علیہم السلام کا مکذّب اور دشمن ہو کر بھی خدا کو ایک جاننے سے نجات پا سکتا ہے تو پھر اس صورت میں گویا انبیاء صرف عبث طور پر دنیا میں بھیجے گئے۔☆ ورنہ اُن کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا۔ اور اُن کے وجود کی کوئی بڑی بھاری ضرورت نہ تھی۔ اور اگر یہ سچ تھا کہ صرف خدا کو واحد لاشریک کہنا ہی کافی ہے تو گویا یہ بھی ایک شرک کی قسم ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لازمی طور پر ملایا گیا اور درحقیقت اس خیال کے لوگ محمّد رسول اللہ کہنا شرک ہی سمجھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی کامل توحید اسی میں تصور کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ کسی کا نام نہ ملایا جائے اور ان کے نزدیک دین اسلام سے خارج ہونا نجات سے مانع نہیں۔ اور اگر مثلاً ایک ہی دن میں سب کے سب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے انکار کر کے گمراہ فلسفیوں کی طرح مجرّد توحید کو کافی سمجھیں اور اپنے تئیں قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مستغنی خیال کر لیں اور مکذّب ہو جائیں تو اُن کے نزدیک یہ سب لوگ باوجود مرتد ہونے کے نجات پا جائیں گے اور بلاشبہ بہشت میں داخل ہوں گے۔

مگر یہ بات کسی ادنیٰ عقل والے پر بھی پوشیدہ نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے ہمارے اِس زمانہ تک تمام اسلامی فرقوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسلام کی حقیقت یہی ہے کہ جیسا کہ ایک شخص خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے اور اس کی ہستی اور وجود اور واحدانیت پر ایمان لاتا ہے ایسا ہی اُس کے لئے ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان لاوے۔ اور جو کچھ قرآن شریف میں مذکور و مسطور ہے سب پر ایمان رکھے۔ یہی وہ امر ہے جو ابتدا سے مسلمانوں کے ذہن نشین کر دیا گیا ہے اور اسی پر محکم عقیدہ رکھنے کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی جانیں دیں۔ اور کئی صادق مسلمان جو کفار کے ہاتھ میں عہد نبوی میں گرفتار ہو گئے تھے اُنکو بار بار فہمائش کی گئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منکر ہو جاؤ تو تم ہمارے ہاتھ سے رہائی پاؤ گے۔ لیکن انہوں نے انکار نہ کیا اور اسی راہ میں جان دی۔ یہ باتیں اِسلام کے واقعات میں ایسی مشہور ہیں کہ جو شخص ایک ادنیٰ واقفیت بھی اسلامی تاریخ سے رکھتا ہو گا اُس کو ہمارے اِس بیان سے انکار نہیں ہو گا۔

☆ اگر یہ بات سچ ہے کہ وہ لوگ جو انبیاء علیہم السلام کی تکذیب کرنے والے اور اُن کے دشمن ہیں محض اپنی خیالی توحید سے نجات پا جائیں گے تو بجائے اس کے کہ ان کفّار کو قیامت میں کوئی عذاب ہو انبیاء خود ایک قسم کے عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے جبکہ وہ اپنے سخت دشمنوں اور مکذبوں اور اہانت کرنیوالوں کو بہشت کے تختوں پر بیٹھے دیکھیں گے اور اپنی طرح ہر ایک قسم کی ناز و نعمت میں اُنکو پائیں گے اور ممکن ہے کہ اسوقت بھی وہ لوگ ٹھٹھا کر کے نبیوں کو کہیں کہ تمہاری تکذیب اور توہین نے ہمارا کیا بگاڑا اب بہشت میں رہنا نبیوں پر تلخ ہو جائے گا۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 111 تا 114)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

’’مسجدوں کو آباد کریں!‘‘

نماز اسلام کا ایک نہایت اہم اور بنیادی رُکن ہے۔قرآن و حدیث میں نماز کی بہت زیادہ فضیلت و اہمیت بیان ہوئی ہے اور اس کے ترک کو اللہ تعالیٰ کی بے حد ناراضگی کا موجب بتایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔نماز کا تارک گویا ایک رنگ کا مشرک ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عمداً نماز ترک کی اس نے کفر کیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ کہ نماز میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے۔آپؐ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے گویا نماز کے بغیر دین کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز وہ سواری ہے جس پر بیٹھ کر انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔پس معلوم ہوا کہ اللہ سے ملاقات کا ذریعہ نماز ہی ہے۔

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو نماز باجماعت کی ادائیگی اور دُعاؤں کی یاددہانی کرواتے رہتے ہیں۔ابھی اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان اور ربوہ کے احمدیوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ مسجدوں کو آباد کریں۔اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ قادیان اور ربوہ کی مسجدیں آباد نہیں ہیں بلکہ مُراد یہ ہے کہ مرکز میں رہنے کی ذمہ داری اَور جگہوں کی نسبت یقیناً بہت زیادہ ہے۔پس مرکز میں بسنے والے احمدیوں کو حضور انور نے اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مسجدوں کو آباد کریں اور دُنیا بھر سے مرکز کی زیارت کرنے والے احباب کے سامنے اپنا نیک نمونہ رکھیں۔ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نماز سے متعلق کچھ ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔حضور انور سالِ نو کے موقع کی مناسبت سے ہمیں استقلال کے ساتھ نیکیاں بجالانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

’’صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ ہم نے سال کے پہلے دن انفرادی یا اجتماعی تہجد پڑھ لی یا صدقہ دے دیا یا نیکی کی کچھ اور باتیں کرلیں اور اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا حق دار بنا دیا۔بیشک یہ نیکی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوسکتی ہے لیکن تب جب اس میں استقلال بھی پیدا ہو۔اللہ تعالیٰ تو مستقل نیکیاں اپنے بندے سے چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کا بندہ مستقل اس کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو۔نیکیاں بجالانے والا ہو۔نمازوں اور تہجد کے ساتھ دلوں میں ایک پاک انقلاب پیدا کرنے کی ضرورت ہے تب خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔کسی قسم کی ایسی نیکی جو صرف ایک دن یا دو دن کے لئے ہو وہ نیکی نہیں ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ یکم جنوری 2016)

’’باجماعت نماز کا جہاں انسان کو ذاتی فائدہ ہوتا ہے، وہاں جماعتی فائدہ بھی ہے اور جو نمازوں پر مسجد میں نہیں آتے یا بعض ایسے بھی ہیں کہ آکر آپس میں رنجشوں کو دُور کر کے اُنس اور تعلق پیدا نہیں کرتے، اُنہیں نمازیں پھر کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔کیونکہ ایک نماز کا عبادت کے علاوہ جو مقصد ہے ایک وحدت پیدا ہونا آپس میں اُنس اور محبت پیدا ہونا وہ حاصل نہیں ہوتا۔پس اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہئے تا کہ ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 15 جنوری 2016)

فرمایا :- ’’اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور وقت پر ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 15 جنوری 2016)

فرمایا :- ’’جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسّیں ایسی ہوں جو رُوحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دُنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے۔حقیقی عبادت کیا چیز ہے۔اور اس کے لئے کس قسم کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 29 جنوری 2016)

فرمایا :- ’’کئی لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں ہم چاہتے ہیں کہ نمازوں میں باقاعدہ ہو جائیں لیکن باقاعدہ نہیں۔باقی کاموں کو جب چاہتے ہیں تو وہ کر لیتے ہیں لیکن نماز کو کیونکہ بے دلی سے چاہتے ہیں، اپنی تمام تر صلاحیتیں اس پر استعمال نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اس لئے نمازوں کی عادت بھی نہیں پڑتی۔ایسے لوگوں کا چاہنا جو ہے وہ اصل میں نہ چاہنا ہوتا ہے۔یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان چاہے بھی اور کام نہ ہو سکے۔نماز ان کے لئے حقیقت میں ایک ضمنی چیز ہوتی ہے۔دُنیاوی کام پہلی ترجیح ہوتی ہے جو ایک غلط طریقہ ہے، اس لئے چاہنے پر عمل نہیں ہوتا۔یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ انسان چاہے بھی، ایک پکّا ارادہ بھی ہو، اس کے کرنے کا مصمم ارادہ بھی ہو اور وہ کام نہ ہو۔پس یہ اپنی سستیاں ہوتی ہیں اور بے رغبتی ہوتی ہے جس کو بلاوجہ چاہنے کا نام دے دیا جاتا ہے۔پس وہ لوگ جو نمازوں کی طرف باقاعدگی سے توجہ نہیں دیتے وہ اسی زمرے میں آتے ہیں۔پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ مسجدوں میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لئے انتظام ہونا چاہئے۔یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں۔یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں، تو ٹھیک ہے۔اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 12 فروری 2016)

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

’’وہ لوگ جو نمازوں کے حق ادا نہیں کرتے انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔وہ لوگ جو دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا نہیں کرتے انہیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔وہ لوگ جو یہاں آئے تو احمدیت کی وجہ سے ہیں لیکن یہاں آکر بھول گئے ہیں کہ احمدیت کی وجہ سے ہی اُنہیں یہاں رہنے کا، شہریت کا حق ملا ہے اور اس وجہ سے ان کو زیادہ سے زیادہ جماعت کی خدمت کے لئے آگے آنا چاہئے لیکن وہ اُسے بھول جاتے ہیں اور بعض دفعہ اعتراض شروع کر دیتے ہیں۔ایسے لوگ نہ اچھے عابد ہیں نہ وفادار ہیں۔وفا تو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عُسر اور یُسر میں تنگی اور آسائش میں دونوں حالتوں میں ایسی ہونی چاہئے جس کے اعلیٰ معیار قائم ہوں۔اللہ تعالیٰ کے لئے ہر وقت اس کے در پر رہ کر قربانی کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھنا چاہئے۔‘‘ (خطبہ جمعہ 26 فروری 2016)

’’بعض لوگ سوچ تو یہ رکھتے ہیں کہ ان کی اصلاح ہو اور اسلامی احکامات کی پابندی کرنے والے ہوں۔خاص طور پر نمازوں کے بارے میں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ باقاعدہ نماز پڑھنے والے ہوں لیکن پھر ایسے لوگوں کی صحبت میں چلے جاتے ہیں جو سست ہیں اور نتیجۃً باوجود خواہش کے خود یہ لوگ بھی سست ہو جاتے ہیں۔یہ اثر لاشعوری طور پر پڑ رہا ہوتا ہے۔پس تعلقات بنانے کے لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے ہوں اور پابند ہوں۔اس حوالے سے خاص طور پر مَیں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے اور اسی طرح وہاں مساجد بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں کہ مسجدوں کو آباد کریں۔اسی طرح بہت سے ایسے لوگ جو جماعت کے نظام کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔باہر سے جو لوگ جاتے ہیں وہ بعض دفعہ اس بارہ میں مجھے لکھتے بھی ہیں، شکایتاً بھی لکھتے ہیں کہ ربوہ میں بھی نمازوں کے اہتمام کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔پس ربوہ کے شہریوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔جو کمزور ہیں وہ کمزوروں کا اثر لینے کی بجائے ان لوگوں کا اثر لیں جن کا جماعت سے مضبوط تعلق بھی ہے اور جو نماز میں بھی باقاعدہ ہیں۔پس عمومی طور پر ہر جگہ ہی ہر احمدی کو سست لوگوں سے مناسبت رکھنے کی بجائے چست لوگوں سے، active لوگوں سے، جماعت کے فعّال لوگوں سے مناسبت رکھنی چاہئے۔ان سے تعلق رکھنا چاہئے اور جب یہ مناسبت قائم ہو کر چست لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا تو سست بھی پھر چست ہو جائیں گے۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مارچ 2016)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

’’نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔وفا اور صدق کا خیال رکھو۔اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو...... یہ دین کو دُرست کرتی ہے۔اخلاق کو درست کرتی ہے۔دُنیا کو درست کرتی ہے۔نماز کا مزا دُنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔لذّات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ایک ان میں سے دُنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذّت ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 591)

اللہ تعالیٰ ہمیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور انور کے منشاء کے مطابق حقیقی نماز عطا کرے اور نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر فائز ہونے کی توفیق دے۔آمین۔ (منصور احمد مسرور)

علماء اسلام کا متفقہ و تاریخ ساز فیصلہ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہم 72 ہیں اور قادیانی فرقہ 73 واں فرقہ ہے جو ناجی فرقہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یقیناً بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب آگ میں ہوں گے۔صحابہؓ نے پوچھا وہ (ناجی) فرقہ کون سا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد۲ صفحہ ۱۱۰ مصری، ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اِس پر پاکستانی اخبارات نے سُرخیاں لگائیں ’’جماعت احمدیہ کے خلاف 72 فرقوں کا اجماع‘‘ چنانچہ نوائے وقت لاہور نے لکھا :

’’اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔اجماعِ امت میں مُلک کے بڑے بڑے علماءِ دین اور حاملانِ شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کا سیاسی راہنما کماحقہٗ متفق ہوئے ہیں اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوّف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔‘‘ (نوائے وقت 6/اکتوبر 1974ء صفحہ 4)

علماء اسلام نے متفقہ فیصلہ کے مطابق اپنا 72 ہونا اور جماعت احمدیہ کا 73 واں ہونا تسلیم کرلیا ہے۔حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ 72 ناری ہونگے جبکہ ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا وہ ایک جماعت ہوگی۔جماعت احمدیہ ایک جماعت ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔کل عالم اسلام میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔فاعتبروا یا اولی الابصار☆

خطبہ جمعہ

شیطان انسان کا ازل سے دشمن ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ شیطان کی یہ دشمنی کوئی کھلی دشمنی نہیں ہے کہ سامنے آ کر لڑ رہا ہے۔ بلکہ وہ مختلف حیلوں بہانوں سے، مکروفریب سے، دنیاوی لالچوں کے ذریعہ سے انسان کی اَناؤں کو ابھارتے ہوئے انسانوں کو نیکیوں سے دُور لے جاتا ہے اور برائیوں کے قریب کرتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے بھیجنے کے نظام کو جاری کر کے انسانوں کو نیکیوں کے راستے بھی بتائے۔ انکو اصلاح کے طریقے بھی بتائے۔ انکو اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے ذرائع بھی بتائے

یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ شیطان کا حملہ ایک دم نہیں ہوتا۔ وہ آہستہ آہستہ حملہ کرتا ہے۔ کوئی چھوٹی سی برائی انسان کے دل میں ڈال کر یہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ اس چھوٹی سی برائی سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ کون سا بڑا گناہ ہے۔ پھر یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بڑے گناہوں کی تحریک کا ذریعہ بن جاتی ہیں

شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طولِ امل، ریاء اور تکبر کی طرف بلاتا ہے

انسان توبہ کرے، اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو بخشا جاتا ہے اور یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا

تکبر کو بعض دفعہ انسان محسوس نہیں کرتا اس لئے بڑی باریکی سے اس بارے میں ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں

بعض دفعہ شیطان نیکیوں کے خیالات ڈال کر بھی اپنے پیچھے چلاتا ہے

بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے

ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے شیطان اور اس کے حملوں اور وساوس سے بچنے کی راہوں کی طرف رہنمائی)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11؍مارچ 2016ء بمطابق 11؍امان 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ۔ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ (النور:22)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ تو یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

شیطان انسان کا ازل سے دشمن ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یہ اس لئے نہیں کہ اس میں ہمیشہ رہنے کی کوئی طاقت ہے۔ بلکہ اس لئے کہ انسان کے پیدا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اسے یہ اختیار دیا تھا کہ وہ آزاد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس کے بندے شیطان کے حملے سے محفوظ رہیں گے۔ شیطان کی یہ دشمنی کوئی کھلی دشمنی نہیں ہے کہ سامنے آ کر لڑ رہا ہے۔ بلکہ وہ مختلف حیلوں بہانوں سے، مکروفریب سے، دنیاوی لالچوں کے ذریعہ سے انسان کی اَناؤں کو ابھارتے ہوئے انسانوں کو نیکیوں سے دُور لے جاتا ہے اور برائیوں کے قریب کرتا ہے۔ شیطان نے خدا تعالیٰ کو کہا تھا کہ جس فطرت کے ساتھ تُو نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جس طرح اس کی یہ فطرت ہے کہ دونوں طرف مڑ سکتا ہے تو اس کو مَیں اپنے پیچھے چلاؤں گا کیونکہ برائیوں کی طرف اس کا زیادہ رخ ہو گا۔ اگر تو مجھے اجازت دے تو میں ہر راستے سے اس پر حملہ کروں گا۔ ہر راستے سے اس کو بہکاؤں گا۔ اور سوائے وہ جو تیرے حقیقی بندے ہیں، خالص بندے ہیں تو وہ میرے حملے سے بچیں گے۔ ان پر تو میرا کوئی مکر، کوئی حملہ کارگر نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ اکثریت میرے قدموں پر چلے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت دے دی اور ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ جو تیرے پیچھے چلنے والے ہوں گے انہیں مَیں جہنم میں ڈالوں گا۔

لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کے بھیجنے کے نظام کو جاری کر کے انسانوں کو نیکیوں کے راستے بھی بتائے۔ ان کو اصلاح کے طریقے بھی بتائے۔ ان کو اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے کے ذریعہ بھی بتائے۔ یہ بھی واضح کیا کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ وہ ہمدردی کے لبادہ میں تمہیں بہتری اور فائدے نہیں بلکہ برائی اور نقصان کی طرف بلا رہا ہے۔ اور جب وقت آئے گا کہ انسان کا حساب کتاب ہو تو بڑے آرام سے، بڑی ڈھٹائی سے کہہ دے گا کہ مَیں نے تمہیں برائی کی طرف، لالچ کی طرف، گناہوں کے کرنے کی طرف، اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف چلنے کی طرف بلایا تھا۔ لیکن تم تو عقل رکھنے والے انسان تھے۔ تم نے کیوں اپنی عقل استعمال نہیں کی۔ کیوں میری بدیوں کی آواز کو خدا تعالیٰ کی بھلائی اور نیکی کی آواز پر ترجیح دی۔ پس اب اپنے کئے کی سزا بھگتو۔ میرا اب تمہارے سے کوئی تعلق نہیں۔ میرا مقصد تمہارے سے دشمنی کرنا تھا وہ مَیں نے کر لی۔ اب جہنم کی آگ میں جلو۔ پس اس طرح شیطان انسان سے دشمنی کرتا ہے۔

قرآن کریم میں بھی متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں شیطان کے حملوں اور اس کے حیلوں اور مکروں سے ہوشیار کیا ہے۔ اس آیت میں بھی جو میں نے تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ شیطان ہمیشہ انسان کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اس نے جب خدا کو کہا کہ مَیں اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے سے حملہ کروں گا تو پھر اس نے بڑی مستقل مزاجی سے یہ حملے کرنے تھے اور کرتا ہے حتی کہ شیطان یہ بھی کہتا ہے کہ مَیں صراط مستقیم پر بیٹھ کر انسان پر حملے کروں گا۔ اب ایک شخص سمجھتا ہے کہ مَیں صراط مستقیم پر چل رہا ہوں تو میں شیطان کے حملے سے بچ گیا۔ لیکن یہ خیال ایسے شخص کی غلط فہمی ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا، جو ضالّین بنے، وہ بھی تو پہلے صراط مستقیم پر چلنے والے تھے۔ وہ بھی تو حضرت موسیٰ کو ماننے والے تھے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے تھے لیکن گمراہی اور شرک میں مبتلا ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنے والے بن گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انسان جب ایمان لے آتا ہے تب بھی شیطان اس کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور اسے گمراہ کرتا ہے اور کئی لوگ اس کے دھوکے میں آ کے، شیطان کی باتوں میں آ کر گمراہ ہو جاتے ہیں حتی کہ مسلمان کہلانے والے بھی مرتد اور فاسق ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بہت بڑا خطرہ ہے جو شیطان کا خطرہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہی ہے جو انسان کو اس بڑے خطرے سے بچا سکتا ہے اور بچاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں مومنوں کو اس لفظ کے ساتھ تسلّی دی کہ اللہ تعالیٰ سمیع ہے۔ اللہ تعالیٰ سننے والا ہے۔ پس اس کے دروازے کو کھٹکھٹاؤ اور اس کو پکارو اور مستقل مزاجی سے اس کو پکارو۔ اس کے حضور مستقل دعائیں کرتے ہوئے جھکے رہو تو وہ خدا جو علیم بھی ہے اپنے بندوں کے حالات کو جانتا ہے، جب وہ دیکھے گا کہ میرا بندہ حقیقت میں خالص ہو کر مجھے پکار رہا ہے تو پھر خدا ایسے مومن کے دل میں ایسی ایمانی قوت پیدا کر دے گا جس سے وہ شیطان کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا۔ نیکیوں کے معیار بلند سے بلند تر کرنے کی توفیق مل جائے گی اور برائیوں سے بچنے کی اس میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔

پس جب شیطان نے کہا تھا کہ تیرے خالص بندوں کے علاوہ سب میرے پیچھے چلیں گے تو ایک عقل

رکھنے والے انسان کو سوچنے کی ضرورت ہے۔ ایک حقیقی مومن کو سوچنے کی ضرورت ہے کہ خالص بندے کس طرح بنیں۔ خالص بندے بننے کے لئے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک نسخہ بتایا کہ فحشاء اور منکر سے یعنی ہر ایسی بات سے اپنے آپ کو بچاؤ جو بیہودہ اور لغو ہے۔ جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ اور جو فحشاء اور منکر سے بچے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کا تزکیہ کرے گی۔ اور جس کا اللہ تعالیٰ تزکیہ کر دے وہ پاک ہو جاتا ہے اور ایسے پاکوں کے پاس پھر شیطان نہیں آتا۔

یہ بات بھی ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ شیطان کا حملہ ایک دم نہیں ہوتا۔ وہ آہستہ آہستہ حملہ کرتا ہے۔ کوئی چھوٹی سی برائی انسان کے دل میں ڈال کر یہ خیال پیدا کر دیتا ہے کہ اس چھوٹی سی برائی سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ کون سا بڑا گناہ ہے۔ پھر یہ چھوٹی چھوٹی برائیاں بڑے گناہوں کی تحریک کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ ڈاکہ اور قتل ہی بڑے گناہ ہیں۔ کوئی بھی برائی جب معاشرے کا امن و سکون برباد کرے تو وہ بڑی برائی بن جاتی ہے۔ انسان کو یہ احساس مٹ جاتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر پاک ہونا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو جہاں مستقل مزاجی سے برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے ہوئے شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنا ہے وہاں مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ کر پاک ہونے کی کوشش کرنا بھی ضروری ہے اور مستقل اور ہر لحہ اللہ تعالیٰ کو پکارنے اور اس سے مدد مانگنا بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان شیطان کے حملوں سے بچ نہیں سکتا۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش کروں گا۔ بعض لوگوں کے دل میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو بنایا کیوں؟ پہلے ہی دن اس کی بپا کی پر سزا دے کر اسے ختم کیوں نہ کر دیا؟ اگر پہلے ہی دن شیطان کو ختم کر دیا جاتا تو دنیا کے فساد ہی نہ ہوتے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ اس سوال کے جواب میں کہ خدا نے شیطان کو کیوں بنایا، اس کو سزا کیوں نہ دی؟ آپ نے ایک جگہ فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے کہ:

’’یہ بات ہر ایک کو ماننی پڑتی ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے دو جاذب موجود ہیں‘‘۔ (یعنی کھینچنے والی دو چیزیں موجود ہیں۔) ’’ایک جاذبِ خیر ہے جو نیکی کی طرف اس کو کھینچتا ہے۔ دوسرا جاذبِ شر ہے جو بدی کی طرف کھینچتا ہے۔ جیسا کہ یہ امر مشہود و محسوس ہے کہ بسا اوقات انسان کے دل میں بدی کے خیالات پڑتے ہیں اور اس وقت وہ ایسا بدی کی طرف مائل ہوتا ہے کہ گویا اس کو کوئی بدی کی طرف کھینچ رہا ہے اور پھر بعض اوقات نیکی کے خیالات اس کے دل میں پڑتے ہیں اور اس وقت وہ ایسا نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے کہ گویا کوئی اس کو نیکی کی طرف کھینچ رہا ہے۔ اور بسا اوقات ایک شخص بدی کر کے پھر نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور نہایت شرمندہ ہوتا ہے کہ میں نے برا کام کیوں کیا۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کسی کو گالیاں دیتا اور مارتا ہے اور پھر نادم ہوتا ہے اور دل میں کہتا ہے کہ یہ کام میں نے بہت ہی بیجا کیا اور اس سے کوئی نیک سلوک کرتا ہے یا معافی چاہتا ہے۔‘‘ (برائی کا اسے احساس ہوتا ہے تو فرمایا) ’’سو یہ دونوں قسم کی قوتیں ہر ایک انسان میں پائی جاتی ہیں۔‘‘ (انسان کی فطرت ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے) اور شریعت اسلام نے نیکی کی قوت کا نام لِمّہٗ مَلک رکھا ہے اور بدی کی قوت کو...... لِمّہٗ شیطان سے موسوم کیا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’فلسفی لوگ تو صرف اس حد تک ہی قائل ہیں کہ یہ دونوں قوتیں ہر ایک انسان میں ضرور موجود ہیں‘‘ (یعنی بدی کی قوت بھی اور نیکی کی قوت بھی لیکن شریعت اسلام نے جو نیکی کی قوت ہے اس کو لِمّہٗ مَلک کا نام دیا ہے اور بدی کی قوت کو لِمّہٗ شیطان کا) آپ فرماتے ہیں کہ ’’فلسفی لوگ تو صرف اس حد تک ہی قائل ہیں کہ یہ دونوں قوتیں ہر ایک انسان میں ضرور موجود ہیں مگر خدا جو وراء الوراء اسرار ظاہر کرتا ہے۔‘‘ (بہت دور کے، بہت چھپے ہوئے بھید بھی بتاتا ہے) ’’اور عمیق اور پوشیدہ باتوں کی خبر دیتا ہے اس نے ان دونوں قوتوں کو مخلوق قرار دیا ہے۔ جو نیکی کا القاء کرتا ہے اس کا نام فرشتہ اور روح القدس رکھا ہے اور جو بدی کا القاء کرتا ہے اس کا نام شیطان اور ابلیس قرار دیا ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’مگر قدیم عقلمندوں اور فلاسفروں نے مان لیا ہے کہ القاء کا مسئلہ بیہودہ اور لغو نہیں ہے‘‘۔

یعنی یہ مسئلہ جو ہے بیہودہ نہیں اور یہ اس کو مانتے ہیں کہ یہ ایک صحیح چیز ہے کہ انسان کے دل میں برائی کی قوت بھی پیدا ہوتی ہے یا تحریک پیدا ہوتی ہے اور نیکی کی تحریک بھی پیدا ہوتی ہے۔ اس کی پھر آپ نے اس طرح وضاحت فرمائی ہے کہ:

’’یہ دونوں قوتیں جو ہر ایک انسان میں موجود ہیں خواہ تم ان کو یا دو قوتیں کہو اور یا روح القدس اور شیطان نام رکھو مگر بہر حال تم ان دونوں حالتوں کے وجود سے انکار نہیں کر سکتے اور ان کے پیدا کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا انسان اپنے نیک اعمال سے اجر پانے کا مستحق ٹھہر سکے۔ کیونکہ اگر انسان کی فطرت ایسی واقع ہوتی کہ وہ بہر حال نیک کام کرنے کے لئے مجبور ہوتا اور بد کام کرنے سے طبعاً متنفر ہوتا تو پھر اس حالت میں نیک کام کا ایک ذرہ بھی اس کو ثواب نہ ہوتا کیونکہ وہ اس کی فطرت کا خاصہ ہوتا۔ لیکن اس حالت میں کہ اس کی فطرت دو کششوں کے درمیان ہے اور وہ نیکی کی کشش کی اطاعت کرتا ہے اس کو اس عمل کا ثواب مل جاتا ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’بے شک انسان کے دل میں دو قسم کے القاء ہوتے ہیں۔ نیکی کا القاء اور بدی کا القاء۔ اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں القاء انسان کی پیدائش کا جزو نہیں ہو سکتے۔‘‘ (یعنی پیدائش کے وقت یہ ان کا حصہ نہیں تھے) ’’کیونکہ وہ باہم متضاد ہیں‘‘ (آپس میں اختلاف رکھتے ہیں۔ بدی اور نیکی کا آپس میں اختلاف ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بچپن سے ہی بچے کی فطرت میں نیکی اور بدی موجود ہے) فرمایا کہ یہ باہم متضاد ہیں ’’اور نیز انسان ان پر اختیار نہیں رکھتا۔ اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونوں القاء باہر سے آتے ہیں‘‘ (نیکی کا اثر بھی، بدی کا اثر بھی باہر سے انسان لیتا ہے۔ بچہ بھی جو آہستہ آہستہ نیکیوں میں بڑھتا ہے یا برائیوں میں بڑھتا ہے تو اس کا اثر باہر سے ہو رہا ہوتا ہے) فرمایا ’’اور انسان کی تکمیل ان پر موقوف ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ان دونوں قسم کے وجود یعنی فرشتہ اور شیطان کو ہندوؤں کی کتابیں بھی مانتی ہیں اور گبر بھی اس کے قائل ہیں‘‘ (یعنی وہ لوگ جو آتش پرست ہیں وہ لوگ بھی ان کے قائل ہیں) ’’بلکہ جس قدر خدا کی طرف سے دنیا میں کتابیں آئی ہیں سب میں ان دونوں وجودوں کا اقرار ہے۔ پھر اعتراض کرنا محض جہالت اور تعصب ہے۔ اور جواب میں اس قدر لکھنا بھی ضروری ہے کہ جو شخص بدی اور شرارت سے باز نہیں آتا وہ خود شیطان بن جاتا ہے جیسا کہ ایک جگہ خدا نے فرمایا ہے کہ انسان بھی شیطان بن جایا کرتے ہیں۔ اور یہ کہ خدا ان کو کیوں سزا نہیں دیتا‘‘ (اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ جب بن گیا تو پھر ایسے لوگوں کو سزا کیوں نہیں دیتا) ’’اس کا جواب یہی ہے کہ شیطان کو سزا دینے کے لئے قرآن شریف میں وعدہ کا دن مقرر ہے۔ پس اس وعدہ کے دن کے منتظر رہنا چاہئے۔‘‘ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں سزا دوں گا، ضرور دوں گا۔ کب؟ اس دنیا میں یا اگلے جہان میں جو بھی دن مقرر ہے اس دن اس کو سزا مل جائے گی) ’’کئی شیطان خدا کے ہاتھ سے سزا پا چکے اور کئی پائیں گے۔‘‘ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 294-293)

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ کون کون سی چیزیں ہیں جن کی طرف شیطان بلاتا ہے۔ کون سے انسان شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں اور کون سی چیزیں ہیں جن کو حاصل کر کے انسان شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچتا ہے۔ اس بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’شیطان جھوٹ، ظلم، جذبات، خون، طُولِ اَمل، رِیا اور تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے۔‘‘ (تکبر کی طرف بلاتا ہے اور دعوت کرتا ہے یعنی کہ بڑے چاؤ سے بڑی محبت سے بلاتا ہے۔ تمہیں دعوت دیتا ہے کہ آؤ ان برائیوں کی طرف۔) ’’اس کے بالمقابل اخلاق فاضلہ صبر، محویت، فنافی اللہ، اخلاص، ایمان، فلاح یہ اللہ تعالیٰ کی دعوتیں ہیں۔‘‘ (ایک طرف شیطان دعوت دے رہا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کی دعوت دے رہا ہے۔ ’’انسان ان دونوں تجاذب میں پڑا ہوا ہے‘‘۔ (یعنی دونوں قسم کی جو کششیں ہیں، کھینچنے والی چیزیں ہیں ان دونوں میں پڑا ہوا ہے۔) ’’پھر جس کی فطرت نیک ہے اور سعادت کا مادہ اس میں رکھا ہوا ہے وہ شیطان کی ہزاروں دعوتوں اور جذبات کے ہوتے ہوئے بھی اس فطرت رشید سعادت اور سلامت روی کے مادہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے۔‘‘ (یعنی جس طرح مرضی بلائے پھر۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے سعادت کا مادہ رکھا ہوا ہے وہ اپنی سعادت کی فطرت سے اور اس کی برکت سے پھر وہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا بھی ہے جب انسان ایسی فطرت رکھنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ پھر اسے اتنی توفیق دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے بجائے شیطان کی طرف دوڑنے کے۔ ’’اور خدا ہی میں اپنی راحت تسلی اور اطمینان کو پاتا ہے۔‘‘

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’ہر چیز کے لئے نشانات ضرور ہوتے ہیں جب تک اس میں وہ نشان نہ پائے جاویں وہ معتبر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو دواؤں کی طبیب شناخت کر لیتا ہے۔ بنفشہ، خیار شنبر تربُد میں اگر وہ صفات نہ پائے جائیں (یہ تمام ایسے پھل ہیں یا بوٹیاں ہیں جن سے دوائیں بنتی ہیں۔ فرمایا کہ) اگر وہ صفات ان میں نہ پائی جائیں جو ایک بڑے تجربے کے بعد ان میں متحقق ہوئے ہیں (ثابت ہوئے ہیں کہ یہ صفات ان میں پائے جاتے ہیں کہ ان سے بعض بیماریوں کو شفا ملتی ہے۔ اگر پتا لگ جائے کہ یہ خصوصیات نہیں) تو طبیب ان کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح پر ایمان کے نشانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا بار بار اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جب ایمان انسان کے اندر داخل ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت یعنی جلال، تقدس، کبریائی، قدرت اور سب سے بڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا حقیقی مفہوم داخل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر سکونت اختیار کرتا ہے اور شیطانی زندگی پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور گناہ کی فطرت مر جاتی ہے۔‘‘ (یہ فطرت کی وہ سعادت ہے کہ اگر صحیح ایمان ہے تو پھر گناہ کی فطرت مر جاتی ہے۔) ’’اس وقت ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ روحانی زندگی ہوتی ہے یا یہ کہو کہ آسمانی پیدائش کا پہلا دن وہ ہوتا ہے جب شیطانی زندگی پر موت وارد ہوتی ہے۔ اور روحانی زندگی کا تولّد ہوتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 169۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان پھر خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے۔

پھر تکبر اور شیطان کے تعلق کو بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

’’سب سے اول آدم نے بھی گناہ کیا تھا۔ (مذہب کی تاریخ میں آدم کے گناہ کا ذکر ملتا ہے) اور شیطان نے بھی (کیا تھا۔ گناہ دو تھے۔ ایک آدم نے کیا۔ ایک شیطان نے۔) مگر آدم میں تکبر نہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے گناہ کا اقرار کیا اور اس کا گناہ بخشا گیا۔ اسی سے انسان کے واسطے توبہ کے ساتھ گناہوں کے بخشا جانے کی امید ہے۔‘‘ (تکبر نہ ہو، گناہوں کا اقرار ہو، انسان توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے تو بخشا جاتا ہے اور یہ امید پیدا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔) ’’لیکن شیطان نے تکبر کیا اور وہ ملعون ہوا۔ جو چیز کہ انسان میں نہیں،‘‘ (جس کی انسان میں طاقت ہی نہیں)۔ آپ فرماتے ہیں۔ ’’متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔‘‘ (اتنی طاقت ہی نہیں تمہیں کہ تم تکبر کرو۔ کہاں تک جا سکتے ہو۔ کتنے اونچے ہو سکتے ہو۔ جب یہ طاقت ہی اتنی نہیں کہ ہر کچھ حاصل کرو تو پھر تکبر کیسا۔ فرمایا کہ متکبر آدمی خواہ مخواہ اپنے لئے اس چیز کے دعوے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے جو اس کے پاس ہے ہی نہیں۔) ’’انبیاء میں بہت سے ہنر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہنر سلب خودی کا ہوتا ہے‘‘ (کہ اپنی خودی کو ختم کر لیتے ہیں۔) ’’ان میں خودی نہیں رہتی۔ وہ اپنے نفس پر ایک موت وارد کر لیتے ہیں۔ کبریائی خدا کے واسطے ہے۔ جو لوگ تکبر نہیں کرتے اور انکساری سے کام لیتے ہیں وہ ضائع نہیں ہوتے۔‘‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 281۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس تکبر سے بچو۔ یہ وہ خصوصیت ہے جو ایک مومن کو اختیار کرنی چاہئے ورنہ وہ شیطان کے قدموں پر چلنے والا ہے۔ تکبر کو بعض دفعہ انسان محسوس نہیں کرتا۔ اس لئے بڑی باریکی سے اس بارے میں ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں۔

شیطان کس کس طرح انسان کو اپنے قابو میں کرنے کے حیلے کرتا ہے؟ اس بارے میں ایک جگہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ گناہ والا کوئی کام انسان نہ کرے۔ فرمایا کہ ''اگر انسان کے افعال سے گناہ دُور ہو جاوے'' (یعنی کوئی کام ایسا نہ کرے جو گناہ والا ہے کوئی اس کا فعل ایسا نہ ہو جس کو کہا جائے کہ یہ گناہ ہے) تو شیطان چاہتا ہے۔ (کیا چاہتا ہے شیطان) کہ آنکھ کان ناک تک ہی رہے۔'' اگر ظاہری طور پر کوئی عمل گناہ کرنے والا نہ ہو تب بھی شیطان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ انسان کی آنکھ میں بیٹھا رہے، کان میں بیٹھا رہے، ناک میں بیٹھا رہے۔) فرمایا کہ ''اور جب وہاں بھی اسے قابو نہیں ملتا تو پھر وہ یہاں تک کوشش کرتا ہے کہ اور نہیں تو دل ہی میں گناہ (بیٹھا) رہے۔'' (ظاہری گناہ بعض لوگ نہیں کرتے۔ بڑے گناہ نہیں کرتے یا چھوٹے گناہ بھی نہیں کرتے۔ بعضوں کے حالات میں موقع ہی نہیں ملتا یا ایسی وجہ ہی نہیں بنتی کہ گناہ کریں یا کسی خوف سے نہیں کرتے۔ ظاہری طور پر عملاً کوئی گناہ نہیں لیکن شیطان پھر بھی یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں ہے تو کسی نہ کسی ذریعہ سے اس کے اندر گناہ کا بیج رکھے اور اس کے دل میں بیٹھ جائے۔) فرمایا کہ ''گویا شیطان اپنی لڑائی کو اختتام تک پہنچاتا ہے۔ مگر جس دل میں خدا کا خوف ہے وہاں شیطان کی حکومت نہیں چل سکتی۔'' (اگر خدا کا خوف ہو تو پھر دل میں سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ گناہ کا بیج بھی شیطان رکھ سکے۔) فرمایا کہ ''شیطان آخر اس سے مایوس ہو جاتا ہے اور الگ ہوتا ہے اور اپنی بڑائی میں ناکام و نامراد ہو کر اسے اپنا بوریا بستر باندھنا پڑتا ہے۔'' (پھر بیچارہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔)

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 401,402۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اصل چیز یہی ہے کہ خدا کا خوف انسان کے دل میں رہے۔ خدا کا خوف ہوگا تو پھر بہت ساری برائیوں سے انسان بچتا ہے۔ ایک چور بھی چوری کرتا ہے۔ اگر اس کو یہ پتا لگ جائے کہ اس کو کوئی بچہ بھی دیکھ رہا ہے تو اس بچہ کا بھی اسے خوف ہوتا ہے۔ پس جب تک یہ ہمارے دلوں میں نہیں ہوگا کہ ہم کوئی بھی عمل کرتے ہوئے یا ہر وقت ذہن میں یہ رکھیں کہ خدا ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے تو اس وقت تک انسان گناہوں سے نہیں بچ سکتا۔

بعض دفعہ شیطان نیکیوں کے خیالات ڈال کر بھی اپنے پیچھے چلاتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک مجلس میں الہامات اور حدیث النفس میں امتیاز کے بارے میں ذکر تھا۔ الہامات کے متعلق یہ ذکر تھا کہ اس میں بہت مشکلات پڑتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''بعض لوگ حدیث النفس اور شیطان کے القاء کو الہام الٰہی سے تمیز نہیں کر سکتے۔'' (نفس کی باتیں ہوتی ہیں۔ شیطان کا القاء ہوتا ہے۔ اس کو سمجھتے ہیں کہ الہام الٰہی ہے) ''اور دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ ''خدا کی طرف سے جو بات آتی ہے وہ پُرشوکت اور لذیذ ہوتی ہے۔ دل پر ایک ٹھوکر مارنے والی ہوتی ہے۔ وہ خدا کی انگلیوں سے نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا ہم وزن کوئی نہیں۔ وہ فولاد کی طرح گرنے والی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا (المزمل:6)۔ (یعنی یقیناً ہم تجھ پر ایک کلام اتاریں گے جو بہت بھاری ہے۔) ثقیل کے یہی معنی ہیں۔ مگر شیطان اور نفس کا القاء ایسا نہیں ہوتا۔ حدیث النفس اور شیطان گویا ایک ہی ہیں۔ (نفس کی باتیں ہیں۔ اور شیطان کے القاء ہیں۔ یہ ایک ہی چیز ہے۔) انسان کے ساتھ دو قوتیں ہیں جو ہمیشہ لگی رہی ہیں ایک فرشتے اور دوسرے شیطان۔ گویا اس کی ٹانگوں میں دو رسّے پڑے ہوئے ہیں۔ فرشتہ نیکی میں ترغیب اور مدد دیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے اَیَّدَھُمْ بِرُوْحٍ مِّنْہُ (المجادلۃ:23) (یعنی اپنا کلام بھیج کر ان کی مدد کی) اور شیطان بدی کی طرف ترغیب دیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہی یُوَسْوِسُ۔ ان دونوں کا انکار نہیں ہوسکتا۔ ظلمت اور نور ہر دو ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ عدم علم سے عدم شئے ثابت نہیں ہوسکتا۔'' (یعنی ان میں یہ نہیں ہے کہ اگر کسی بات کا علم نہیں تو وہ چیز ہی موجود نہیں ہے۔) فرمایا کہ ''ماسوائے اس عالم کے اور ہزاروں عجائبات ہیں۔'' (یہ دنیا جو اللہ تعالیٰ کی یہ کائنات ہے، ایک عجوبہ ہے، اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہزاروں عجائبات ہیں۔)

فرمایا کہ ''قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں شیطان کے ان وساوس کا ذکر ہے جو کہ وہ لوگوں کے درمیان ان دنوں ڈال رہا ہے۔ (خاص طور پہ یہ دن جو ہیں، یہ زمانہ جو ہے جس کو جدید زمانہ کہا جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو انسان بھول رہا ہے، وہ شیطان ہی دلوں میں وسوسے ڈال رہا ہے۔) فرمایا کہ ''بڑا وسوسہ یہ ہے کہ ربوبیت کے متعلق غلطیاں ڈالی جائیں۔ جیسا کہ امیر لوگوں کے پاس بہت مال و دولت دیکھ کر انسان کہے کہ یہی پرورش کرنے والے ہیں۔'' (یہی میرا سب کچھ ہیں۔)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ شیطان کس طرح وسوسہ ڈالتا ہے۔ ایک مثال تو پہلے دے دی اور اس وسوسے سے کس طرح بچنا ہے کہ یہ امیر لوگ ہماری ضروریات پوری کرنے والے ہیں یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی بھی ہے جو ہماری ضروریات پوری کر سکتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اس واسطے حقیقی ربّ الناس کی پناہ چاہنے کے واسطے فرمایا۔'' (اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ دعا کرو کہ میں حقیقی ربّ الناس جو ہے اُس کی پناہ میں رہوں۔) ''پھر دنیاوی بادشاہوں اور حاکموں کو انسان مختارِ مطلق کہنے لگ جاتا ہے۔ اس پر فرمایا کہ مَالِکِ النَّاس۔ اللہ ہی ہے۔ پھر لوگوں کے وساوس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ مخلوق کو خدا کے برابر ماننے لگ پڑتے ہیں اور ان سے خوف و رجاء رکھتے ہیں۔ اس واسطے اِلٰہِ النَّاسِ فرمایا۔ (تمہارا معبود اللہ تعالیٰ ہے۔) یہ تین وساوس ہیں۔ ان کے دُور کرنے کے واسطے یہ تین تعویذ ہیں (جو سورۃ الناس میں بیان کئے گئے ہیں) اور ان وساوس کے ڈالنے والا وہی خنّاس ہے (یعنی شیطان ہے) جس کا نام توریت میں زبان عبرانی کے اندر نحاش آیا ہے جو حوّا کے پاس آیا تھا۔ چھپ کر حملہ کرنے والا۔ اس سورۃ میں اسی کا ذکر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دجال بھی جبر نہیں کرے گا بلکہ چھپ کر حملہ کرے گا تا کہ کسی کو خبر نہ ہو۔'' (یہ دنیا کی جو چکا چوند ہے۔ آجکل جو نئی نئی ایجادات ہیں یا آجکل کی تعلیم کے بہانے سے اللہ تعالیٰ سے دُوری اور مذہب سے دُوری کی طرف جو توجہ دلائی جاتی ہے اور اس میں حکومتیں بھی شامل ہیں، بڑی بڑی تنظیمیں بھی شامل ہیں کہ انسانی حقوق کے نام پر بعض باتیں کی جاتی ہیں کہ یہ دیکھو مذہب تمہیں ان باتوں کا پابند کرتا ہے حالانکہ انسانی حقوق کا تقاضا ہے کہ انسان کو مکمل آزادی ہو۔ تو یہ چیزیں آہستہ آہستہ دلوں میں ڈالی جاتی ہیں اور اس زمانے میں یہ چیزیں شیطان بھی کر رہا ہے اور اس میں حکومتیں بھی شامل ہیں۔ بڑی بڑی جو ہیومن رائٹس (Human Rights) کے نام پر یا ویمن رائٹس (Women Rights) کے نام پر، حقوق نسواں کے نام پر یا جیسا کہ پہلے مَیں نے کہا انسانی حقوق کے نام پر جو تنظیمیں ہیں یہ سب شامل ہیں۔ جہاں وہ دین سے ہٹانے کی کوشش کریں وہاں ہر ایک کو سمجھ لینا چاہئے، ہر احمدی کو سمجھ لینا چاہئے، ہر مومن کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں ہم پر شیطان کا حملہ ہونے والا ہے اور یہ دجّالی قوتیں ہیں جو ہم پر حملہ کر رہی ہیں۔)

اور پھر فرمایا کہ ''یہ غلط ہے کہ شیطان خود حوّا کے پاس گیا ہو بلکہ جیسا کہ اب چھپ کر آتا ہے ویسا ہی تب بھی چُھپ کر گیا تھا۔'' (کوئی وجود نہیں تھا، کوئی شخص نہیں تھا جو حوّا کے پاس گیا تھا اور اسی طرح وسوسے ڈالے تھے۔) فرمایا ''کسی آدمی کے اندر وہ اپنا خیال بھر دیتا ہے اور وہ اس کا قائمقام ہو جاتا ہے۔ کسی ایسے مخالف دین کے دل میں شیطان نے یہ بات ڈال دی تھی۔ اور وہ بہشت جس میں حضرت آدم رہتے تھے وہ بھی زمین پر ہی تھا (کوئی فضا میں نہیں تھا۔) کسی بد نے ان کے دل میں وسوسہ ڈال دیا۔

قرآن شریف کی پہلی ہی سورۃ میں جو اللہ تعالیٰ نے تاکید فرمائی ہے کہ مغضوب علیھم اور ضالّین لوگوں میں سے نہ بننا۔ یعنی اے مسلمانو! تم یہود اور نصاریٰ کے خصائل کو اختیار نہ کرنا۔ اس میں سے بھی ایک پیشگوئی نکلتی ہے کہ بعض مسلمان ایسا کریں گے۔ یعنی ایک زمانہ آوے گا کہ ان میں سے بعض یہود اور نصاریٰ کے خصائل اختیار کریں گے کیونکہ حکم ہمیشہ ایسے امر کے متعلق دیا جاتا ہے جس کی خلاف ورزی کرنے والے بعض لوگ ہوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 245-244۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک موقع پر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدم کرنا چاہئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''دیکھو دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو اسلام قبول کر کے دنیا کے کاروبار اور تجارتوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ شیطان ان کے سر پر سوار ہو جاتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تجارت کرنی منع ہے۔ نہیں۔ صحابہ تجارتیں بھی کرتے تھے مگر وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ انہوں نے اسلام قبول کیا تو اسلام کے متعلق سچا علم جو یقین سے ان کے دلوں کو لبریز کر دے انہوں نے حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ کسی میدان میں شیطان کے حملے سے نہیں ڈگمگائے۔ کوئی امر ان کو سچائی کے اظہار سے نہیں روک سکا۔ میرا مطلب اس سے صرف یہ ہے کہ جو بالکل دنیا ہی کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں گویا دنیا کے پرستار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر شیطان اپنا غلبہ اور قابو پا لیتا ہے۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ گروہ ہوتا ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔ مال چونکہ تجارت سے بڑھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی طلب دین اور ترقی دین کی خواہش کو ایک تجارت ہی قرار دیا ہے۔'' (یعنی دین کی طلب جو ہے اور اس میں ترقی یہ بھی ایک تجارت ہے۔ مال جو عام دنیاوی مال ہے وہ تو دنیا میں رہ جاتا ہے لیکن یہ مال، یہ تجارت آئندہ زندگی میں کام آنے والی ہے۔) ''چنانچہ فرمایا ہے ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (الصّف:11)'' (کیا مَیں تمہیں ایک ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گی۔) فرمایا کہ ''سب سے عمدہ تجارت دین کی ہے جو دردناک عذاب سے نجات دیتی ہے۔ اپنی جماعت کو فرمایا کہ پس مَیں بھی خدا تعالیٰ کے ان ہی الفاظ میں تمہیں یہ کہتا ہوں کہ ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع، حدیث نمبر: 877)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر 22333)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ (الصّف:11)۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 194-193۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں ایسی تجارت کرنی چاہئے، ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے جن کی طرف زمانے کے امام اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور مسیح موعود اور مہدی معہود ہمیں بلا رہے ہیں تا کہ شیطان کے قدموں پر چلنے سے ہم بچیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے دردناک عذاب سے بچیں۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ مخفی گناہوں سے بچو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’جب کوئی مصائب میں گرفتار ہوتا ہے تو قصور آخر بندے کا ہی ہوتا ہے۔‘‘ (مصیبتوں میں گرفتار ہونے کے بعد یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت آ گئی۔نہیں۔قصور بندے کا ہوتا ہے۔) ’’خدا تعالیٰ کا تو قصور نہیں۔بعض لوگ بظاہر بہت نیک معلوم ہوتے ہیں اور انسان تعجب کرتا ہے کہ اس پر کوئی تکلیف کیوں وارد ہوئی یا کسی نیکی کے حصول سے یہ کیوں محروم رہا لیکن دراصل اس کے مخفی گناہ ہوتے ہیں جنہوں نے اس کی حالت یہاں تک پہنچائی ہوئی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ چونکہ بہت معاف کرتا ہے اور درگذر فرماتا ہے اس واسطے انسان کے مخفی گناہوں کا کسی کو پتا نہیں لگتا۔مگر مخفی گناہ دراصل ظاہر کے گناہوں سے بدتر ہوتے ہیں۔گناہوں کا حال بھی بیماریوں کی طرح ہے۔بعض موٹی بیماریاں ہیں‘‘ (یعنی ظاہر کی بیماری) ’’ہر ایک شخص دیکھ لیتا ہے کہ فلاں بیمار ہے۔مگر بعض ایسی مخفی بیماریاں ہیں کہ بسا اوقات مریض کو بھی معلوم نہیں ہوتا کہ مجھے کوئی خطرہ دامن گیر ہو رہا ہے۔ایسا ہی تپ دق ہے کہ ابتدا میں اس کا پتا بعض دفعہ طبیب کو بھی نہیں لگ سکتا یہاں تک کہ بیماری خوفناک صورت اختیار کرتی ہے۔‘‘ (بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ آخری سٹیج پر جا کر پتا چلتا ہے۔بعض دفعہ کینسر کے مریض ہیں۔اچھا بھلا صحت مند انسان بظاہر لگ رہا ہوتا ہے اور ایک دم پتا لگتا ہے کہ کینسر ہے اور ایسی سٹیج پر چلا گیا ہے جہاں اب کوئی علاج نہیں۔پھیل چکا ہے اور مہینے کے اندر اندر انسان ختم ہو جاتا ہے۔پس فرمایا کہ جس طرح بیماری کا پتا نہیں لگتا) ’’ایسا ہی انسان کے اندرونی گناہ ہیں جو رفتہ رفتہ اسے ہلاکت تک پہنچا دیتے ہیں۔خدا تعالیٰ اپنے فضل سے رحم کرے۔قرآن شریف میں آیا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا (الشمس:10) کہ اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔لیکن تزکیۂ نفس بھی ایک موت ہے۔جب تک کہ کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہوتا ہے۔‘‘ (جتنے بیہودہ گندے گھٹیا اخلاق ہیں جب تک ان کو ترک نہیں کرو گے جن پہ شیطان چلانا چاہتا ہے۔فحشاء اور منکر پر چلانا چلاتا ہے۔منکر کا مطلب ہی یہی ہے کہ ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے۔جب تک کُل اخلاق رذیلہ کو ترک نہ کیا جاوے تزکیۂ نفس کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔) ’’ہر ایک شخص میں کسی نہ کسی شر کا مادہ ہوتا ہے وہ اس کا شیطان ہوتا ہے جب تک کہ اس کو قتل نہ کرے کام نہیں بن سکتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 281-280۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ کی ضرورت ہے اور اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔

شیطان کو مارنے کے لئے کیا اور کس طرح ہمیں قدم اٹھانا چاہئے اس بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’پیغمبر الوہیت کے مظہر اور خدا نما ہوتے ہیں۔پھر سچا مسلمان اور معتقد وہ ہوتا ہے جو پیغمبروں کا مظہر بنے۔صحابہ کرام نے اس راز کو خوب سمجھ لیا تھا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں ایسے گم ہوئے اور کھوئے گئے کہ ان کے وجود میں اور کچھ باقی رہا ہی نہیں تھا۔جو کوئی ان کو دیکھتا تھا ان کو محویت کے عالم میں پاتا تھا‘‘۔(اللہ تعالیٰ کے قرب کو پانے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو اپنانے میں ڈوبے ہوئے تھے۔) ’’پس یاد رکھو کہ اس زمانے میں بھی جب تک وہ محویت اور وہ اطاعت میں گمشدگی پیدا نہ ہوگی جو صحابہ کرام میں پیدا ہوئی تھی مریدوں معتقدوں میں داخل ہونے کا دعویٰ تب ہی سچا اور بجا ہوگا۔یہ بات اچھی طرح پر اپنے ذہن نشین کر لو کہ جب تک یہ نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم میں سکونت کرے اور خدا تعالیٰ کے آثار تم میں ظاہر ہوں اس وقت تک شیطانی حکومت کا عمل و دخل موجود ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 169-168۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا بننے کی کوشش کریں۔تمام فحشاء اور منکر سے بچیں۔تمام قسم کی برائیوں سے بچیں۔ہر قسم کے تکبر سے بچیں۔اپنے نفس کے تزکیہ کی کوشش کرتے رہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ہمیشہ ہماری نظر خدا تعالیٰ پر ہو اور وہی ہمارا رب رہے۔ہمیشہ اسی کی مالکیت ہمارے دلوں پر قبضہ جمائے رکھے۔وہی ہمارا معبود رہے اور اس کو ہم ہمیشہ پکارنے والے بنے رہیں اور شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچتے رہیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو، اپنے تئیں سنوارو اور دوسروں کو اپنے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھاؤ تب البتہ کامیاب ہو جاؤ گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم/جنوری 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

بقیہ سوال وجواب از صفحہ نمبر 13

بقیہ سوال وجواب از صفحہ نمبر 13

ہوا سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

سوال حضور انور نے انجام بخیر کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مستقل توبہ اور استغفار اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو مانگنا، اس کے رحم کو مانگنا اور اس کو جذب کرنے کی کوشش کرنا یہی چیزیں ہیں جو انجام بخیر کی طرف لے کر جاتی ہیں۔

سوال جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں کہ ہم یہ کر دیں گے اور وہ کر دیں گے ان کے مقابل پر حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو کیا طرز عمل سکھایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ ایک معاند احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے جس نے آپ کے سامنے یہ بڑ ماری تھی اور کہا کہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم احمدیت کو کچل دیں گے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں بھی اسے ایسا جواب دے سکتا تھا کہ تم کچل کے تو دیکھو۔لیکن مَیں نے اسے کہا کہ کسی کو مٹانا یا نہ مٹانا یا قائم رکھنا یہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔اگر تو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) ہمیں مٹانا چاہے تو آپ لوگوں کو کسی کوشش کی ضرورت ہی نہیں ہے، وہ خود ہی مٹا دے گا۔لیکن اگر وہ ہمیں قائم رکھنا چاہے تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اور تقویٰ ہی ہے جو انسان کو ایسے دعووں سے بچاتا ہے کہ مَیں یہ کر دوں گا اور وہ کر دوں گا۔مَیں کوئی چیز نہیں ہوتی۔

سوال حضور انور نے احمدیت کے غلبے کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ہمیں اتنا یقین ہے کہ جتنا اپنی جان پر بھی نہیں ہے۔پس احمدیت نے تو غالب آنا ہے چاہے ہماری زندگیوں میں آئے یا بعد میں آئے۔لیکن ہمیں اس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے تقویٰ پر قائم رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے تا کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ چیز قائم رہے اور اگر ہمارے زمانے میں نہیں تو ہماری نسلیں اس کو دیکھنے والی ہوں۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے مشکلات سے نجات پانے کیلئے دعاؤں کا کیا طریق بتایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں محبت کا بہترین مظاہرہ وہی ہوتا ہے جو ماں کو اپنے بیٹے سے ہوتا ہے یا ماں کو اپنے بچے سے ہوتا ہے۔بسا اوقات ماں کی چھاتیوں میں دودھ خشک ہو جاتا ہے مگر جب بچہ روتا ہے تو دودھ اتر آتا ہے۔پس جس طرح بچے کے روئے بغیر ماں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں اتر سکتا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی رحمت کو بندے کے رونے اور چِلّانے سے وابستہ کر دیا ہے۔جب بندہ چِلّاتا ہے تو رحمت کا دودھ اترنا شروع ہوتا ہے۔اس لئے جیسا کہ مَیں نے بتایا ہمیں چاہئے کہ اپنی طرف سے انتہائی کوشش کریں۔مگر وہ کوشش نہیں جو منافق مراد لیا کرتے ہیں اور اس کے بعد جس حد تک زیادہ سے زیادہ دعاؤں کو لے جا سکتے ہیں ہمیں لے جانا چاہئے۔

سوال حضور انور نے احباب جماعت کو کیا تحریک فرمائی؟

جواب حضور انور نے احباب جماعت کو روزے رکھنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا: حضرت مصلح موعود نے اس وقت بھی تحریک کی تھی کہ سات روزے رکھیں اور دعائیں کریں۔چند سال ہوئے مَیں نے بھی کہا تھا کہ جماعت کو روزے رکھنے چاہئیں (خطباتِ مسرور جلد نہم صفحہ 501-502) اور جماعت میں ابھی تک بعض ایسے ہیں جو اس پر قائم ہیں، اور روزے رکھتے ہیں۔کم از کم اب ہمیں چاہئے کہ چالیس روزے ہفتہ وار ہی رکھیں۔یعنی چالیس ہفتوں تک خاص طور پر روزے رکھیں، دعائیں کریں، نفل ادا کریں اور صدقات دیں۔کیونکہ بعض جگہ جماعت کے جو حالات ہیں ان میں بہت زیادہ سختی اور شدّت آتی جا رہی ہے۔جب ہم اللہ تعالیٰ کے حضور چِلّائیں گے تو جس طرح بچے کے رونے سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ اتر آتا ہے، آسمان سے ہمارے رب کی نصرت انشاء اللہ تعالیٰ نازل ہوگی اور وہ روکیں اور مشکلیں جو ہمارے راستے میں ہیں وہ دُور ہو جائیں گی۔پہلے بھی دُور ہوتی رہیں اور اب بھی انشاء اللہ دُور ہوں گی۔

سوال احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے حوالے سے پاکستان کے احمدیوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدیوں کو مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔کورٹس جو ہیں وہ بھی اب ذرا ذرا سی بات پر سزائیں دینے پر تُلی ہوئی ہے۔پس اس کے لئے تو ہمیں بہت زیادہ خدا تعالیٰ کے حضور چِلّانے کی ضرورت ہے۔خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو اس طرف پہلے سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔نوافل ادا کریں۔صدقات دیں۔روزے رکھیں۔دعاؤں کے بغیر اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لائے بغیر ہمارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ خاص طور پر ان احمدیوں کو، جہاں یہ ظلم ہو رہے ہیں، جن جن ملکوں میں ہو رہے ہیں یا جن جگہوں پر ہو رہے ہیں، ایسی دعاؤں کی توفیق دے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلانے والی ہوں۔اور عام طور پر تمام دنیا کے احمدیوں کو بھی جماعت کی ترقی کے لئے اور مظالم سے بچنے کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

وَسِّعۡ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

خطبہ جمعہ

ماں باپ بعض دفعہ تو بچوں کو کسی کام کے کرنے پر سختی سے سرزنش کرتے ہیں، بے انتہا سختی کرتے ہیں اور بعض لوگ بچوں کی غلطیوں پر اتنی زیادہ صَرفِ نظر کرتے ہیں کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز مٹ جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں بچوں کی تربیت پر بُرا اثر ڈالتی ہیں

باپوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہاں نرمی کرنی ہے، کہاں سختی کرنی ہے، کس طرح سمجھانا ہے، یہ باپوں کی ذمہ داری ہے صرف ماؤں پہ نہ چھوڑیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کی تصاویر کے استعمال سے متعلق ضروری احتیاطوں کے اختیار کرنے کی تاکید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بدعات کو دُور کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ ایک احمدی کو بدعات کے خلاف جہاد کرنا چاہئے

علم کے معاملہ میں بخل نہیں کرنا چاہئے۔ اس کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے

جلد باز طبیعت بعض دفعہ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کی بات کر دیتی ہے اور اس سے دوستوں کو بچنا چاہئے

بیماروں پر حق اور صداقت کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر بیماروں کو تبلیغ کیا کریں۔ اس طرح سے وہ دین کی خدمت کر سکتے ہیں

امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے

اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کام نہیں کرنا چاہئے

مکرم عبدالنور جابی صاحب آف سیریا کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 رمارچ 2016ء بمطابق 18 رامان 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ماں باپ بعض دفعہ تو بچوں کو کسی کام کے کرنے پر سختی سے سرزنش کرتے ہیں، بے انتہا سختی کرتے ہیں اور بعض لوگ بچوں کی غلطیوں پر اتنی زیادہ صَرفِ نظر کرتے ہیں کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز مٹ جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں بچوں کی تربیت پر بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ زیادہ سختی، بات بات پر بلاوجہ اور بغیر دلیل کے روکنا ٹوکنا بچوں کو باغی بنا دیتا ہے اور پھر وہ ایک عمر کے بعد جائز بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی طرح بچے کی ہر معاملے میں ناجائز طرفداری بھی جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں کی تربیت پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ خاص طور پر ایسی عمر کے بچے جو بچپن سے نکل کر نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہوں ان کو والدین کے یہ رویے جو ہیں خراب کرتے ہیں خاص طور پر باپوں کے۔ پس ایسی عمر میں بچوں کو سمجھانے کے لئے دلیل سے بات کرنی چاہئے اور خاص طور پر اس زمانے میں جبکہ بچوں پر صرف اپنے محدود ماحول کا ہی اثر نہیں ہے بلکہ پورے ملک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پوری دنیا کے ماحول کا اثر ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں باپوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہاں نرمی کرنی ہے، کہاں سختی کرنی ہے، کس طرح سمجھانا ہے، یہ باپوں کی ذمہ داری ہے صرف ماؤں پہ نہ چھوڑیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح تربیت فرمایا کرتے تھے اس کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تفصیل بیان کر رہے ہیں کہ کون سی چیزیں حلال ہیں اور کونسی طیب ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جانور مختلف کاموں کے لئے پیدا کئے ہیں۔ کوئی خوبصورتی کے لئے کہ دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ کوئی آواز کے لئے کہ اس کی آواز بہت عمدہ ہے۔ کوئی کھانے کے لئے کہ اس کا گوشت اچھا ہے۔ کوئی دوائی کے لئے کہ اس کے گوشت میں کسی مرض سے صحت دینے کی طاقت ہے۔ صرف جانور اور حلال دیکھ کر اسے نہیں کھانا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک جانور کا گوشت صحت کے لئے مضر نہ ہو مگر وہ مثلاً بعض فصلوں یا انسانوں میں بیماری پیدا کرنے والے کیڑوں کو کھاتا ہو۔ (اسی لئے بعض قسم کے پرندے ہیں گو وہ حلال ہیں لیکن حکومتوں کی طرف سے بھی ان کو مارنے کی پابندی ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی پابندی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ فصلوں کے کیڑے کھا رہے ہوتے ہیں۔ تو فرمایا کہ کیڑے کھانے والے ہیں۔) گوشت کے لحاظ سے اس کا گوشت حلال بھی ہوگا اور طیّب بھی مگر پھر بھی بنی نوع انسان کا عام فائدہ دیکھتے ہوئے اس کا گوشت طیّب نہ رہے گا۔ (پس بیشک حلال بھی ہے طیب بھی ہے لیکن پھر دیکھنے والی چیز یہ ہوگی کہ زیادہ فائدہ کس کا ہے۔ اپنے فائدے پر بنی نوع کے فائدے کو ختم کرنا ہوگا یا بنی نوع کے فائدے کو اپنے فائدے پر ترجیح دینی ہوگی) کیونکہ ان کے کھانے کی وجہ سے انسان بعض اور فوائد سے محروم رہ جائیں گے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے بچپن ہی میں یہ سبق سکھایا گیا تھا۔ میں بچپن میں ایک دفعہ ایک طوطا شکار کر کے لایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھ کر کہا کہ محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا۔ بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں۔ بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سن کر کان لذّت حاصل کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہر حس کے لئے نعمتیں پیدا کی ہیں وہ سب کی سب چھین کر زبان ہی کو نہ دے دینی چاہئیں۔ (یعنی اپنی زبان کے مزے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جانور کو مارا جائے اور کھایا جائے اس کے دوسرے جو فوائد ہیں وہ دیکھنا چاہئیں۔ صرف اپنے کھانے کا مزا نہیں لینا چاہئے۔ تو پھر فرمایا کہ) دیکھو یہ طوطا کیسا خوبصورت جانور ہے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت مصلح موعود کو فرمایا کہ دیکھو یہ طوطا کیسا خوبصورت جانور ہے۔ درخت پر بیٹھا ہوا دیکھنے والوں کو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہوگا۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 263)

پس یہ خوبصورت انداز جو تربیت کا ہے نہ صرف دل پر اثر کرنے والا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھی ذہن میں بٹھانے والا ہے کہ حلال اور طیب تو کھاؤ لیکن اس میں بھی احتیاط ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے حلال کا بھی حکم دیا، طیب کا بھی حکم دیا لیکن طیب کی تعریف بعض جگہ بدل بھی جاتی ہے۔ پس جو جانور یا پرندے دوسرے مفید کاموں میں استعمال ہو رہے ہوں یا دوسری جگہ فائدہ پہنچا رہے ہوں ان میں سے بعض حلال ہونے کے باوجود طیب نہیں رہتے کیونکہ ان کا فائدہ ان کے گوشت کھانے سے دوسری جگہ پر بہرحال زیادہ ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کردہ بعض اَور واقعات بھی پیش کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا سے بدعات کو دُور کرنے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم دکھانے آئے تھے۔ پس جب آپ کا یہ مشن تھا تو کس طرح یہ ممکن ہے کہ آپ کی اپنی ذات سے کسی قسم کی بدعت کے پھیلنے کا احتمال ہو یا

بدعت پھیلانے والے ہوں (نعوذ باللہ)۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا (پوسٹ کارڈ تھا) جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرأت نہ کی۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 14 صفحہ 214)

لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹویٹس (Tweets) میں، واٹس ایپ (WhatsApp) پہ میں نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے یہ پرانے کارڈ نکال کر یا پھر انہوں نے اپنے بزرگوں سے لئے یا بعضوں نے پرانی کتابوں کی دوکانوں سے خریدے۔ اور پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کارڈ پر تصویر شائع کر کے یہ کاروبار کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا کہیں بنا نہ لیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے، یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔ پس وہ بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں، جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور بے انتہا قیمتیں اس کی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہے۔ یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔

ایک دفعہ سینما اور بائی سکوپ کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ایک شوریٰ میں بحث چل گئی تو اس پر آپ نے فرمایا کہ ''یہ کہنا کہ سینما یا بائی سکوپ یا فونوگراف اپنی ذات میں بُرا ہے، صحیح نہیں۔ فونوگراف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنا ہے بلکہ اس کے لئے آپ نے خود ایک نظم لکھی اور پڑھوائی اور پھر یہاں کے ہندوؤں کو بلوا کر وہ نظم سنائی۔ یہ وہ نظم ہے جس کا ایک شعر یہ ہے کہ

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے، نہ لاف و گزاف سے

پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ (لوگ بڑا سوال کرتے ہیں کہ وہاں جانا گناہ تو نہیں ہے۔ یہ اپنی ذات میں برا نہیں ہے) بلکہ اس زمانے میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب اخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلّی طور پر تبلیغی یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشا وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔'' (کوئی ڈرامے بازی نہ ہو۔) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''میری یہی رائے ہے کہ تماشا تبلیغی بھی ناجائز ہے۔'' غلط طریق ہے۔

(ماخوذ از رپورٹ مجلس مشاورت سال 1939ء صفحہ 86)

پس اس بات سے ان لوگوں پر واضح ہو جانا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے پر اگر پروگراموں میں بعض دفعہ میوزک آ جائے تو کوئی حرج نہیں یا وائس آف اسلام ریڈیو شروع ہوا ہے اس پر بھی آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ان باتوں اور ان بدعات کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔ ہمیں اپنی سوچوں کو اس طرف ڈھالنا ہوگا جو آپ علیہ السلام کا مقصد تھا۔ نئی ایجادات سے فائدہ اٹھانا حرام نہیں، نہ یہ بدعات ہیں۔ لیکن ان کا غلط استعمال بدعت بنا دیتا ہے۔ بعض لوگ یہ تجویزیں بھی دیتے ہیں کہ ڈرامے کے رنگ میں تبلیغی پروگرام یا تربیتی پروگرام بنائے جائیں تو ان کا اثر ہوگا۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ ایک غلط بات میں داخل ہوں گے یا کوئی بھی غلط بات اپنے پروگراموں میں داخل کریں گے تو کچھ عرصے بعد سو قسم کی بدعات خود بخود داخل ہو جائیں گی۔ غیروں کے نزدیک تو شاید قرآن کریم بھی میوزک سے پڑھنا جائز ہے لیکن ایک احمدی نے بدعات کے خلاف جہاد کرنا ہے اس لئے ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہئے اور بچنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔

ایک غیر احمدی نے ایک اخبار میں مضمون لکھا جو ایک لطیفہ تو ہے۔ اس سے ایک مولوی صاحب کی جہالت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ان کی سوچوں کا بھی پتا لگتا ہے کہ یہ اس چیز کو جائز سمجھتے ہیں۔ یہ لکھنے والا لکھتا ہے کہ ایک جگہ ایک عرب گلوکارہ عربی میں میوزک کے ساتھ گانا گا رہی تھی۔ مولوی صاحب کو بھی وہاں لے گئے۔ وہ بڑے جھوم جھوم کر وہ سن رہے تھے۔ تو انہوں نے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ اس عربی پہ اتنا جھوم کیوں رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سبحان اللہ اور ساتھ ساتھ سبحان اللہ اور ماشاء اللہ اور اللہ اکبر بھی پڑھتے جائیں۔ انہوں نے کہا جھوم کیوں رہے ہیں؟ کہتا ہے دیکھو۔ دیکھ نہیں رہے تم کتنی خوبصورت آواز میں قرآن کریم پڑھ رہی ہے۔ اس گانے کو انہوں نے کیونکہ وہ عربی میں تھا قرآن کریم بنا دیا۔ تو جب یہ بدعات پھیلتی ہیں تو سوچیں بھی اسی طرح تبدیل ہو جاتی ہیں۔

ڈاکٹروں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر خاص طور پر ہندوستان میں مریض کا علاج کرتے ہوئے سمجھتے ہیں کہ اپنے مریض کا ہم ہی علاج کر سکتے ہیں اور کسی اَور کو دکھانے کی ضرورت نہیں۔ اور کسی مشورے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس بات کو مزید بیان فرماتے ہیں کہ ''ہندوستانی ڈاکٹروں میں سے ننانوے فیصد ایسے ہیں جو دوسرے سے مشورے کو بھی اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب (جو آپ کے معالج تھے) تجربے میں باقی جتنے سب اسسٹنٹ سرجن میں نے دیکھے ہیں ان سے اچھے ہیں مگر باوجود اس کے یہ معنی نہیں کہ انہیں مشورے کی ضرورت نہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قاعدہ تھا اور خود میں بھی جب 1918ء میں بیمار رہا ہوں تو میں نے بھی ایسا ہی کیا کہ طبیب اور ڈاکٹر سب جمع کر لئے۔ ڈاکٹروں کی دوائی بھی کھاتا تھا اور طبیبوں کی بھی۔ کیا معلوم اللہ تعالیٰ کس سے فائدہ دے دے۔ اگر کوئی ڈاکٹر اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے تو سمجھے۔ ہم تو اسے بندہ ہی سمجھتے ہیں۔'' (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 14 صفحہ 129)

اسی طرح آجکل بھی بعض ڈاکٹر ناراض ہو جاتے ہیں اور یہ غلط طریقہ ہے کہ دوسرے سے علاج کیوں کروایا۔ بعض دفعہ عام جڑی بوٹیوں کا علاج کرنے والے لوگ جو باقاعدہ طبیب بھی نہیں ان کے پاس بعض نسخے آ جاتے ہیں اور وہ علاج کرتے ہیں اور مریض کے بہترین علاج کرتے ہیں۔ جہاں بعض دفعہ ڈاکٹر فیل ہو جاتے ہیں، کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا وہاں ان کے یہ علاج یا ٹونے ٹوٹکے کام آ جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''سید احمد نور صاحب کابلی کے ناک پر زخم تھا۔ انہوں نے کئی علاج کروائے۔ لاہور کے میو ہسپتال بھی گئے۔ ایکسرے کرا کر علاج کرایا کہ پتا لگے کیا وجہ ہے مگر زخم اور بھی خراب ہوتا گیا۔ آخر وہ پشاور گئے وہاں ایک نائی سے علاج کرایا۔ اس نے صرف تین روز دوائی استعمال کروائی اور زخم اچھا ہو گیا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ اب ایسے ماہرین موجود ہیں جن کو ایسے ایسے پیشے آتے ہیں کہ اگر انہیں زندہ رکھا جائے تو اس سے آگے کئی نئے پیشے جاری ہو سکتے ہیں۔ زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریسرچ کروائی جائے، ان کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے نسخے آگے جاری رکھیں۔ لیکن ہوتا کیا ہے؟ تیسری دنیا کے ملکوں میں ان کے جاننے والے چونکہ انہیں زندہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتے اس لئے وہ ترقی نہیں کر رہے۔ اگر ان کی طرف لوگوں کی توجہ ہو تو ان سے آگے کئی فنون نکل سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یہی ہڈیوں کا ٹھیک کرنا ہے۔ پہلوان اور نائی اسے جانتے ہیں اور اس سے پرانی دردوں اور ٹیڑھی ہڈیوں کو درست کیا جا سکتا ہے۔ بعض اس میں بڑے ماہر ہوتے ہیں۔ بعض تو بنے ہوئے ہیں جو صحیح ہڈیاں بھی توڑ دیتے ہیں۔ لیکن بعض بڑے ماہرین ہیں۔ تو اسے سیکھ کر پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پرانے زمانے میں لوگ ان پیشوں کے اظہار میں بہت بخل سے کام لیتے تھے اور کوئی کسی کو بتاتا نہ تھا۔ اس لئے وہ مٹ گئے۔ بہت ساری چیزیں، باتیں جو پرانے لوگوں میں تھیں، بعض نسخے تھے کیونکہ آگے بتاتے نہیں تھے کہ کسی کو پتا نہ لگ جائے اس لئے ختم ہو گئے۔ یورپ والے ایسا نہیں کرتے بلکہ اپنے فن کو عام کر دیتے ہیں اور اس سے وہ روپیہ بھی زیادہ کما سکتے ہیں۔ (بعض دوائیاں بھی پیٹنٹ ہوتی ہیں کچھ عرصہ کے بعد عام ہو جاتی ہیں۔)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ ایک نائی تھا جسے ایسی مرہم کا علم تھا جس سے بڑے بڑے زخم، خراب زخم بھی اچھے ہو جاتے تھے۔ لوگ دُور دُور سے اس کے پاس علاج کروانے کے لئے آتے تھے۔ اس کا بیٹا اس کا نسخہ پوچھتا تو وہ جواب دیتا کہ اس کے جاننے والے دنیا میں دو نہیں ہونے چاہئیں۔ پس میرے پاس ہے علم، یہیں رہے گا بیٹے کو بھی نہیں بتانا۔ آخر وہ بوڑھا ہو گیا اور سخت بیمار ہوا تو اس کے بیٹے نے کہا کہ اب تو بتا دیں۔ زندگی کا پتا کچھ نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ اچھا اگر تم سمجھتے ہو کہ میں مرنے لگا ہوں تو بتا دیتا ہوں۔ مگر پھر کہنے لگا کہ کیا پتا میں اچھا ہی ہو جاؤں۔ اس لئے پھر بتانے سے رک گیا اور چند گھنٹوں کے بعد اس کی جان نکل گئی اور اس کا بیٹا بیچارہ پوچھتا رہ گیا۔ فن سے محروم رہ گیا۔ اس کا تو یہ خیال تھا کہ فن حاصل کر لوں گا لیکن بہرحال اپنے باپ کی ضد کی وجہ سے جاہل کا جاہل ہی رہ گیا۔ اور اس کا باپ اس کے کوئی کام نہ آ سکا، نہ اس کا فن اس کے کام آ سکا۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ بخل ترقی کا نہیں بلکہ ذلت و رسوائی کا موجب بنتا ہے اس لئے ایسے معاملوں میں، علم کے معاملے میں بخل نہیں کرنا چاہئے۔ اس کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں بعض دفعہ یہ خاندانوں کی تباہی کا موجب ہو جاتا ہے تو ان پیشوں اور فنون کا سکھانا مضر نہیں بلکہ مفید ہے۔ اس سے علم ترقی کرتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ فنون خصوصاً مردہ فنون کو ترقی دی جائے۔''

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 29 اپریل 1939ء جلد 27 نمبر 98 صفحہ 4)

پس کہیں ڈاکٹر تکبر کا باعث بن رہے ہوتے ہیں اور اس تکبر کی وجہ سے دوسرے کے لئے تکلیف کا باعث بن رہے ہوتے ہیں اور کبھی جہالت جو ہے وہ علم کا خاتمہ کر دیتی ہے اور پھر وہ فائدہ جو دنیا کو پہنچ رہا ہوتا ہے اس سے دنیا محروم رہ جاتی ہے۔ تو یہ غیر ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں عام چیز ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ اس جہالت کو دُور کریں۔

انسان کی مختلف طبائع ہوتی ہیں بعض اخلاص میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور ہر بات کو شرح صدر سے مانتے ہیں۔ بعض جلد باز ہوتے ہیں۔ نیت بد نہ بھی ہو تب بھی اعتراض کر دیتے ہیں یا ایسے رنگ میں بات کرتے ہیں جس میں اعتراض کا رنگ ہو۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک دفعہ ایسی ہی دو مختلف طبیعتوں کا اجتماع ہو گیا (یعنی ایک جگہ اکٹھے ہو گئے۔) 4/اپریل 1905ء کو جو خطرناک زلزلہ آیا اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زلازل کے متعلق کثرت سے الہامات ہوئے۔ (بہت کثرت سے الہامات ہوئے کہ اب زلزلے آئیں گے) تو آپ خدا تعالیٰ کے کلام کا ادب اور احترام کرتے ہوئے اپنے باغ میں تشریف لے گئے۔ کئی بیوقوف (اُس وقت بھی یہ) کہہ دیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے ہیں۔ اس زمانے میں طاعون بھی تھا اور زلزلے بھی آ رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ عجیب بات ہے کہ میں نے بعض احمدیوں کے منہ سے بھی یہ بات سنی ہے حالانکہ طاعون کے ڈر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کبھی اپنا گھر نہیں چھوڑا۔ اس وقت چونکہ زلازل کے متعلق آپ کو کثرت سے الہامات ہو رہے تھے اس لئے آپ نے یہی

مناسب خیال فرمایا کہ کچھ عرصہ باغ میں رہیں۔ باقی دوستوں کو بھی آپ نے وہیں رہنے کی تحریک کی اور چونکہ جلدی تھی اس لئے کچھ تو خیموں کا انتظام کیا گیا اور کچھ لوگوں نے اینٹوں پر چٹائیاں وغیرہ ڈال کر رہنے کے لئے جھونپڑیاں بنالیں‘‘ اور سب کو آپ نے اپنے ساتھ رکھا۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 14 صفحہ 114-113)

پس جلد باز طبیعت بعض دفعہ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کی بات کر دیتی ہے اور اس سے دوستوں کو بچنا چاہئے۔

خطبہ الہامیہ کے دوران حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس طرح دیکھا اسے بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ آپ عربی میں عید کا خطبہ پڑھیں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا جائے گا۔ آپ نے اس سے پہلے کبھی عربی میں تقریر نہ کی تھی لیکن جب تقریر کرنے کے لئے آئے اور تقریر شروع کی تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے گو مَیں چھوٹی عمر میں ہونے کی وجہ سے عربی نہ سمجھ سکتا تھا مگر آپ کی ایسی خوبصورت اور نورانی حالت بنی ہوئی تھی کہ مَیں اول سے آخر تک برابر تقریر سنتا رہا حالانکہ ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الرؤیاء، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 188-187)

مسجد مبارک قادیان کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے یہ واقعہ بیان فرمایا جس کا ذکر الفضل میں ایک رپورٹ میں یوں ملتا ہے کہ ’’بعض دوستوں نے عرض کیا کہ خطبہ الہامیہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا جو اشتہار شامل ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ مسجد مبارک کون سی ہے۔ (حضرت مصلح موعود سے لوگوں نے یہ سوال پوچھا۔) اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ الہامیہ منگوا کر وہ اشتہار پڑھا اور سمجھایا کہ اس سے مراد یہی مسجد ہے جو حضرت مسیح موعودؑ نے بنائی ہے اور پھر حسب ذیل روایت آپ نے بیان فرمائی کہ ایک دفعہ اُمّ المومنین بیمار ہو گئیں اور قریباً 40 روز تک بیمار رہیں۔ ایک دن حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس مسجد کے متعلق الہام ہے۔ (آپ نے تو اس کے مختصر الفاظ بیان کئے ہیں اصل الہام اس طرح ہے کہ) مُبَارِکٌ وَ مُبَارَکٌ وَ کُلُّ اَمْرٍ مُبَارَکٍ یُجْعَلُ فِیْہِ۔ کہ آپ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ اس مسجد کے بارے میں الہام ہے تو چلو اس میں چل کر دوائی دیتے ہیں۔ (حضرت اماں جان کو وہاں مسجد میں جا کر دوائی دیتے ہیں)۔ تو آپ نے وہاں آ کر دوا پلائی اور دو گھنٹے کے اندر اُمّ المومنین اچھی ہو گئیں۔‘‘ (ماخوذ از روزنامہ الفضل 14 فروری 1921ء جلد 8 نمبر 61 صفحہ 6)

ڈاکٹروں کو ایک نصیحت کہ انہیں دین کی خدمت کرنے کا حق ادا کرنا چاہئے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’بیماروں پر حق اور صداقت کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک طبیب نے پوچھا، (ڈاکٹر نے پوچھا کہ) مَیں دین کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ بیماروں کو تبلیغ کیا کریں۔ یہ بہت اچھا موقع ہوتا ہے کیونکہ بیمار کا دل نرم ہوتا ہے۔‘‘

(اہم اور ضروری امور، انوار العلوم جلد 13 صفحہ 338)

پس یہ سوچ اس زمانے کے ڈاکٹروں کو بھی رکھنی چاہئے اور یہی سوچ اور عمل پھر دنیا کمانے کے ساتھ دین کی خدمت کا موقع دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بھی بنائے گا۔

پردے کا مسئلہ آجکل یہاں مغربی ممالک میں عورت کے حقوق کے نام پر یا دہشت گردی کو ختم کرنے کے نام پر یا بلاوجہ اسلام پر اعتراض کرنے کی وجہ سے بڑے زور وشور سے اٹھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے کہ کس طرح کا پردہ کرنا چاہئے۔ کن حالات میں کرنا چاہئے۔ اس میں عورت کی زینت کے ظاہر ہونے کے بارے میں بھی یہ فرمایا ہے کہ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا (النور: 32)۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اور اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو ارشاد ہے وہ پیش کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا کے یہ معنی ہیں کہ وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اور جسے کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جا سکے خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو۔ (یعنی بناوٹ یہ نہیں کہ ظاہری بناوٹ بلکہ جسم کی بناوٹ) جیسے قد ہے کہ یہ بھی ایک زینت ہے مگر اس کو چھپانا ناممکن ہے۔ اس لئے اس کو ظاہر کرنے سے شریعت نہیں روکتی۔ یا بیماری کے لحاظ سے ہو کہ کوئی حصہ جسم علاج کے لئے ڈاکٹر کو دکھانا پڑے (تو قرآن کریم کے مطابق وہ بھی ظاہر کیا جا سکتا ہے) بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ ہو سکتا ہے ڈاکٹر کسی عورت کے متعلق تجویز کرے کہ وہ منہ نہ ڈھانپے۔ (اپنے چہرے کو کور (cover) نہ کرے۔) اگر ڈھانپے گی تو اس کی صحت خراب ہو جائے گی اور اِدھر اُدھر چلنے پھرنے کے لئے کہے۔ (یعنی اگر ڈاکٹر عورت کو کہے کہ منہ نہ ڈھانپے اور پھر باہر جا کے پھرے، نہیں تو تمہاری صحت خراب ہو جائے گی) تو ایسی صورت میں اگر وہ عورت منہ ننگا کر کے چلتی ہے تو بھی جائز ہے۔ بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک اگر عورت حاملہ ہو اور کوئی اچھی دایہ میسر نہ ہو اور ڈاکٹر یہ کہے کہ اگر یہ کسی قابل ڈاکٹر سے اپنا بچہ نہیں جنوائے گی تو اس کی جان خطرے میں ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ کسی مرد سے بچہ جنوائے تو یہ بھی جائز ہو گا۔ بلکہ اگر کوئی عورت مرد ڈاکٹر سے بچہ نہ جنوائے اور مر جائے تو خدا تعالیٰ کے حضور وہ ایسی ہی گنہگار سمجھی جائے گی جیسے اس نے خودکشی کی ہے۔ پھر یہ مجبوری کام کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے جیسے زمیندار گھرانوں کی عورتوں کی میں نے مثال دی ہے۔ (پہلے مصلح موعود مثال دے چکے ہیں) کہ ان کے گزارے ہی نہیں ہو سکتے (اگر وہ کام نہ کریں۔) جب تک کہ وہ کاروبار میں اپنے مردوں کی امداد نہ کریں۔ یہ تمام چیزیں اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا میں ہی شامل ہیں۔‘‘ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 299)

پس اسلام نے آزادی بھی قائم کی ہے اور حدود بھی قائم کی ہیں۔ کھلی چھٹی نہیں دے دی۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے اجازت ہے کہ پردے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ کم معیار کا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بلاوجہ ناجائز طور پر اسلامی حکموں کو چھوڑنا اس سے بھی منع فرمایا ہے۔ اسلام نے آزادی کے نام پر بے حیائی نہیں رکھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تَفَقُّہ فی الدین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اسلامی مسائل کی بنیاد تَفَقُّہ پر ہے۔ ان کے اندر باریک حکمتیں ہوتی ہیں اور جب تک ان کو نہ سمجھا جائے انسان دھوکہ کھا کر بعض دفعہ گمراہی کی طرف نکل جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ کسی مجلس میں بیان فرمایا کہ انسان اگر تقویٰ سے کام لے تو چاہے سو شادیاں کر لے۔ یہ بات سلسلے کے اخباروں میں سے ایک میں شائع ہوئی جس پر یہ چرچا شروع ہو گیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب یہی ہے کہ چار کی حد نہیں۔ (مرد تو بڑے خوش ہوئے ہوں گے کہ چار کی حد نہیں۔) شادیاں کوئی جتنی چاہے کر لے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے اس بحث اور جھگڑے کو جو باہر ہوتا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچایا اور پوچھا کہ اس سے آپ کا کیا مطلب تھا۔ آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک بیوی مر جائے یا کسی وجہ سے طلاق دی جائے تو انسان اس کی بجائے اور شادی کر سکتا ہے۔ اسی طرح خواہ سو شادیاں کر لے۔ اس سے آپ نے اس خیال کی تردید فرمائی جو بعض مذاہب نے پیش کیا ہے۔ (یہ بات جو چل رہی ہے کسی اور حوالے سے چل رہی ہے۔ بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں کہ جی فیصلہ ہو گیا۔ سیاق وسباق دیکھے بغیر بات کر دیتے ہیں۔ آپ نے جو اس بات کا اظہار فرمایا تھا تو اس کی وجہ یہ بنی۔) اس خیال کی آپ نے تردید فرمائی جو بعض مذاہب نے پیش کیا ہے کہ عمر بھر انسان کو دوسری شادی نہیں کرنی چاہئے (چاہے بیوی مر جائے یا طلاق ہو جائے۔ جب ایک شادی ہو گئی تو ختم ہو گیا اور خاص طور پر جب بیوی مر جائے تو آپ نے اس خیال کی تردید فرمائی تھی۔ اس حوالے سے بات ہو رہی تھی۔) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ قول تشریح کے بغیر رہ جاتا تو کچھ عرصے کے بعد یہی سمجھا جاتا کہ آپ کا مذہب یہی تھا کہ جتنی شادیاں چاہو کر سکتے ہو، صرف تقویٰ کی شرط ہے۔ (آجکل تو مرد دوسری تیسری شادیاں بھی کرتے ہیں تو اس تقویٰ کی شرط کو بھی سامنے نہیں رکھتے۔ تقویٰ کی شرط ضروری ہے۔) اسی بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مجھے یاد آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا اعتقاد ایک عرصے تک یہی تھا کہ چار سے زیادہ شادیاں جائز ہیں۔ ان دنوں چونکہ چھوٹی جماعت تھی اور دوست اکثر باہم ملتے تھے۔ (قادیان میں تھوڑے سے لوگ تھے۔) ایسے مسائل پر بڑی لمبی بحثیں ہوتی رہتی تھیں۔ انہی دنوں ایک زمانے میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا چار بیویوں کی حد بندی شریعت سے ثابت نہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت بھی پیش کی جس میں لکھا تھا کہ حضرت امام حسن کے اٹھارہ یا انیس نکاح ہوئے۔ اسی مجلس میں کسی نے یہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول نے یہ خیال کیا کہ ممکن ہے آپ کے پاس یہ معاملہ پوری طرح پیش نہ کیا گیا ہو۔ اس لئے کسی سے یہ کہا کہ یہ کتاب لے جاؤ۔ (یہ جو حضرت امام حسن کے بارے میں ابوداؤد کی روایت ہے) اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ حوالہ دکھا کے آؤ۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ کتاب لانے والا کتاب لے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جا رہا تھا مجھے بھی راستہ میں ملا۔ بغل میں کتاب دبائی ہوئی تھی نہایت شوق سے جا رہا تھا۔ تو میں نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ حضرت مولوی صاحب نے یہ حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھانے کے لئے بھیجا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ اس کا شوق جوش دیکھ کے اور ویسے بھی یہ مسئلہ ایسا تھا کہ میں بھی جواب کے شوق میں اس کی واپسی کا منتظر رہا۔ (وہیں کھڑا ہو گیا جہاں میں نے پوچھا تھا۔) تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مَیں نے دیکھا کہ جاتے وقت تو وہ بہت خوش خوش گیا تھا مگر واپس آتے وقت سر جھکائے ہوئے آ رہا تھا۔ تو مَیں نے پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب سے جا کر پوچھو کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ ساری بیویاں ایک ہی وقت میں تھیں۔‘‘ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 13 صفحہ 36-35)۔ پھر یہ مسئلہ بھی ختم ہو گیا ہے کہ چار سے زیادہ شادیاں بہرحال نہیں ہو سکتیں۔ اور اس میں بھی شرائط ہیں اور تقویٰ سب سے بڑی شرط ہے۔

امام کی آواز پر لبیک کہنا، اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ ’’امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے اس قسم کی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ ایسا ہی کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آواز دینے پر فوراً نماز توڑ دی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور غالباً میر مہدی حسین صاحبؓ اور میاں عبداللہ صاحب سنوریؓ نے بھی ایسا ہی کیا۔ (یہ دو آدمی تھے انہوں نے بھی مختلف وقتوں میں ایسا کیا۔ بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت پڑھی کہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ یَتَسَلَّلُوْنَ مِنْکُمْ لِوَاذًا فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (النور: 64) کہ تمہارے درمیان رسول کا تمہیں بلانا اس طرح نہ بناؤ جیسے تم ایک دوسرے کو (اونچی آوازوں میں) بلاتے ہو (یا سمجھتے ہو کہ بلایا، آواز دی تو جواب دے دیا یا نہ دیا۔) اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے نظر بچا کر چپکے سے نکل جاتے ہیں۔ پس وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرنے والے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی ابتلا آ جائے یا دردناک عذاب آ پہنچے۔

تو اسی طرح ایک دوسری جگہ آیا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (الانفال: 25) کہ اے مومنو! تم اللہ اور اس کے رسول کی بات سننے کے لئے فوراً حاضر

ہوجایا کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔

بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت ہے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 409-408)

اس لئے جب یہ ان بزرگوں نے کیا تو بالکل جائز تھا۔ نماز اصل مقصود نہیں ہے یا کوئی اور نیکی نبی کی موجودگی میں اصل مقصود نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہی اصل مقصود اللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہے اور اس کی بات ماننا ہے جس کی مثال اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے ہمیں ملتی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بھی ملتی ہے۔

ایک اہم بات جس کی طرف حضرت مصلح موعود نے توجہ دلائی تھی اور ہمیشہ سے اہم ہے، اب بھی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مومن درحقیقت زیادہ ترغیب کا منتظر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے صرف اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اور اس اشارے کو سمجھ کر وہ ایسے جوش سے کام کرتا ہے کہ بعض لوگوں کو دیوانگی کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اسی لئے جتنے کامل مومن دنیا میں ہوئے انہیں لوگوں نے پاگل کہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے میرے استاد ہوا کرتے تھے مولوی یار محمد صاحب ان کا نام تھا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ان کے دماغ میں کچھ ایسا نقص تھا یا ان کا نقص اس رنگ کا تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا محبوب اور اپنے آپ کو عاشق سمجھتے تھے۔ اسی عشق کی وجہ سے وہ خیال کرنے لگے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پسرِ موعود اور مصلح موعود بنا دیا ہے۔ (اس محبت کی وجہ سے جوان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تھی ان کا خیال تھا کہ وہی پسر موعود اور مصلح موعود ہیں۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ بات کرتے کرتے بعض دفعہ جوش میں اپنی رانوں کی طرف یوں ہاتھ لاتے جیسے کسی کو بلا رہے ہوں یا جس طرح بلایا جاتا ہے تو ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی رنگ میں جوش سے کچھ کلمات فرما رہے تھے کہ مولوی یار محمد صاحب کود کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس جا بیٹھے۔ بعد میں کسی نے پوچھا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے۔ تو وہ کہنے لگے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں اشارہ کیا تھا اور یہ اشارہ میری طرف تھا کہ تم آگے آ جاؤ۔ چنانچہ مَیں کود کے آگے آ گیا۔ تو یہ دیوانگی تھی۔ مگر بعض رنگ کی دیوانگی بھی اچھی ہوتی ہے۔ آخر ان کی یہ دیوانگی بغض کی طرف نہیں گئی بلکہ محبت کی طرف گئی۔ پس محبت کا دیوانہ غیر اشارے کو بھی اپنے لئے اشارہ سمجھتا ہے۔ (جو اشارہ اس کو نہ بھی کیا جائے اس کو بھی اپنے لئے سمجھتا ہے۔) تو آپ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو قوم خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرنے والی ہو وہ صحیح اشارے کو کیوں نہیں سمجھتی کہ اس کے لئے کیا گیا ہے۔ کیا ہماری جماعت کے دیوانوں کی وہ محبت جو وہ سلسلے سے رکھتے ہیں مولوی یار محمد جتنی بھی نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رانوں پر آہستگی سے ہاتھ مارا اور انہوں نے سمجھا کہ مجھے بلا رہے ہیں۔'' اور یہاں اللہ تعالیٰ بڑے واضح طور پر احکامات دیتا ہے اور آپ کا مسیح احکامات دیتا ہے اور اس پر توجہ نہیں دیتے۔ (ماخوذ از خطباتِ محمود جلد 17 صفحہ 734-733)۔ پس ہمیں اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جائزہ لیں کہ کس حد تک اللہ تعالیٰ کے حکموں اور اس کے اشاروں کو ہم سمجھتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اور ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں پر چلتے ہوئے کریں۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کام نہیں کرنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مولوی غلام علی صاحب ایک کٹر وہابی ہوا کرتے تھے۔ وہابیوں کا یہ فتویٰ تھا کہ ہندوستان میں جمعہ کی نماز ہوسکتی ہے لیکن حنفیوں کے نزدیک ہندوستان میں جمعہ کی نماز جائز نہیں تھی۔ (اس زمانے میں عجیب عجیب ان کے مسئلے تھے) کیونکہ وہ کہتے تھے کہ جمعہ پڑھنا تب جائز ہوسکتا ہے جب مسلمان سلطان ہو۔ (بادشاہ مسلمان ہو تب ٹھیک ہے۔) جمعہ پڑھانے والا مسلمان قاضی ہو اور جہاں جمعہ پڑھا جائے وہ شہر ہو۔ ہندوستان میں انگریزی حکومت کی وجہ سے چونکہ نہ مسلمان سلطان رہا تھا نہ قاضی۔ اس لئے وہ جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ (یہ مسئلہ پیدا ہو گیا تھا۔) ادھر چونکہ قرآن کریم میں وہ لکھا ہوا پاتے تھے کہ جب تمہیں جمعہ کے لئے بلایا جائے تو فوراً تمام کام چھوڑتے ہوئے جمعہ کی نماز کے لئے چل پڑو اس لئے ان کے دلوں کو اطمینان نہ تھا۔ ایک طرف ان کا جی چاہتا تھا کہ وہ جمعہ پڑھیں اور دوسری طرف وہ ڈرتے تھے کہ کہیں کوئی حنفی مولوی ہمارے خلاف فتویٰ نہ دے دے۔ اس مشکل کی وجہ سے ان کا دستور تھا کہ جمعہ کے روز گاؤں میں پہلے جمعہ پڑھتے تھے اور پھر ظہر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور وہ خیال کرتے تھے کہ اگر جمعہ والا مسئلہ درست ہے تب بھی ہم بچ گئے اور اگر ظہر پڑھنے والا مسئلہ صحیح ہے تب بھی ہم بچ گئے۔ اس لئے وہ ظہر کا نام ظہر کی بجائے احتیاطی رکھا کرتے تھے اور سمجھتے تھے کہ خدا نے اگر ہمارے جمعہ کی نماز کو الگ پھینک دیا تو ہم ظہر کو اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیں گے اور اگر اس نے ظہر کو رڈ کر دیا تو ہم جمعہ اس کے سامنے پیش کر دیں گے اور اگر کوئی ''احتیاطی'' نہ پڑھتا تھا تو سمجھا جاتا تھا کہ وہ وہابی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ہم مولوی غلام علی صاحب کے ساتھ گورداسپور گئے۔ راستے میں جمعہ کا وقت آ گیا۔ ہم نماز پڑھنے کے لئے ایک مسجد میں چلے گئے۔ آپ کا عام طریق وہابیوں سے ملتا جلتا تھا کیونکہ وہابی حدیثوں کے مطابق عمل کرنا اپنے لئے ضروری جانتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا ہی انسان کی نجات کے لئے ضروری ہے۔ غرض آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بھی مولوی غلام علی صاحب کے ساتھ گئے اور جمعہ کی نماز پڑھی۔ جب مولوی غلام علی صاحب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے چار رکعت ظہر کی نماز پڑھ لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں نے ان سے کہا کہ مولوی صاحب یہ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعتیں کیسی ہیں۔ وہ کہنے لگے یہ احتیاطی ہیں۔ تو میں نے کہا مولوی صاحب آپ تو وہابی ہیں اور عقیدۃً اس کے مخالف ہیں۔ پھر احتیاطی کے کیا معنی ہوئے۔ تو کہنے لگے یہ احتیاطی ان معنوں میں نہیں کہ خدا کے سامنے ہمارا جمعہ قبول ہوتا ہے یا ظہر۔ بلکہ یہ ان معنوں میں ہے کہ لوگ مخالفت نہ کریں۔ لوگوں کا ڈر ہے۔ تو کئی لوگ اس طرح بھی کام کر لیتے ہیں جیسے مولوی غلام علی صاحب نے کیا کہ وہ اپنے دل میں تو اس بات سے خوش رہے کہ انہوں نے جمعہ پڑھا ہے اور ادھر لوگوں کو خوش کرنے کے لئے چار رکعت ظہر کی نماز بھی پڑھ لی۔''

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 383-382)

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ ایک مجلس میں کسی نے عرض کیا کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگ داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اصل چیز تو محبت الٰہی ہے۔ جب ان لوگوں کے دلوں میں محبت الٰہی پیدا ہوجائے گی تب خود بخود یہ لوگ ہماری نقل کرنے لگ جائیں گے۔''

(ماخوذ از ہمارے ذمہ تمام دنیا کی فتح کرنے کا کام ہے، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 465)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی باتوں کو سمجھنے والے ہوں اور حقیقی محبت الٰہی ہم میں پیدا ہوجائے اور ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ یہ مکرم عبدالنور جابی صاحب سیریا کا ہے 1989ء کی ان کی پیدائش ہے۔ غالباً ان کو وہاں کی حکومت نے گرفتار کرلیا۔ صحیح طرح پورے کوائف بھی نہیں لکھے۔ بہرحال جو کوائف موجود ہیں اس کے مطابق چند ماہ قبل انہوں نے بزنس مینجمنٹ کی یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی تھی۔ 31/دسمبر 2013ء کو وہاں حکومتی کارندوں نے ہی آپ کو گرفتار کیا تھا اور گرفتاری کی وجہ یہ تھی کہ کسی نے ان کا موبائل فون عاریتاً لے کر وہاں کے باغیوں کو فون کیا تھا۔ یہ سیریا میں حالات خراب ہونے کے ابتدائی ایام کی بات ہے۔ جب کسی کو ضرورت کے وقت عاریتاً فون دینا اس وقت کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہوتی تھی تو بہرحال باغیوں میں سے کسی نے ان کا فون لے کر اپنے ساتھیوں سے مالی لین دین کی بات کی اور اس بارے میں فون کو تو حکومت کی ایجنسیاں انٹرسیپٹ (intercept) بھی کرتی ہیں، چیک کرتی ہیں۔ انہوں نے پکڑ لیا، تحقیق کے دوران یہ ثابت ہوا کہ آپ کے فون سے کال ہوئی تھی اور آپ کا باغیوں کے ساتھ رابطہ ہے۔ اس وجہ سے آپ کو گرفتار کرلیا گیا اور پھر شہید بھی کر دیا گیا۔ طبی رپورٹ کے مطابق مرحوم گرفتاری کے تیسرے روز ہی سر پر شدید چوٹ آنے کی وجہ سے فوت ہو گئے تھے کیونکہ یہ حکومتی پولیس والے بھی بڑا اٹار چر دیتے ہیں۔ جو باغیوں کا حال ہے وہی حکومت کے کارندوں کا بھی حال ہے۔ تاہم ان کی وفات کی خبر ان کے گھر والوں کو 22/فروری 2016ء کو ملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

یہ سلیم الجابی صاحب کے پوتے تھے جو بہت پرانے احمدی ہیں۔ سلیم جابی صاحب حضرت مصلح موعود کے زمانے میں ربوہ بھی گئے تھے۔ اردو زبان بھی ان کو اچھی آتی ہے۔ یہ اپنے ماحول اور جاننے والوں میں بہت خوش اخلاق اور شریف الطبع اور نرم خو اور ملنسار مشہور تھے۔ طبیعت میں سختی بالکل نہیں تھی۔ صحت منداور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ آپ کی بہن مکرمہ ھبۃ الرحمن جابی بیان کرتی ہیں کہ میرے بھائی کی پیدائش سے پہلے والدہ محترمہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ ان کا بیٹا ہوا ہے اور انہیں کہا گیا ہے کہ آپ نے نور کو جنم دیا ہے۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عبدالنور نام ان کو عطا ہوا۔ کہتی ہیں کہ میرا بھائی بہت فرمانبردار اور لائق تھا اور سب اس کی لیاقت اور ذہانت کی تعریف کیا کرتے تھے۔ میری اس سے جو آخری بات فون پر ہوئی تو مختلف لہجہ میں کہا کہ اگر میں سچا احمدی ہوں تو مجھے دوسروں سے درگذر کرنا سیکھنا چاہئے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین، والدہ، بہن بھائی، دادا بھی ہیں ان سب کو صبر عطا فرمائے۔

سیریا کے حالات کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ وہاں حکومت کے ظلم کی وجہ سے ہی باغی گروپ کھڑا ہوا اور اب دونوں اپنے ظلموں میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اور تیسرا گروپ داعش کا ہے جو اسلام کے نام پر ایک اور ظلم و بربریت کی مثالیں قائم کر رہا ہے۔ اور وہاں رہنے والے جتنے شریف الطبع لوگ ہیں۔ وہ شرفاء اور وہ احمدی بھی جو کسی بھی گروپ کے ساتھ شامل نہیں اس میں پس رہے ہیں اور نہ وہ حکومت سے محفوظ ہیں۔ حکومت بھی اتنی ہی ظالم ہے حکومت کا باغی گروپ بھی اتنا ہی ظالم ہے اور اسلام کے نام پر حکومت کا دعویٰ کرنے والے بھی اتنے ہی ظالم ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اس ملک پر بھی رحم کرے اور ظالموں سے اس ملک کو جلد چھٹکارا دلوائے۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو۔''

(ملفوظات جلد 3، صفحہ 181)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

جلسہ سالانہ قادیان 2015 میں عربوں کی شرکت (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی غرض سے آنے والے عرب احباب کی قادیان کے مقدس مقامات کی زیارت کا کسی قدر احوال نذرِ قارئین کیا تھا۔ اس قسط میں عربوں کے بارہ میں مزید کچھ بیان کرنے سے قبل خاکسار قادیان میں ہونے والی تعمیراتی ترقی اور اس کی تزئین کے لحاظ سے ہونے والے بعض کاموں کے بارہ میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔ گو اس حصہ کا عربوں سے کوئی براہ راست تعلق تو نہیں ہے لیکن یہ روز افزوں ترقی اور جاذب نظر تزئین و آرائش اور بڑھتا ہوا حسن و جمال اس بارہ میں بھی چند جملے لکھنے پر مجبور کرتا ہے۔

تاریخی مقدس عمارتوں کی حفاظت وتزئین

عہد خلافتِ خامسہ میں قادیان کے مقدس مقامات کو جس طرح محفوظ کیا گیا ہے اور ان کی خوبصورتی کا جس طرح خیال رکھا گیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔اب کسی اونچے مقام پر کھڑے ہو کر قادیان کی آبادی کی طرف دیکھا جائے تو ایسے لگتا ہے کہ دارالمسیح کا علاقہ ایسا خطّہ ٔجمال ہے جو کسی اور مقام سے لا کر اس آبادی کے درمیان رکھ دیا گیا ہے۔ اسکا بلند منارہ اور اس کے جلو میں واقع دارالمسیح کی جملہ عمارتوں کا دلنشیں رنگ پوری آبادی سے اسے ممتاز کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں مسجد اقصیٰ کے سامنے بننے والی بلند وبالا عمارت سے وہاں نمازیوں کیلئے بہت زیادہ گنجائش ہوگئی ہے۔

اسی طرح قبل ازیں مسجد اقصیٰ کے پرانے حصہ پر ہی گنبد تھے اور باقی توسیع شدہ حصہ گو پرانی مسجد سے بہت زیادہ تھا لیکن گنبدوں سے خالی تھا۔اس سال جلسہ سے قبل حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خصوصی راہنمائی میں توسیع شدہ حصہ پر بھی بالکل ویسے ہی گنبد بنا دیئے گئے ہیں جیسے پرانے حصہ پر ہیں۔ اور دونوں اطراف کے گنبدوں کے درمیان میں بڑا سا دروازہ بنا دیا گیا ہے۔ گزشتہ سال تک مسجد اقصیٰ کو دیکھنے والوں میں سے اکثر نے یہی کہا ہے کہ مسجد کی ظاہری شکل اب مکمل ہوئی ہے۔اب اس کا بیرونی منظر پہلے کی نسبت اور زیادہ دیدہ زیب ہو گیا ہے۔

اسی طرح سرائے خدام وسرائے انصار اور سرائے وسیم کے سامنے موجود ڈھاب کے بھی اکثر حصہ کو مٹی سے پُر کر دیا گیا تھا اور ہمیں بتایا گیا کہ اگلے سال تک اس علاقے کو پھول پودوں سے آراستہ کر دیا جائے گا۔ ایسا ہونے سے دارالمسیح کی طرف آنے والے اکثر راستے پھولوں کے درمیان سے ہو کر ہی آئیں گے۔ فالحمدللہ۔

بلاشبہ اس ظاہری خوبصورتی کے ساتھ وہاں کا روحانی ماحول اور جاذبیت ایک علیحدہ باب ہے۔ اس بیان کے بعد ہم عربوں کے سفرِ قادیان کے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔

يَدْعُوْنَ لَكَ

ویسے تو ہم نماز فجر کے بعد یا بعض دیگر اوقات میں اکیلے یا بعض عربوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ دعا کے لئے جاتے رہتے تھے لیکن ایک روز جملہ عرب احباب نے مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کے لئے جانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ سب لوگ مل کر بہشتی مقبرہ گئے اور پھر وہاں پر سب نے انفرادی طور پر بہت لمبی دعائیں کیں۔ یہ منظر دیکھ کر خاکسار کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 1885ء میں ہونے والا مندرجہ ذیل الہام یاد آ گیا:

’’يَدْعُوْنَ لَكَ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُاللهِ مِنَ الْعَرَب‘‘ یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔

حضور علیہ السلام نے اس الہام کو تحریر فرمانے کے بعد لکھا ہے کہ: خدا جانے یہ کیا معاملہ ہے اور کب اور کیونکر اس کا ظہور ہو۔ وَاللهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔

(از مکتوب مورخہ 6۔اپریل 1885۔مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 86)

یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ آپؑ کے بیعت لینے اور جماعت بنانے سے بھی چار سال پہلے کا الہام ہے۔اس وقت یہ کہنا کہ عرب آئیں گے اور وہ تیرے لئے دعائیں کریں گے کسی انسان کے اختیار کی بات نہیں ہے۔اور کوئی انسان ایسا کہہ بھی دے تو اسے پورا کرنا اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عربوں کے قبول احمدیت کے بعد مختلف رنگ میں یہ الہام پورا ہوا اور آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ اور کس طرح اور کس عظیم شان کے ساتھ اسنے اس الہام کو پورا فرمانا ہے، لیکن اس جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر آنے والے جملہ عرب احباب جب بہشتی مقبرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر کھڑے ہو کر درد اور بے قراری سے آپ کیلئے دعائیں کر رہے تھے تو ایک چھوٹے پیمانے پر ’’يَدْعُوْنَ لَكَ‘‘ کا وعدہ پورا ہونے کا یہ منظر بھی نہایت عجیب، روح پرور اور ایمان افروز تھا۔

حضرت مسیحِ موعودؑ کے مزار مبارک پر جذبات کا حال

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر پر کھڑے ہوتے ہی شاید سب کی ہی یہی حالت ہو جاتی ہے ایسے لگتا ہے جیسے سب غم تازہ ہو گئے ہوں، ساری حسرتیں جاگ اٹھی ہوں، جذبات اشکوں میں ڈھلنے لگتے ہیں اور ’’مژگان چشم تر سے خون ناب‘‘ کا سا منظر سامنے آتا ہے۔کئی عرب احباب کے جذبات کے بارہ میں جان کر غالب کا یہ شعر یاد آتا ہے کہ:

ہے چشمِ تر میں حسرتِ دیدار سے نہاں
شوقِ عناں گسیختہ ، دریا کہیں جسے

اس کا کسی قدر اندازہ بعض عربوں کے جذبات کے بارہ میں پڑھ کر ہو سکتا ہے۔ایک بہن لکھتی ہیں:

بہشتی مقبرہ میں داخل ہو کر یوں لگا کہ جیسے ہم کسی قطعۂ جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر کھڑا ہونے کا منظر بہت ہی اثر انگیز تھا۔ میں نے مزار مبارک پر کھڑے ہو کر کہا کہ اے مسیح الزمان! میں قادیان میں آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچانے آئی ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کو یاد کر کے ہم سب بہت روئے اور یوں محسوس ہوا جیسے آج ہمیں آپؑ کی وفات کا شعور حاصل ہوا ہے۔اس بات کا بھی بہت دکھ ہوا کہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں یہاں آنے کا شرف حاصل نہیں ہوا اور آپ کے گھر جا کر ملنے کی بجائے آپؑ کی قبر پر آئی ہوں۔ بہت ہی درد انگیز لمحات اور جذبات تھے۔ کاش کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اس وقت ہمارے ساتھ ہوتے۔

میں نے آپ علیہ السلام کے لئے بہت دعائیں کیں پھر خدا کے حضور عرض کیا کہ اے خدا تو مسیح الزمانؑ کو میرا سلام پہنچا دے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی یہ پیغام پہنچا دے کہ میں نے آپ کے حکم کے مطابق مسیح محمدی کی بیعت کر لی ہے۔ میری شدید خواہش تھی کہ میں آپ علیہ السلام کو آپ کی زندگی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچاتی اور آپؑ کا جواب سنتی لیکن افسوس کہ ایسا نہ ہو سکا۔

مَیں حضور علیہ السلام کی قبر کو چھونا چاہتی تھی لیکن انتظامیہ نے مجھے منع کیا کہ یہ شرک ہے۔ میرا مقصد تو اور تھا تاہم میں نے ان کی بات مان لی ۔ لیکن بڑی دیر تک اس خواہش میں کھڑی رہی کہ شاید کسی عالم تصور میں یا کسی کشفی نظارہ میں اپنے سلام کے جواب میں آپؑ کی آواز سنوں۔ اسی کیفیت میں مزار مبارک سے واپسی پر میں اس بات کا انتظار کرتی رہی کہ شاید آپ علیہ السلام میرے لئے دروازہ کھولیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے بھی انتظار کرتی رہی کہ شاید آپ کسی درخت کے نیچے مجھے آملیں گے یا اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے میری طرف اشارہ کریں گے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ پھر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتی کہ آپ علیہ السلام تو فوت ہو چکے ہیں۔ یہ سوچ کر پھر جذبات سے مغلوب ہو گئی اور بہت روئی، ایسے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے لئے بہت سی دعائیں کیں اور آپ کے اور ہمارے مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا۔

ایک اور فلسطینی بہن نے لکھا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبر مبارک کو پہلی دفعہ دیکھنا بڑا مشکل تھا۔ بڑی خواہش تھی کہ حضور علیہ السلام کے پاس بیٹھتی اور آپ سے باتیں کرتی، لیکن لوگوں کے رش اور گیٹ کی وجہ سے یہ خواہش پوری نہ ہو سکی۔ میں نے باہر ہی کھڑے ہو کر خدا تعالیٰ کا آپ کی بعثت پر شکر ادا کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا۔

میں نے قادیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تصویر دیکھی تھی جس میں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبرِ مبارک کے پاس کھڑے ہو کر دعا کر رہے تھے۔میں نے اپنی مصری احمدی بہن سے کہا کہ اگر معلوم ہو جائے کہ حضور انور نے یہاں کھڑے ہو کر کیا دعا مانگی تھی تو مَیں بھی وہی دعا مانگوں۔انہوں نے کہا کہ تم یہ دعا مانگو کہ اے خدا میں تجھ سے وہی مانگتی ہوں جو تیرے خلیفہ نے مانگا۔ چنانچہ میں نے کہا کہ اے خدا میں تجھ سے وہی کچھ مانگتی ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تیرے مسیحؑ کی قبر پر کھڑے ہو کر مانگا تھا۔

علاوہ ازیں ایک عرب دوست نے کہا کہ ہمارے ملکوں میں تو ہم دن کے وقت بھی قبرستانوں میں جانے سے گھبراتے ہیں اور رات کو تو ان کے قریب سے بھی گزرتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ لیکن بہشتی مقبرہ میں وہ سکون اور راحت ملتی ہے کہ بار بار آنے کو دل چاہتا ہے۔

متعدد عرب احباب نے کہا کہ جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام آپ کو پہنچا رہے تھے تو اس وقت ہماری ایک عجیب جذباتی کیفیت تھی جس کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔

بہشتی مقبرہ قادیان میں فوت شدہ عرب احمدی موصیان کے کتبے

اوائل عرب احمدیوں نے بھی اخلاص ووفا کی داستانیں رقم کی تھیں۔ترقیٔ ایمان، ارتقائے روحانی اور طہارت نفس کے لئے انہوں نے بھی ہر راہ اختیار کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ان میں سے بہت سے نظام وصیت میں شامل ہوئے۔اور ان کی وفات کے بعد ان کے نام کے کتبے بہشتی مقبرہ قادیان میں لگائے گئے۔بہشتی مقبرہ کی زیارت کے دوران امسال ان پرانے احمدیوں کے کتبوں کو بھی ڈھونڈ لیا گیا۔ وہاں پر بھی عربوں کو ان مرحومین کے لئے دعا کرنے کی توفیق ملی۔ نیز جن کی وصیت نہیں تھی انہیں وصیت کے نظام میں شامل ہونے کا شوق بھی پیدا ہوا۔ یہ خوش نصیب سات شامی مرد وخواتین ہیں جن کے نام کے کتبے بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر 9 میں لگائے گئے ہیں۔ ریکارڈ کی خاطر ان کے کتبوں پر لکھی گئی تفاصیل ذیل میں نقل کی جاتی ہیں:

(1) یادگار نمبر 1100
مکرم خضر القزق صاحب ولد علی صالح القزق صاحب
ساکن ومدفن دمشق شام۔ ولادت 1904ء، بیعت 1929ء، عمر: 87 سال، تاریخ وفات 1991ء، وصیت نمبر 20745۔

(2) یادگار نمبر 1101
مکرم ناصر بن عبدالقادر عودہ صاحب
ساکن ومدفن دمشق شام، ولادت 1928ء، پیدائشی احمدی، عمر 64 سال، تاریخ وفات 1990ء، وصیت نمبر 20736

(3) یادگار نمبر 1102
مکرمہ نظمیہ صاحبہ بنت مکرم الحاج نور الدین الحصنی صاحب
ساکن ومدفن دمشق شام، ولادت 1893ء، بیعت 1935ء، تاریخ وفات 2001ء ، وصیت نمبر 20237

(4) یادگار نمبر 1103
مکرمہ عزیزہ صاحبہ بنت مکرم خضر محمود صاحب
ساکن ومدفن دمشق شام، ولادت 1921ء، بیعت 1961ء، عمر 80 سال، تاریخ وفات 2001ء، وصیت نمبر 20738

(5) یادگار نمبر 1104

مکرم علاء الدین صاحب ولد مکرم مصطفی النویلاتی صاحب ساکن ومدفن دمشق شام۔ ولادت 1920ء، پیدائشی احمدی، عمر: 69سال، تاریخ وفات 1989ء، وصیت نمبر 20739۔

(6) یادگار نمبر 1105

مکرمہ سہیلہ صاحبہ بنت مکرم عین القرق صاحب ساکن ومدفن دمشق شام، ولادت 1914ء، بیعت 1931ء عمر 75سال، تاریخ وفات 1989ء، وصیت نمبر 20740

(7) یادگار نمبر 1108

مکرم منیر الدین الحصنی صاحب ولد مکرم نور الدین الحصنی صاحب ساکن ومدفن دمشق شام۔ ولادت 1899ء، بیعت 1928ء، عمر: 89سال، تاریخ وفات اپریل 1988ء، وصیت نمبر 3707۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو غریق رحمت فرمائے اور انکی اولادوں کو بھی انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عربوں کے سفر قادیان اور جلسہ سالانہ میں شرکت کے باقی حالات اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

......☆......☆......☆

(3)

اس تیسری قسط میں بھی جلسہ سالانہ قادیان میں عربوں کی شرکت کے حوالے سے کچھ مزید امور بیان کئے جائیں گے۔

جلسہ پر آنے والے مہمانوں کا استقبال

عربوں کی رہائش سرائے وسیم میں تھی جس کے ساتھ والے گراؤنڈ میں ربوہ سے جلسہ پر آنے والے قافلوں کی بسیں رکتی تھیں اور پھر یہاں سے مہمانوں کو مختلف رہائش گاہوں میں منتقل کیا جاتا تھا۔ جب بھی کوئی قافلہ آتا تو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نعرے لگائے جاتے اور أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبا کہا جاتا۔ بعض عرب احباب نے اس بارہ میں پوچھا تو انہیں بتایا گیا کہ پاکستان سے آنے والے مہمانوں کا استقبال کیا جارہا ہے۔ بعض نے پوچھا کہ کیا جلسہ پر آنے والے سب لوگوں کا ایسے ہی استقبال کیا جاتا ہے؟ انہیں بتایا گیا کہ عموماً مختلف مقامات سے آنے والے قافلوں کا اس طرح استقبال ہوتا ہے۔ اور اس میں تکلف سے بعید دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ کی صداقت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے سے دل کی گہرائیوں سے ایسے نعرے نکلتے ہیں۔ لیکن پاکستان کے مہمانوں کے استقبال کے لئے ایسا کرنا اور بھی کئی وجوہات لئے ہوئے ہے۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پاکستان میں بسنے والے احمدی تو اذان بھی نہیں دے سکتے کجا یہ کہ انہیں نعرہ لگانے کی اجازت ہو۔ نہ ان کے جلسے ہوتے ہیں نہ بڑے اجتماعات۔ ان کی مسجدیں گرائی جاتی ہیں۔ ان کے کاروباروں کو نذر آتش کیا جاتا ہے۔ اور احمدی کا جینا دوبھر کر کے اس کے قتل کو بھی ثواب کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ نہ مسجد کو مسجد کہہ سکتے ہیں۔ مسلمان ہیں پر خود کو مسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اسلامی شعائر پر بھی عمل نہیں کر سکتے۔ اور تو اور اگر السلام علیکم بھی کہہ دیں تو جیل کی سزا ہو سکتی ہے۔ ایسے لوگوں کا حق بنتا ہے کہ ان کا اس شان سے استقبال کیا جائے۔

یہ سن کر بعض عرب احباب وخواتین نے پروگرام بنایا کہ ایسے احمدیوں کے استقبال کے لئے انہیں بھی جانا چاہئے۔ چنانچہ جب لاؤڈ اسپیکر پر نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوتے تو ان میں سے بعض گراؤنڈ میں بسوں کے پاس جا پہنچتے اور آنے والے مہمانوں سے اپنا تعارف کروا کے ملتے۔ اُن کا درد ان کی آنکھوں سے اشک بن کر بہنے لگتا اور ان کی خوشی اُن کے ہونٹوں پر مچلنے لگتی۔ پھر سب خدا کی اس نعمت کا شکریہ ادا کرتے کہ اس نے اپنے مسیح ومہدی کو بھیج کر ہمیں ایک ہاتھ پر جمع کر دیا اور ہمارے دلوں میں یہ کیسی عجیب اخوت ومحبت پیدا کر دی ہے جس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہے۔

جلسہ سالانہ کی بعض انتظامی سہولیات

اس سال جلسہ سالانہ قادیان کئی ایسی خصوصیات کا حامل رہا جو غیر معمولی طور پر قابل ذکر ہیں۔ چونکہ عرب احباب جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے علاوہ جملہ تقاریر کا عربی ترجمہ بھی سنتے ہیں اور سابقہ سسٹم میں بسا اوقات خرابی کے باعث ترجمہ کی آواز کٹ جاتی تھی یا واضح نہ ہوتی تھی، اس لئے اس مشکل کے پیش نظر حضور انور کی خاص ہدایت اور راہنمائی میں کافی تلاش کے بعد اس سال جاپان کی ایک کمپنی کا سسٹم خریدا گیا جو GHZ,2.4 پر چلنے والا لائسنس فری بینڈ ہے جس کے ایک فریکوئینسی پوائنٹ سے بیک وقت چار زبانوں کا ترجمہ ٹرانسمٹ ہو سکتا ہے۔ اور ٹرانسمیشن Digital Encrypted ہونے کی وجہ سے ایک زبان دوسری کو متاثر نہیں کرتی اور محض چار فریکوئینسی پوائنٹس سے ہی سولہ زبانوں کا ترجمہ چلایا جا سکتا ہے جو جلسہ کی ضروریات کے لئے کافی ہیں۔ اس نظام میں مترجم بیک وقت سٹیج سے آنے والی آواز کو لے کر اس کا بھی ترجمہ کر سکتا ہے اور اس کے کسی اور زبان میں ہونے والے لائیو ترجمہ کو بھی لے کر آگے اپنی زبان میں ترجمہ کر سکتا ہے۔ نیز بیک وقت دو مترجم بیٹھ کر بھی ترجمہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح لندن سے ہونے والے لائیو ترجمہ کو بھی بآسانی لے کر اس سسٹم پر مہیا کرنے کی سہولت میسر ہے۔ چونکہ یہ نظام مکمل طور پر وائرلیس ہے۔ اس لئے جلسہ گاہ میں کہیں بھی بیٹھ کر اس سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ عرب احباب نے اسے بہت پسند کیا اور اس کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی سے بھرپور استفادہ کیا۔

علاوہ ازیں امسال جلسہ گاہ میں واش رومز کے دو یونٹس بنائے گئے تھے۔ ایک مردانہ جلسہ گاہ میں اور دوسرا زنانہ جلسہ گاہ میں۔ ہر یونٹ Steel Structure کے 25 واش رومز اور 45 وضو کی ٹوٹیوں پر مشتمل ہے، نیز وضو کے لئے پاؤں دھونے کا انتظام موجود ہے۔ اس انتظام سے بھی جلسہ کے دوران بہت زیادہ سہولت ہو گئی ہے۔ عربوں نے جلسہ کی کارروائی اور تمام تقاریر سے بھرپور استفادہ کیا۔

ایک عرب بہن لکھتی ہیں:

جب جلسہ کے آغاز کا اعلان ہوا تو میں بہت روئی اور اللہ تعالیٰ کا اس نعمت عظمیٰ پر بہت شکر بھی ادا کیا۔ میں اپنی سوچوں میں ایسی ڈوبی کہ چشم تصور سے میں نے دیکھا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے چند صحابہ کے درمیان پہلے جلسے میں اسلام کی ترقی کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ پھر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضور علیہ السلام سے عرض کروں کہ اب ہم تقریباً بیس ہزار کی تعداد میں اسی قادیان میں جمع ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ ہمارا یہ جلسہ اسلام کا جھنڈا بلند کرنے کیلئے مقبول ٹھہرے۔

جلسہ سالانہ میں حضور انور کا خطاب

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 دسمبر 2015ء کو جلسہ سالانہ قادیان کا اختتامی خطاب لندن میں ارشاد فرمایا۔ اس تاریخی خطاب میں حضور انور نے جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے عربوں کو بھی مخاطب فرما کر بھاری ذمہ داری سونپی۔ آپ نے فرمایا:

’’اس وقت بھی قادیان میں جلسہ میں شامل ہونے والے بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کا دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق ہے…… روس سے بھی اور عرب ممالک سے بھی اور افریقہ سے بھی جن کو احمدیت میں داخل ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ اسی طرح اور ملکوں سے بھی قادیان آئے ہوئے احمدی ہیں جن کو احمدیت میں شامل ہوئے کچھ عرصہ ہی ہوا ہے…… ایک زمانہ تھا کہ دنیا میں عربوں کے ذریعہ سے اسلام پھیلا اور اللہ تعالیٰ نے دین کی فراست انہیں عطا کی ہوئی تھی لیکن آج جب احمدیت کا سوال آتا ہے تو قرآن کریم کی تعلیم بھی یہ لوگ بھول جاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ اور تعلیم بھی بھول جاتے ہیں۔ ان کی فراست پر بھی تالے پڑ جاتے ہیں اور صرف ایک چیز کی رٹ لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کذّاب تھے، جھوٹے تھے، کیونکہ ہندوستان اور پاکستان کے نام نہاد علماء یہ کہتے ہیں۔ حقیقت میں اب ہندوستان کے مولوی ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے مولوی یہ فتوے دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود سعید روحیں احمدیت اور حقیقی اسلام میں داخل ہو رہی ہیں۔ عربوں میں سے بھی ہو رہی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا **اس وقت عرب بھی وہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان عربوں کا اب کام ہے کہ وہی علم اور وہی فراست دوبارہ اپنے اندر قائم کریں اور آج مسیح موعود کے پیغام کو تمام عرب دنیا میں پھیلا دیں۔**‘‘

جلسہ کے بعد عربوں کی میٹنگ

حضور انور نے جلسہ سالانہ کے خطاب میں عربوں کو تبلیغ کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام تمام عرب دنیا میں پھیلانے کا ارشاد فرمایا تو قادیان میں موجود عرب احباب نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا اور سر جوڑ کر بیٹھ گئے۔ اور باہمی مشورہ سے حضور انور کے ارشاد پر عمل کرنے کی سکیم تیار کر کے حضور انور کی خدمت میں بغرض منظوری اور راہنمائی ارسال کی۔ الحمد للہ۔

ایک بیعت

عراق سے آنے والے عرب دوست مکرم عبد الستار صاحب نے جلسہ میں شمولیت کے علاوہ انڈیا میں بعض ماہر ڈاکٹرز سے اپنا علاج بھی کروانا تھا۔ ان کے ساتھ ان کے ایک کزن بھی جماعت کے بارہ میں مزید تحقیق کے لئے تشریف لائے تھے۔ چنانچہ انہوں نے جلسہ کے ماحول کو دیکھ کر اور بعض احباب سے سوال وجواب کرنے کے بعد جلسہ کے ایام میں ہی بیعت فارم پُر کر دیا۔ الحمد للہ۔

ایک عرب بچی کی شادی

عربوں کی رشتہ ناطہ کمیٹی کے توسط سے ایک سیرین بچی مکرمہ ہبہ المرعی صاحبہ کی شادی قادیان کے ایک مبلغ سلسلہ محمود فانی صاحب سے طے پائی تھی۔ بچی جلسہ پر سیریا سے آنے والے مہمانوں کے ہمراہ قادیان آ گئی تھی اور جلسہ کے بعد ان کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی جس میں تمام عرب احباب نے ہر لحاظ سے بچی کے اہل خانہ کا کردار ادا کرتے ہوئے اسے اپنی دعاؤں سے سرائے وسیم سے رخصت کیا جہاں عربوں کی رہائش تھی۔

مختلف امور کے بارہ میں تاثرات

مہمان نوازی پر مامور خدام کی بے لوث خدمت کو سب نے سراہا۔

اس بارہ میں ایک عرب بہن نے لکھا: جن باتوں نے مجھے غیر معمولی طور پر متاثر کیا وہ جامعہ کے طلبہ کا مہمان نوازی کا اعلیٰ نمونہ اور اس میں ان سب کی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی خواہش اور کوشش تھی۔

ایک عرب احمدی نے لکھا کہ جلسہ کے کارکنان میں امیر وفقیر، ڈاکٹر انجینئر اور مزدور میں کوئی امتیاز نہ تھا، سبھی مہمانوں کی خدمت میں مصروف تھے۔ ہر شخص دوسرے کے آرام کے لئے کوشاں تھا اور بدلہ میں صرف دعا کا طلبگار تھا۔

ایک بہن نے لکھا کہ پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے واقعات سننے اور ایک شہید کی بیوہ سے ملنے کے بعد ان کے لئے دعا کرنے کے بڑے قوی جذبات پیدا ہوئے۔

ایک اور بہن نے لکھا کہ جب میں نے قادیان اور پاکستان کی احمدی خواتین کا خشوع وخضوع دیکھا تو مجھے ان کے ایمان، خشوع، وقار اور تواضع پر رشک آنے لگا جبکہ اپنی نماز کی حالت پر ندامت سی محسوس ہوتی۔

واپسی پر بعض جذبات وتاثرات

کسی نے لکھا کہ اس سفر نے مجھے خدا تعالیٰ کے قریب کر دیا ہے۔ کاش یہ روحانی حالت تادیر قائم رہے۔

اور کسی نے یہ لکھا کہ اس سفر میں مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں پر کس قدر اثر کیا ہے۔

بعض نے لکھا کہ میرے قادیان آنے سے قبل اور یہاں آنے کے بعد کے ایمان میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور کسی نے لکھا کہ واپس تو آ گئے ہیں لیکن دل قادیان میں چھوڑ آئے ہیں۔

ایک بہن نے لکھا کہ قادیان سے رخصت ہوتے وقت میرا دل شدت غم کے باعث قابو سے نکلا جارہا تھا۔ بہت دعا کی کہ خدا تعالیٰ مجھے اس فراق کو برداشت کرنے کی ہمت دے اور دوبارہ بچوں کے ساتھ یہاں آنے کی توفیق دے۔

شاید یہ حال اخلاص نیت کے ساتھ قادیان جانے والے ہر شخص کا تھا اور اسکے دل سے یہی دعا نکلتی تھی کہ:

یونہی دیدار سے بھرتا رہے یہ کاسۂ دل
یونہی لاتا رہے مولیٰ ہمیں سرکار کے پاس

..................(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 4و11 مارچ 2016)

......☆......☆......☆

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 فروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ مسجدوں میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لئے انتظام ہونا چاہئے

اسلام کا حکم یہی ہے کہ ہر شخص بجائے اپنا حق لینے کے اور اس پر اصرار کرنے کے دوسرے کے حق کو دینے اور اس کو قائم کرنے کی کوشش کرے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12؍فروری 2016 بطرز سوال وجواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں آنے والے طوفان کے متعلق کیا کہانی سُنائی اور اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے مَیں نے سنا۔ آپ فرماتے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان اس وجہ سے آیا کہ لوگ اس وقت بہت گندے ہوگئے تھے اور گناہ کرنے لگ گئے تھے۔ وہ جوں جوں اپنے گناہوں میں بڑھتے جاتے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ان کی قیمت گرتی جاتی۔ یہ کہانی ہے کہ آخر ایک دن ایک پہاڑی کی چوٹی پر کوئی درخت تھا اور وہاں گھونسلے میں چڑیا کا ایک بچہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس بچے کی ماں کہیں گئی اور پھر واپس نہ آسکی۔ شاید مرگئی یا کوئی اور وجہ ہوئی کہ نہ آئی۔ بعد میں اس چڑیا کے بچے کو پیاس لگی اور وہ پیاس سے تڑپنے لگا اور اپنی چونچ کھولنے لگا۔ تب خدا تعالیٰ نے یہ دیکھ کر اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ جاؤ اور زمین میں پانی برساؤ اور اتنا برساؤ کہ اس پہاڑی کی چوٹی پر جو درخت ہے اس کے گھونسلے تک پہنچ جائے تاکہ چڑیا کا بچہ پانی پی سکے۔ فرشتوں نے کہا خدایا وہاں تک پانی پہنچانے میں تو ساری دنیا غرق ہوجائے گی۔ خدا تعالیٰ نے جواب دیا کہ کوئی پرواہ نہیں۔ اس وقت دنیا کے لوگوں کی میرے نزدیک اتنی بھی حیثیت نہیں جتنی اس چڑیا کے بچے کی حیثیت ہے۔ پس گو یہ کہانی ہے لیکن اس کہانی میں یہ سبق ہے کہ صداقت اور راستی سے خالی دنیا ساری کی ساری مل کر بھی خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک چڑیا کے بچے جتنی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ حضور انور نے فرمایا: پس آج اس کہانی سے جہاں ہم یہ سبق لیتے ہیں کہ صداقت پر کھڑا ہونا چاہئے۔ اپنے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مانا کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ اپنے اندر کی برائیاں دور کریں گے اور نیکیوں کو قائم کریں گے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ہماری حالت میں اگر ترقی کے بجائے انحطاط ہو رہا ہے، نیچے گر رہی ہے تو ہم اپنے مقصد سے دُور ہٹ رہے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو بھی ہماری کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

سوال آج کل جو دنیا میں سخت فتنہ وفساد برپا ہے، اس حوالے سے حضور انور نے احمدیوں پر کیا ذمہ داری عائد فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ بھی کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ دنیا کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ بہت سارے ممالک میں نہ عوام اور نہ حکومتیں ایک دوسرے کا حق ادا کر رہی ہیں۔ فتنہ و فساد ہے۔ اور جہاں بظاہر فتنہ و فساد کی حالت نہیں یا بہت زیادہ خراب حالت نہیں وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف نہ صرف اللہ تعالیٰ سے دُور ہو کر بلکہ اس کے خلاف بدزبانی کر کے، غلط باتیں کر کے اس کی ہتک کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ وہاں غلاظتوں میں بھی اتنے ڈوب رہے ہیں کہ غیر فطری کاموں کو قانوناً نافذ کیا جارہا ہے بلکہ کہا جاتا ہے جو غلیظ کاموں کی حمایت نہیں کرتا وہ قانون کا مجرم ہے۔ یہ زلزلے، یہ طوفان یہ فسادات، بے انتہا بارشیں جنہوں نے تباہی پھیلائی ہوئی ہے، یہ اس وجہ سے ہے کہ گناہوں کی انتہا ہو رہی ہے اور یہ تو ابھی وارننگ ہے جو اللہ تعالیٰ دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تنبیہ کر رہا ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے۔ اللہ کرے کہ دنیا کو عقل آئے۔

سوال دنیا میں لوگ اپنے حقوق لینے کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے، ایک حقیقی مسلمان کی اس بارے میں کیا سوچ ہونی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دنیا میں اپنے حق لینے کیلئے باتیں ہوتی ہیں چاہے اس سے دوسرے کو کتنا ہی نقصان پہنچے۔ ایک حقیقی مسلمان کی اس بارے میں کیا سوچ ہونی چاہئے؟ اس بارے میں یہ واقعہ بہترین رہنما ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک صحابی اپنا گھوڑا دوسرے صحابی کے پاس فروخت کرنے کے لئے لایا اور اس کی قیمت مثلاً دوسو روپے بتائی۔ دوسرے صحابی نے کہا کہ مَیں اس قیمت میں گھوڑا نہیں لے سکتا کیونکہ اس کی قیمت دوگنی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے دوسرے کو کہا کہ لگتا یہ ہے کہ آپ کو گھوڑوں کی قیمت سے واقفیت نہیں۔ لیکن مالک نے زیادہ قیمت لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب میرا گھوڑا زیادہ قیمت کا نہیں تو مَیں کیوں زیادہ قیمت لوں۔ اور اس پر ان کی تکرار ہوتی رہی یہاں تک کہ ثالث کے ذریعہ سے انہوں نے فیصلہ کرایا۔ یہ اسلامی روح تھی جو ان دو صحابہ نے دکھائی۔ اسلام کا حکم یہی ہے کہ ہر شخص بجائے اپنا حق لینے کے اور اس پر اصرار کرنے کے دوسرے کے حق کو دینے اور اس کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔ (اُس زمانے میں بعض ہڑتالیں ہو رہی تھیں۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ) جس وقت یہ روح قائم ہوجائے اس وقت ساری strikes خود بخود بند ہو جاتی ہیں۔ مگر کم سے کم نیکی یہ ہے کہ جب کسی کی طرف سے اپنے حق کا سوال پیدا ہو تو اسے وہ حق دے دیا جائے اگر وہ اس کا حق بنتا ہے۔ یہ غیر اسلامی روح ہے کہ چونکہ دوسرے کے حق پر ہم ایک لمبے عرصے سے قائم ہیں، اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس حق کو اپنا حق سمجھنے کی ایک عادت ہمیں ہوگئی ہے اس لئے ہم دوسرے کو وہ حق نہیں دے سکتے۔ یہ انتہائی غلط چیز ہے جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔

سوال لڑائی جھگڑے ختم کرنے کیلئے اسلام ہمیں کیا سوچ دیتا ہے۔ صحابہؓ کا اس ضمن میں ہمارے سامنے کیا نمونہ ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: لڑائی جھگڑے ختم کرنے کے لئے اسلام کیا سوچ ہمیں دیتا ہے اور صحابہ کے کیا نمونے ہمارے سامنے ہیں۔ روایتوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے درمیان کسی بات پر تکرار ہوگئی...... ان میں جو جھگڑا ہوا اس میں حضرت امام حسین کی طرف سے زیادہ سختی کی گئی لیکن حضرت امام حسن نے صبر سے کام لیا...... جب جھگڑا ختم ہوگیا تو دوسرے دن ایک شخص نے دیکھا کہ حضرت امام حسن جلدی جلدی کسی طرف جارہے ہیں۔ اس نے ان سے پوچھا کہ آپ کہاں جارہے ہیں؟ حضرت حسن کہنے لگے کہ مَیں حُسین سے معافی مانگنے چلا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ آپ معافی مانگنے جارہے ہیں۔ مَیں تو خود اس جھگڑے کے وقت موجود تھا اور میں جانتا ہوں کہ حسین نے آپ کے متعلق سختی سے کام لیا۔ پس یہ ان کا کام ہے کہ وہ آپ سے معافی مانگیں، نہ یہ کہ آپ ان سے معافی مانگنے چلے جارہے ہیں۔ حضرت حسن نے کہا یہ ٹھیک ہے۔ مَیں اس لئے تو ان سے معافی مانگنے جارہا ہوں کہ انہوں نے مجھ پر سختی کی تھی کیونکہ ایک صحابی نے مجھے سنایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ جب دو شخص آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں سے جو پہلے صلح کرتا ہے وہ جنت میں دوسرے سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوگا۔ تو میرے دل میں یہ سن کر یہ خیال پیدا ہوا کہ کل میں نے حُسین سے برا بھلا سنا اور انہوں نے مجھ پر سختی کی۔ اب اگر حسین معافی مانگنے کے لئے میرے پاس پہلے پہنچ گئے اور انہوں نے صلح کر لی تو میں تو دونوں جہان سے گیا کہ یہاں بھی مجھ پر سختی ہوگئی اور اگلے جہان میں بھی مَیں پیچھے رہا۔

سوال نبوت کے زمانے سے دور جانے کے باعث ہمیں کس طرف زیادہ توجہ کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم جو نبوت کے زمانے سے دُور جارہے ہیں اور آئندہ مزید دور جاتے رہیں گے اس زمانے میں ہمیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ پہلے بھی اس طرف توجہ دلا چکا ہوں کہ ہمیں بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ہمیں پہلے سے زیادہ اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے کس طرح عبداللہ بننے کا حق ادا کرنا ہے اور اپنی ضد اور اَنانیت چھوڑنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ جماعتی لحاظ سے اس سال میں انتخاب ہونے ہیں اس لحاظ سے بھی ہر ایک کو اپنی سوچوں کو درست کرنے کی ضرورت ہے کہ دعا کے بعد ہر تعلق کو اور ہر رشتے کو چھوڑ کر اپنا حق جو ہے وہ صحیح استعمال کریں، اپنی رائے دیں اور اس کے بعد جو فیصلہ ہوجائے اس کو قبول کرلیں۔ مکمل طور پر اپنی ذاتیات سے بالا ہو کر اپنے فیصلے کریں۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے افسروں اور عہدیداروں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔ ایک بات یہ ہے کہ مومن کو چاہئے کہ مصمّم ارادے کے ساتھ کوشش کرے اور اسے انجام تک پہنچائے اور بجائے دوسروں پر انحصار کرنے کے چاہے وہ افسر ہوں یا عہدیدار ہوں وہ صرف اپنے ماتحتوں پر انحصار نہ کیا کریں بلکہ خود بھی براہ راست ہر کام میں نگرانی رکھیں اور involve ہونے کی کوشش کریں۔ تبھی کام صحیح رنگ میں انجام تک پہنچ سکتا ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے الہ دین کے چراغ اور اس کے جن کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) بچپن میں تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ الہ دین کا چراغ ایک سچا واقعہ ہے، جب عقل نہیں تھی۔ لیکن جب بڑے ہوئے تو سمجھا کہ یہ محض واہمہ اور خیال ہے۔ یہ کہانی ہے۔ لیکن اس کے بعد جب جوانی سے بڑھاپے کی طرف آئے تو معلوم ہوا کہ یہ بات ٹھیک ہے۔ الہٰ دین کا چراغ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن فرماتے ہیں کہ وہ تیل کا چراغ نہیں ہوتا بلکہ عزم اور ارادے کا چراغ ہوتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ وہ چراغ بخش دے وہ اس کو حرکت دیتا ہے اور بوجہ اس کے کہ عزم اور ارادہ خدا تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ کُنۡ کہتا ہے اور کام ہونے لگ جاتا ہے اسی طرح جب اس کی اتباع میں اس کے مقرر کردہ اصول کے ماتحت، اس کے احکام پر عمل کرتے ہوئے (یہ ساری شرطیں ہیں یاد رکھیں) اس سے دعائیں کرتے ہوئے اور اس سے مدد مانگتے ہوئے کوئی انسان کُنۡ کہتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔ غرض بچپن میں ہم الہ دین کے چراغ کے قائل تھے۔ جوانی میں ہمارا یہ خیال متزلزل ہوگیا مگر بڑھاپے میں ایک لمبے تجربے کے بعد معلوم ہوا کہ الہ دین کے چراغ والی کہانی سچی ہے۔ لیکن یہ ایک تمثیلی حکایت ہے اور چراغ پیتل کا نہیں بلکہ عزم اور ارادے کا چراغ ہے۔ جب اسے رگڑا جاتا ہے تو خواہ کتنا بڑا کام کیوں نہ ہو وہ آناً فاناً ہوجاتا ہے۔

سوال حضور انور نے نماز باجماعت کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پانچ نمازیں ہر بالغ عاقل مسلمان پر فرض ہیں اور مَردوں پر یہ مسجدوں میں باجماعت فرض ہیں اور اس کے لئے انتظام ہونا چاہئے۔ یا تو یہ کہہ دیں کہ ہم بالغ نہیں۔ یا یہ کہہ دیں کہ بے عقل ہیں، تو ٹھیک ہے۔ اور جب یہ دونوں چیزیں نہیں تو پھر باجماعت نماز کی ہر جگہ کوشش ہونی چاہئے۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جلسہ پر آنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود نے اس وقت جلسے پر آنے والوں کو یہ نصیحت فرمائی تھی کہ تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور جس شوق سے تم یہاں آئے ہو اسے پورا کرنے کے سامان پیدا کرو۔ اس طرح نہ ہو کہ جس طرح کُشتی دیکھنے کے لئے کچھ لوگ پہلے آجاتے ہیں تم بھی یہاں آگئے ہو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو اور پھر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے اس کے فرشتوں سے تعلق پیدا ہوگا اور یہ روحانیت جو ہے وہ پھر لوگوں کے دماغوں پر جب اثر ڈالے گی تو تمہارے کام فرشتے کر رہے ہوں گے اور جہاں وہ پہنچیں گے وہاں تمہارا نام بھی پہنچا دیں گے کیونکہ تمہاری نیت نیک ہے۔ تمہاری روحانیت میں ترقی ہے۔ تم خدا تعالیٰ کے لئے کام کر رہے ہوگے۔

سوال حضور انور نے حقیقی مومن کی کیا تعریف فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی مومن وہی ہے جو ایک نیک کام کرتا ہے تو پہلے سے زیادہ عاجزی اور استغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مزید نیک کاموں کی دعا مانگتا ہے تاکہ یہ سلسلہ چلتا رہے اور اس کا انجام بھی بخیر ہو۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اصلاح نفس کا کیا ذریعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے فرمایا) پس اپنے نفوس کی اصلاح کی طرف توجہ کرو اور تقویٰ وطہارت پیدا کرو اور مت سمجھو کہ تم نیک کام کر رہے ہو کیونکہ نیک سے نیک کام میں بھی بے ایمانی پیدا ہوسکتی ہے۔ ایمان ہمارے اعمال کے نتیجہ میں نہیں آتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے رحم کے نتیجہ میں آتا ہے۔ وہ سوالی جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دروازے سے اٹھنے کے بعد میرے لئے کوئی اور دروازہ نہیں کھل سکتا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرلیتا ہے۔ پس تمہاری نگاہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ہی طرف اٹھنی چاہئے۔ جب تک تم اپنی نگاہ اس کی طرف رکھو گے تم محفوظ رہو گے کیونکہ جس کی خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ اٹھ رہی

باقی صفحہ نمبر 6 پر ملاحظہ فرمائیں

پیشگوئی مصلح موعود صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19/فروری 2016 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پیشگوئی کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور در حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اَتم ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے......جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔......مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔‘‘

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کب فرمایا؟

جواب 28/جنوری 1944 کے خطبہ میں آپؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ آپؓ نے فرمایا: ’’وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی‘‘۔

سوال جب بار بار لوگ آپ رضی اللہ عنہ سے اس پیشگوئی کے متعلق آپؓ کی رائے جاننے کی کوشش کرتے تو آپؓ کی کیا حالت ہوتی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: مگر میری یہ حالت تھی کہ میں نے کبھی سنجیدگی سے ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی اس خیال سے کہ میرا نفس مجھے کوئی دھوکہ نہ دے اور میں اپنے متعلق کوئی ایسا خیال نہ کرلوں جو واقعہ کے خلاف ہو۔

سوال جب لوگوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے سامنے مختلف پیشگوئیاں پیش کر کے کہا کہ آپ خود کو ان کا مصداق قرار دیں تو آپ نے کیا کہا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: لوگوں نے مختلف پیشگوئیاں میرے بارے میں میرے سامنے رکھیں اور اصرار کیا کہ میں ان کا اپنے آپ کو مصداق قرار دوں۔ مگر میں نے ہمیشہ یہی کہا کہ پیشگوئی اپنے مصداق کو آپ ظاہر کرتی ہے۔ اگر یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تو زمانہ خود بخود دیکھ لے گا کہ مَیں ان کا مصداق ہوں اور اگر میرے متعلق نہیں تو زمانے کی گواہی میرے خلاف ہوگی۔ دونوں صورتوں میں مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میرے متعلق نہیں تو مَیں کیوں گناہگار بنوں۔ اور اگر میرے متعلق ہیں تو مجھے جلد بازی کی ضرورت نہیں ہے خدا تعالیٰ خود بخود حقیقت ظاہر کردے گا۔ جیسے الہام میں کہا گیا تھا کہ ’’انہوں نے کہا آنے والا یہی ہے یا ہم دوسروں کی راہ تکیں۔‘‘ یہ الہام کے فقرے تھے۔ دنیا نے یہ سوال اتنی دفعہ کیا، اتنی دفعہ کیا کہ اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں تو اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر موت تک بھی مجھ پر یہ ظاہر نہ کیا جاتا کہ یہ پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں تب بھی واقعات خود بخود بتا دیتے کہ یہ پیشگوئیاں میرے ہاتھ سے اور میرے زمانے میں پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے تحت اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے بارے میں ہیں۔

سوال حضورؓ نے پیشگوئی کے الفاظ ’’وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا‘‘ کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہن ’’تین کو چار کرنے والا‘‘ کی پیشگوئی کے بارے میں اس طرف گیا ہے کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ اگر یہ مطلب لیا جائے تو چوتھے بیٹے کے لحاظ سے بھی مطلب صاف ہے۔ مجھ سے پہلے مرزا سلطان احمد صاحب، مرزا فضل احمد صاحب اور مرزا بشیر احمد اوّل پیدا ہوئے اور چوتھا میں ہوا۔ اور میرے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین بیٹے ہوئے اس لحاظ سے بھی مَیں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ پھر میری خلافت کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے مرزا سلطان احمد صاحب کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق دی اس طرح بھی مَیں تین کو چار کرنے والا ہوا۔ اگر یہ اولاد کے لحاظ سے دیکھا جائے تو گویا تین کو چار کرنے والا مَیں تین طرح سے ہوا۔ لیکن فرماتے ہیں کہ میرا ذہن اللہ تعالیٰ نے اس طرف بھی منتقل کیا ہے کہ الہامی طور پر یہ نہیں کہا گیا کہ وہ تین بیٹوں کو چار کرنے والا ہوگا۔ الہام میں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ پس میرے نزدیک یہ اس کی پیدائش کی تاریخ بتائی گئی ہے۔ یہ پیشگوئی ابتداءً 1886ء میں کی گئی تھی۔ مصلح موعود کی جو پیشگوئی ہے یہ ابتداء ’’1886 میں ہوئی تھی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میری پیدائش 1889ء میں (eighteen eighty-nine) میں ہوئی۔ پس تین کو چار کرنے والی پیشگوئی میں یہ خبر دی گئی تھی کہ اس کی پیدائش چوتھے سال میں ہوگی اور ایسا ہی ہوا۔

سوال ’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘ کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا تشریح بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؓ نے فرمایا: اور یہ جو آتا ہے ’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘۔ اس کے اَور معنی بھی ہو سکتے ہیں مگر میرے نزدیک اس کی ایک واضح تشریح یہ ہے کہ دوشنبہ ہفتے کا تیسرا دن ہوتا ہے۔ دوسری طرف روحانی سلسلوں میں انبیاء اور ان کے خلفاء کا الگ الگ دور ہوتا ہے اور جس طرح نبی کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے اسی طرح خلیفہ کا زمانہ اپنی ذات میں ایک مستقل حیثیت رکھتا ہے۔ اس لحاظ سے غور کر کے دیکھو۔ پہلا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ دوسرا دور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ تیسرا دَور میرا ہے۔ ادھر اللہ تعالیٰ کا ایک اور الہام بھی اس تشریح کی تصدیق کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا تھا اور وہ الہام یہ ہے کہ ’فضل عمر‘۔ حضرت عمر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیسرے نمبر پر خلیفہ تھے۔ پس ’’دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ‘‘ سے یہ مراد نہیں کہ کوئی خاص دن خاص برکات کا موجب ہوگا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس موعود کے زمانے کی مثال احمدیت کے دور میں ایسی ہی ہوگی جیسے دوشنبہ کی ہوتی ہے۔ یعنی اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خدمت دین کے لئے جو آدمی کھڑے کئے جائیں گے ان میں وہ تیسرے نمبر پر ہوگا۔

سوال حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کے الہام کے ’’انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ‘‘ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس لمبی رؤیا جس کے بارے میں مَیں نے بتایا کہ اس کے بعد حضرت مصلح موعود نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس رؤیا میں میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا تھا کہ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ۔ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا عجوبہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ جاگتے ہوئے تو ہونا ہی تھا کہ میرے بارے میں یہ عجیب قسم کے الفاظ ہیں لیکن خواب میں بھی مجھے یہ احساس ہوا کہ یہ عجیب الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بعد میں بعض لوگوں نے جب یہ رؤیا سنی تو کہا کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار 20/فروری 1886ء میں ہے۔ فرمایا کہ دوسرے دن حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا کہ اشتہار میں یہ الفاظ ہیں کہ ’’وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی رؤیا میں دیکھا تھا کہ میں نے بت تڑوائے ہیں۔ بہت سارے بت ہیں جو میں نے تڑوا دیئے۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ ’’وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا‘‘۔ روح الحق توحید کی روح کو کہتے ہیں اور آپ نے تبلیغ اسلام کی دنیا میں بنیاد ڈال کر دنیا کے دلوں کو شرک سے پاک کیا۔

سوال پیشگوئی کے الفاظ ’’وہ جلد جلد بڑھے گا‘‘ کی حضورؓ نے کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پسرِ موعود کی پیشگوئی میں یہ بات ہے کہ ’’وہ جلد جلد بڑھے گا‘‘۔ اس طرح رؤیا میں دیکھا کہ میں بعض غیر ملکوں کی طرف گیا ہوں اور پھر میں نے وہاں جا کے اپنے کام کو ختم نہیں کر دیا بلکہ میں اَور آگے جانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ میں نے رؤیا میں کہا کہ اے عبد الشکور اب میں آگے جاؤں گا اور جب سفر سے واپس آؤں گا تو دیکھوں گا کہ تو نے توحید کو قائم کر دیا ہے، شرک کو مٹا دیا ہے اور اسلام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اللہ تعالیٰ نے کلام نازل فرمایا اس میں اسی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ یعنی تبلیغ کے کاموں کو آگے بڑھانے والا ہوگا اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بھی یقیناً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسی طرح آپ کی اس طویل رؤیا میں پیشگوئی مصلح موعود سے ملتی جلتی بہت سی باتیں ہیں جو مختلف پیرائے میں آپ کو رؤیا میں دکھائی گئیں۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے پیشگوئی کے الفاظ کہ ’’وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا‘‘ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب کسی کے نائب کی شہرت کا کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کے آقا ومطاع کی شہرت ہوگی۔ پس جب خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں یہ کہا کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا تو اس کے یہ معنی تھے کہ اس کے ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اب دیکھو لو پیشگوئی کتنی واضح ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں افغانستان صرف ایسا ملک تھا جہاں کسی اہمیت کے ساتھ یا کچھ حد تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا تھا کیونکہ دو شہداء بھی تھے۔ دوسرے ممالک میں صرف اُڑتی ہوئی خبریں تھیں وہ یا مخالفین کی پھیلائی ہوئی تھیں یا کسی کے ہاتھ کوئی کتاب پہنچی تو اس نے آگے کسی کو دکھا دی۔ باقاعدہ جماعت کسی ملک میں قائم نہیں تھی......جب حضرت مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ فرماتے ہیں کہ سماٹرا میں، جاوا میں، سٹریٹس سٹلمنٹ میں، چین میں احمدیت پھیلی۔ ماریشس میں، افریقہ کے دوسرے ممالک میں احمدیت پھیلی۔ مصر میں، فلسطین میں، ایران میں، دوسرے عرب ممالک میں اور یورپ کے کئی ممالک میں احمدیت پھیلی۔ بعض جگہ حضرت مصلح موعود کے وقت بھی جماعت کی تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی اور افریقہ کے ممالک میں لاکھوں میں بھی تھی۔

سوال پیشگوئی کے الفاظ ’’وہ علوم ظاہری وہ باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘ کی حضور انور نے کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پھر اس پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک یہ خبر بھی دی گئی تھی کہ ’’وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں دعوے کرنے کا عادی نہیں لیکن اس کے باوجود اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا کہ اسلام کے وہ مہتم بالشان مسائل جن پر روشنی ڈالنا اس زمانے کے لحاظ سے نہایت ضروری تھا خدا تعالیٰ نے ان کے متعلق میری زبان اور میری قلم سے ایسے مضامین نکلوائے ہیں کہ مَیں دعویٰ کر کے کہہ سکتا ہوں کہ ان تحریروں کو اگر ایک طرف کر دیا جائے تو اسلام کی تبلیغ دنیا میں نہیں کی جا سکتی......پس اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانے میں ایک ایسے شخص کو اپنے کلام سے سرفراز فرمائے جو روح الحق کی برکت اپنے اندر رکھتا ہو یا اپنے ساتھ رکھتا ہو جو علوم ظاہری اور باطنی سے پُر ہو۔ جو دشمن کے ان تمدنی حملوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ تشریح اور قرآن کریم کے منشاء کے مطابق دُور کرے اور اسلام کی حفاظت کا کام سرانجام دے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنا کام کر دیا اور میری تحریروں پر اپنی مہر تصدیق کردی۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کے پسر موعود ہونے کے متعلق احباب جماعت کو کیا خوابیں آئیں؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: میری رؤیا کے بعد ایک دوست ڈاکٹر محمد لطیف صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک فرشتہ میرا نام لے کر کہہ رہا ہے کہ انبیاء و رسل کے ساتھ اس کا نام لیا جائے گا۔ انبیاء و رسل کے ساتھ نام لئے جانے کے وہی معنی ہیں جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی میں بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ وہ مثیل مسیح ہوگا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو نبی اور رسول ہیں ان کے ساتھ میرا بھی نام لیا جائے گا۔ اسی طرح ایک اور دوست نے لکھا کہ رؤیا میں میں نے دیکھا کہ مینار پر کھڑے ہو کر آپ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا اعلان کر رہے ہیں۔ ’’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی الہاموں میں سے الہام ہے۔ اور مینار پر اس الہام کے اعلان کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تبلیغ احمدیت کو میرے ذریعہ سے اور بھی مضبوط کردے گا۔ ☆......☆......☆

جماعتی رپورٹیں

ورلڈ بُک فیئر دہلی کے موقع پر شعبہ نورالاسلام قادیان کی جانب سے بُک اسٹال اور سیمینار کا انعقاد

مورخہ 9 تا 17/جنوری 2016 کو دہلی میں world book fair منعقد ہوا، جس میں شعبہ نورالاسلام کے زیر اہتمام جماعتی اسٹال بھی لگایا گیا۔ ورلڈ بُک فیئر کے دوران جماعتی سٹال کی theme سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب world crisis and the pathway to peace رکھی گئی تھی۔ امسال پہلی مرتبہ 6 سٹالز کی جگہ لیکر سٹال کو دہلی کی ڈیزائنر کمپنی سے تیار کروایا گیا، جس میں کل 11 سیکشنز بنائے گئے۔ پہلا سیکشن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تصاویر کا رکھا گیا۔ 4 سیکشنز سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتاب world crisis and the pathway to peace میں سے 8 اقتباسات کیلئے مخصوص تھے۔ 3 سیکشنز جماعتی کتب کی display کیلئے اور 2 سیکشنز قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی نمائش کیلئے مخصوص کئے گئے۔ ایک سیکشن سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب world crisis and the pathway to peace کی display کیلئے رکھا گیا۔ سٹال کے outer section میں LCD screen بھی لگائی گئی جس میں 20 جماعتی documentaries لگاتار چلائی جاتی رہیں۔ سٹال کے سامنے والا حصہ free literatures کیلئے مخصوص کیا گیا۔ دوران بُک فیئر منصوبہ بند طریق پر 4100 کتب، اور 21000 لیف لیٹس اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ بڑی تعداد میں زیر تعلیم نوجوانوں کے علاوہ مختلف مکاتب فکر کے احباب تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ سٹال وزٹ کرنے والوں میں عموماً غیر مسلموں کی تعداد زیادہ تھی جو اسلام کے بارہ میں ہمیشہ غلط باتیں سنتے رہے تھے لیکن تعصب کا شکار نہ ہونے کی وجہ سے اسلام کی اصل تعلیم معلوم کرنے کے خواہشمند تھے۔ مختلف موضوعات پر ان سے گفتگو ہوئی اور ان کو سمجھایا گیا کہ اسلام کا دہشتگردی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جو اسلام کے نام پر ایسے کام کرتے ہیں وہ دراصل اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اسلام کا نام بدنام کرتے ہیں۔ دوران بُک فیئر کم وبیش 8000 افراد کے ساتھ تبلیغی گفتگو ہوئی اور ایک محتاط اندازے کے مطابق 30,000 افراد نے ہمارے اسٹال کا وزٹ کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس بُک فیئر کے ذریعہ تقریباً 50,000 سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

☆ ایک نونیت نامی ہندو نوجوان جو International Studies میں M.Phill کر رہے ہیں ہمارے سٹال پر آئے۔ یہ minorities پر اپنی thesis لکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خاکسار خلیفۃ المسیح الخامس کی وقف نو کلاس بہت شوق سے دیکھتا ہے اور حیران ہوتا ہے کہ آپ نہ صرف چھوٹے چھوٹے بچوں سے ملاقات کرتے ہیں انکے سوالات کے جوابات نہایت محبت اور شفقت سے دیتے ہیں بلکہ ان کو دنیاوی تعلیم کی الگ الگ فیلڈ جیسے engineering، mass-communication، science وغیرہ میں جانے کا مشورہ دیتے ہوئے انکو تعلیم کے حصول کیلئے encourage بھی کرتے ہیں جبکہ ہمارے پنڈت بلکہ کسی بھی مذہب کے علماء چھوٹے بچوں سے اول تو ملاقات ہی نہیں کرتے دوسرا دنیاوی علوم کی الگ الگ فیلڈ کی باتیں کرنا ان کے تصور سے بھی باہر ہے۔

☆ **سیمینار:** شعبہ نورالاسلام کی طرف سے امسال بھی دہلی بُک فیئر کے موقعہ پر 14/جنوری 2016 کو ایک سیمینار بعنوان The devastating consequences of a nuclear war and critical need for absolute justice منعقد کیا گیا۔ جس کے چیف گیسٹ مکرم نعیم الدین صاحب IG BSF تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ کیا گیا۔ بعد ازاں مکرم سلطان محمد احسن صاحب نے جماعت کا تعارف کرایا۔ جسکے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب برموقعہ Peace Symposium London 2015 پروجکٹر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ بعد ازاں خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب world crisis and the pathway to peace کا تعارف کرایا اور حضور انور کی جانب سے قیام امن کیلئے دنیا کی مختلف پارلیمنٹس میں دیئے گئے لیکچرز اور سربراہانِ ممالک کو لکھے گئے خطوط کا تذکرہ کیا۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے سیدنا حضور انور کی کتاب world crisis and the pathway to peace بزبان ہندی کا اجراء کیا۔ پروگرام کا اختتام محترم امیر صاحب دہلی نے دعا کے ساتھ کیا۔ (عبدالعلیم آفتاب، قائم مقام انچارج، شعبہ نورالاسلام، قادیان)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ ساونت واڑی، ممبئی میں مورخہ 17/جنوری 2016 بروز اتوار 11:30 بجے مکرم عبدالشکور ہریکر صاحب صدر جماعت احمدیہ ساونت واڑی کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سی. جی ساحل احمد صاحب نے کی۔ مکرم محمد عارف صفیل صاحب صدر جماعت احمدیہ واسکو، گوآ نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم عطاء السلام صاحب نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ''بدرگاہ ذی شان خیر الانام'' خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مجیب احمد سندی صاحب نے ''آنحضرتؐ کا بچپن''، مکرم آفتاب احمد ہریکر صاحب نے ''آنحضورؐ کا حلیہ مبارک'' اور خاکسار نے ''آنحضرتؐ بحیثیت خاتم النبیین'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوران تقاریر عزیز اعجاز احمد سندی اور عزیز محفوظ احمد سندی نے نعتیہ کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس جلسہ میں 80 سے زائد افراد جماعت شامل ہوئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیمینار بر موضوع ''اصلاح اعمال اور ہماری ذمہ داریاں''

مورخہ 22/جنوری 2016 کو مکرم عبدالشکور ہریکر صاحب صدر جماعت احمدیہ ساونت واڑی کی زیر صدارت ''اصلاح اعمال اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد تین تقاریر ہوئیں۔ مکرم مجیب احمد سندی صاحب نے ''اللہ تعالیٰ کی معرفت کے اصول''، مکرم عبد الشکور ہریکر صاحب نے ''خلافت کی برکات اور خلیفہ کا مقام'' اور خاکسار نے ''اصلاح اعمال اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالستار، مبلغ سلسلہ ساونت واڑی، مہاراشٹر)

جماعت احمدیہ شموگہ میں مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ کو پہلی مرتبہ ضلعی سطح پر کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کرنے کی توفیق ملی جس کا نام ''مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ'' رکھا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ شموگہ سے 2 اور جماعت احمدیہ ساگر، سورب اور ریان ھلی سے ایک ایک ٹیم نے شرکت کی۔ فائنل میچ شموگہ اے اور ریّان ھلی کی ٹیموں کے درمیان ہوا اور شموگہ اے فاتح قرار پائی۔ تمام خدام نے احسن طریق پر اپنے مفوضہ فرائض انجام دیئے۔ (عبدالواحد خان، مربی سلسلہ شموگہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
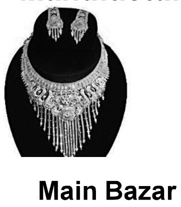
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
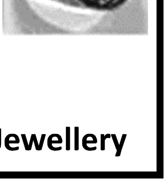

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 03دسمبر 2013ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ بنت مکرم شمیم احمد صاحب کا ہے۔ یہ سوئٹزرلینڈ میں رہتی ہیں ۔ ان کا نکاح عزیزم ڈاکٹر عطاء العلیم بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالقدیر بھٹی صاحب کراچی کے ساتھ دس لاکھ روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔دولہن کے وکیل ان کے بھائی مکرم کلیم احمد صاحب ہیں اور دولہا کے بھی وکیل مومن طاہر صاحب ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جوڑا کٹر صاحبہ ہیں ، پی ایچ ڈی ڈاکٹر ہیں۔ Basically سائنس دان ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی Researcher ہیں۔خدا تعالیٰ کرے کہ یہ نکاح، یہ شادی جو طے پا رہی ہے ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور جس اخلاص و وفا سے ان کا خلافت اور جماعت سے تعلق ہے، اللہ تعالیٰ آئندہ نسلوں کو بھی اس تعلق پر قائم رکھے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نکاح کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس، لندن)

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

شعبہ نورالاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

نماز جنازہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27/جنوری 2016 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل محمود ہال (متصل مسجد فضل لندن) میں تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم، کرائیڈن)

23/جنوری 2016 کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ مرحومہ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ آف کھر یپڑ ضلع قصور کی بیٹی تھیں۔آپ جون 2013 میں پاکستان سے یوکے شفٹ ہوئی تھیں۔ ملاقات کی شدید خواہش کے باوجود بوجہ بیماری حضور انور سے ملاقات نہ کرسکیں۔ انتہائی نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1)مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد یٰسین شریف صاحب مرحوم آف سکندر آباد، انڈیا)

16/دسمبر 2015 کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ مکرم سیٹھ یوسف احمد الٰہ دین صاحب مرحوم کی ساس تھیں۔ جب تک صحت اجازت دیتی رہی جلسہ سالانہ قادیان میں ہر سال شامل ہوتی تھیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلافت کی اطاعت گزار اور وفادار، نیک اور ہمدرد خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2)مکرم رحیم خان صاحب (آف اُڈیشہ، انڈیا)

4/جنوری 2016 کو 64 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوبائی سیکرٹری امور عامہ بھی رہے۔ اس کے علاوہ لوکل کمیونٹی کی فلاح وبہبود کیلئے نمایاں کام کیا۔ لوکل جماعت میں مسجد کی تعمیر اور اخراجات میں معاونت کی توفیق پائی۔ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ غریب پرور، نظام خلافت اور نظام جماعت کے اطاعت گزار، انسانیت کی خدمت کرنے والے نیک اور شفیق انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے سب بچے جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3)مکرم سیف اللہ ہنجرا صاحب

(ابن مکرم محمد ہنجرا صاحب مرحوم آف کینیڈا)

21/دسمبر 2015 کو اپنے روزگار پر کام کرتے ہوئے بلندی سے گر کر چند روز شدید زخمی رہنے کے بعد 25 دسمبر 2015 کو 40 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ کے والد کو اپنے خاندان میں پہلا احمدی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے، مگر ہردلعزیز تھے۔ سب کا خیال رکھتے ، نہایت شفقت کرنے والے تھے۔ ایک لمبا عرصہ اپنی جماعت کے سیکرٹری مال رہے۔ آپ انتہائی عاجز، منکسر المزاج، خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے اور جماعت کے وفادار، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار کمسن بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد ظفر اللہ ہنجرا صاحب مربی سلسلہ لاس اینجلس کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

اسٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

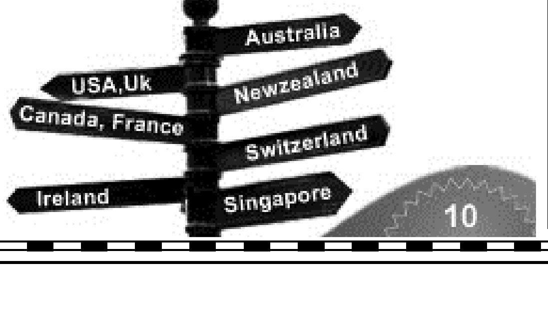

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7737: میں ایس. ساجنی بنت مکرم ایف سلیم صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 2012 ساکن میلا پالم ضلع ترنلویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 1 جوڑی 6 گرام، انگوٹھی 1 عدد 1.5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جے. جے. ناصر احمد الامۃ: ایس. ساجنی گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7738: میں زیتون فردوس. ایم زوجہ مکرم جے. شیخ عبد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالم ضلع ترنلویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نکلس 3 عدد 96 گرام (بشمول حق مہر -/16,000 روپئے)، بالیاں 2 جوڑی 17 گرام، انگوٹھی 2 عدد 4 گرام، لاکٹ 2 عدد 4 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد الامۃ: زیتون فردوس. ایم گواہ: جے. شیخ عبد اللہ

مسل نمبر 7739: میں اعجاز احمد ولد مکرم امتیاز کے. ایم صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان، مستقل پتہ: 53/1631، شانتی (H)، وندلی پیٹا، کالیکٹ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/اگست 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس. وی. شبیل احمد العبد: اعجاز احمد گواہ: مصباح الدین

مسل نمبر 7740: میں عارف احمد نائک ولد مکرم غلام محمد نائک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: قادیان، مستقل پتہ: آسنور، کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اکتوبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد بٹ العبد: عارف احمد نائک گواہ: صغیر احمد میر

مسل نمبر 7741: میں مفسر علی ولد مکرم فجر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی عمر 53 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن سلبری گھاٹ ڈاکخانہ سونا پور ضلع علی پور دوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/فروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہوار -/1800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد القادر العبد: مفسر علی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7742: میں شیخ تجمل احمد ولد مکرم شیخ جمال الدین انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاؤس نمبر 120، سملیا، ضلع رانچی، صوبہ جھارکھنڈ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/جنوری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید محمد ارشد العبد: شیخ تجمل احمد گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7743: میں ساجدہ خاتون زوجہ مکرم محمد عارف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن سمدیالا ڈاکخانہ سنوسارا ضلع بھاونگر صوبہ گجرات، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16/فروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی. سکندر باشا الامۃ: ساجدہ خاتون گواہ: ناصر الدین خان

مسل نمبر 7744: میں جبّار الحسن ولد مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کھیتی عمر 51 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن بانو چھاپار، وارڈ نمبر 10، بیتیا، ضلع ویسٹ چھمپارن، صوبہ بہار، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/جنوری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ساڑھے چار دھور زمین پر چار کمروں پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از کھیتی ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید محمد ارشد العبد: جبار الحسن گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7745: میں مبارک احمد منا ولد مکرم نعیم گدّی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن رانی پور ڈاکخانہ بردمان آشرم ضلع ویسٹ چھمپارن، تحصیل بیتیا، صوبہ بہار، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/جنوری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید محمد ارشد العبد: مبارک احمد منا گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7746: میں عطاء اللہ شیخ ولد مکرم عبد الشیخ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کوکھورا ڈاکخانہ دیہا ضلع بیر بھوم، نالہاٹی صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/فروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 22 کٹھ کھیتی زمین واقع کوکھورا بیر بھوم (مشترکہ زمین ہے جس میں خاکسار کے ساتھ ایک اور بھائی محترم نعمت شیخ شامل ہیں)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5757 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رضوان عالم العبد: عطاء اللہ شیخ گواہ: ناصر احمد زاہد

کلام الامام

''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلام الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

مسل نمبر 7747: میں منصور احمد ڈنڈوتی ولد مکرم ناصر احمد ڈنڈوتی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن سہارا کالونی ،اسٹیشن ایریا، یادگیر، کرناٹک، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم/اپریل 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک عدد مکان بمقام سہارا کالونی 30X40 پر مشتمل،نمبر 169/A (مکان 20 سال کیلئے گورنمنٹ قرض پر ہے)۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/17,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:مصوراحمد ڈنڈوتی   العبد:منصوراحمد ڈنڈوتی   گواہ: طاہراحمد سوداگر

مسل نمبر 7748: میں طاہر احمد ولد مکرم محمد یونس لاڈجی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: سرائے مصطفیٰ، وائٹ ایونیو، حلقہ باب الابواب، قادیان، مستقل پتہ: کالاجیوتری، پوسٹ یادگیر،ضلع یادگیر،صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23/فروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6832 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ایاز عالم   العبد:طاہراحمد   گواہ:بشیرالدین

مسل نمبر 7749: میں جنید احمد ولد مکرم عبدالحیٔ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 1999 موجودہ پتہ: سرائے سرفراز مصطفیٰ، وائٹ ایونیو، حلقہ باب الابواب، قادیان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23/فروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کو جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6832 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔گواہ: ایاز عالم   العبد: جنید احمد   گواہ: بشیرالدین

مسل نمبر 6575: میں رحمت بی وی زوجہ مکرم ایم ۔اے۔سلیم صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/مئی 2011 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔بمقام ماتھرا 40 سینٹ زمین مع رہائشی مکان، دوعدد انگوٹھی 6 گرام 21 کیریٹ، ایک عدد بالی 2 گرام 21 کیریٹ،حق مہر -/97 روپئے وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:اے۔نشاد   الامۃ: رحمت بی وی   گواہ:ایم۔اے۔سلیم

مسل نمبر 7750: میں عائشہ عزیز زوجہ مکرم عبد العزیز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن سلیمانیہ منزل ڈاکخانہ ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/مئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 52 گرام سونا وصول شد۔تفصیل زیورات بشمول حق مہر: تین عدد چین 54 گرام، تین عدد بالیاں 7.5 گرام، تین عدد انگوٹھیاں 3 گرام، دو عدد کڑے 32 گرام ہاتھ کا چین 9 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5100 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی۔پی۔مصدق احمد   الامۃ: عائشہ عزیز   گواہ: احمد رشید

مسل نمبر 7751: میں سلینہ ایم ۔زوجہ مکرم ٹی۔کے۔صدیق صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھاپریم، ضلع مالاپورم،صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/جون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔20 گرام زیور طلائی۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔پی۔مصدق احمد   الامۃ:سلینہ   گواہ:احمد رشید

مسل نمبر 7752: میں ٹی۔کے۔صدیق ولد مکرم محمد کویا صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن پتھاپریم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/جون 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔4 سینٹ رہائشی زمین۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی۔پی۔مصدق احمد   العبد: ٹی۔کے صدیق   گواہ:احمد رشید

مسل نمبر 7753: میں جسینہ شبیر پی زوجہ مکرم شبیر ڈی ایچ صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن پتھاپریم ضلع ملاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/مئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر:20 گرام زیور طلائی وصول شد۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شائمل صمد.وی.اے   الامۃ: جسینہ شبیر.پی   گواہ:عبدالصمد پی

مسل نمبر 7754: میں حسینہ نصر.پی زوجہ مکرم نصر.این صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن کاراکنّو ڈاکخانہ مالاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/مئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر 8 گرام زیور طلائی وصول شد،تفصیل زیورات بشمول حق مہر: چین 14 گرام، بالیاں 6 گرام ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فرہانتھا نصر.این   الامۃ: حسینہ نصر.پی   گواہ: عبداللہ.این

مسل نمبر 7755: میں سیٹھ بشیر احمد بھٹی ولد مکرم سیٹھ خیرالدین احمد صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 82 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ ڈوائن اپارٹمنٹ، قیصر باغ، لکھنؤ، یوپی، مستقل پتہ: A-8 ساؤتھ سٹی ،آر۔بی۔آر، لکھنؤ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18/فروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10/1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔فلیٹ ایک عدد بمقام قیصر باغ انداز اً قیمت اسّی لاکھ روپئے، قطعہ زمین 30 ہزار sqft بمقام بیربل ساہنی روڈ لکھنؤ جس کی امالک ایک سوسائٹی ہے جس میں 25% حصہ خاکسار کا ہے انداز اً قیمت دو کروڑ روپئے ہے، ایک کمرشیل بلڈنگ ایک کمپنی کے نام ہے (650sqft چار منزلہ)،جس کے پانچ شیئر ہولڈر ہیں کس کی مالیت 60 لاکھ روپئے اس کا پانچواں حصہ خاکسار شیر ہولڈر ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16/1 اور ماہوار آمد پر 10/1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مقصود احمد بھٹی   العبد: سیٹھ بشیر احمد بھٹی   گواہ: سید قیام الدین برق

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات 2016 کی تاریخوں کا اعلان

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان دارالامان میں درج ذیل تاریخوں میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے انعقاد کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب و مستورات اس روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کریں۔

- اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت و ناصرات الاحمدیہ مورخہ 15 تا 17/اکتوبر 2016 (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار)
- اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مورخہ 15 تا 17/اکتوبر 2016 (بروز ہفتہ، اتوار، سوموار)
- اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 18 تا 20/اکتوبر 2016 (بروز منگل، بدھ، جمعرات)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد حضرت امیر المومنین

”ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6/فروری 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

”خدا کی قسم“

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

میں شدید پیاس محسوس ہوئی تھی کہ مجھے خوف ہوا کہ میں بیہوش ہو جاؤں گا اور دن غروب ہونے میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔ میں نڈھال ہو کر ایک چار پائی پر گر پڑا اور میں نے کشف میں دیکھا کہ کسی نے میرے منہ میں پانی ڈالا ہے پان ڈالا ہے میں نے اسے چوسا تو سب پیاس جاتی رہی۔ چنانچہ جب وہ حالت جاتی رہی تو میں نے دیکھا کہ پیاس کا نام و نشان بھی نہ باقی رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس طریق سے میری پیاس بجھا دی اور جب پیاس بجھی تو پانی پینے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ ضرورت تو اسی وقت تھی جب پیاس لگ رہی تھی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ ضرورت پوری کر دی جائے خواہ مناسب سامان مہیا کر کے ہو خواہ اس سے استغنی پیدا کر کے یعنی اس کی خواہش ہی نہ رہے یا تو چیز مہیا کر دی جائے یا اس چیز کی خواہش نہ رہے۔ تو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور اسی طرح دعا کرنی چاہئے اللہ تعالیٰ سے۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے فیصلہ کو اہمیت دیتے ہوئے دعا کی جائے۔ اب بھی بعض لوگ خط لکھتے ہیں مجھے بھی خط آتے ہیں کہ فلاں جگہ رشتہ کرنا ہے اس سے ہو جائے دعا کریں ورنہ اور ساتھ کوشش بھی کریں اور اس کے والدین کو بھی کہیں اور اس نظام کو بھی کہیں ورنہ ختم ہو جاؤں گا میں بھی مر جاؤں گا اور دوسرا فریق بھی مر جائے گا۔ تو یہ فضول اور لغو باتیں ہیں۔ شادی کا اصل مقصد تو دل کا سکون اور بقائے نسل ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے اور اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر ہے تو ہو ورنہ دل سے اتر جائے اور ختم ہو جائے۔ یہ محبتیں جو دنیاوی ہیں یہ عارضی محبتیں ہوتی ہیں دنیا کی محبت بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے مانگنی چاہئے اور پھر اگر یہ ہوگا تو پھر دنیاوی محبت بھی نیکی بن جائے گی اور پھر ہمیشہ دل کا سکون اور اطمینان کا باعث رہے گی۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ دنیا میں کوئی چیز اپنی ذات میں نقصان دہ نہیں ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کچلا ہے یہ بھی ایک زہر ہے اس کے کھانے سے کئی لوگ مر جاتے ہیں لیکن لاکھوں لاکھ انسان اس سے بچتے بھی ہیں یعنی کہ علاج کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت بڑی تباہی والی چیز افیون ہے لیکن اس کی تباہی کے مقابلے میں اس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ اطباء کا قول ہے کہ طب کی آدھی دوائیں ایسی ہیں جن میں افیون استعمال ہوتی ہے اور اس کا اتنا فائدہ ہے کہ اندازہ لگانا مشکل ہے۔ پس دنیا میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں جو اپنی ذات میں نقصان دینے والی ہو۔ نقصان دینے والی چیز صرف غلط استعمال ہے جو انسان کی اپنی کوتاہیوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ سچے مؤمن کا کام ہے کہ جب کسی کام کا اچھا نتیجہ نکلے تو یہ کہے کہ الحمد للہ خدا تعالیٰ نے مجھے کامیاب کر دیا اور جب خراب نتیجہ نکلے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھے اور کہے کہ میں اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ناکام ہوا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت اسے ملتی ہے جو کوتاہیوں کو اپنی طرف منسوب کرے اور کامیابی پر الحمد للہ کہے۔ ایسا کہنے والوں پر اللہ تعالیٰ پھر رحم فرماتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ رحم فرماتے ہوئے کہ میرا بندہ کامیابیوں کو میری طرف منسوب کرتا ہے تو میں اسے مزید کامیابیوں سے نوازوں۔ بعض معمولی سی باتیں بڑے نتائج پیدا کرتی ہیں۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے میں نے سنا ہے آپ کسی عورت کا قصہ بیان فرماتے کہ اس کا ایک ہی لڑکا تھا وہ لڑائی پر جانے لگا تو اس نے اپنی ماں کو کہا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جو میں اگر واپس آؤں تو تحفے کے طور پر آپ کے لئے لیتا آؤں۔ ماں نے کہا اچھا اگر تو میرے لئے کچھ لانا ہی چاہتے ہو تو روٹی کے جلے ہوئے ٹکڑے جس قدر لا سکو زیادہ لے آنا۔ انہی سے میں خوش ہو سکتی ہوں۔ کچھ مدت کے بعد جب گھر آیا تو اس نے جلے ہوئے ٹکڑوں کے بہت سے تھیلے اپنی ماں کے آگے رکھ دیئے وہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور کہا کہ میں نے جلے ہوئے ٹکڑے لانے کے لئے تمہیں کہا تھا اس لئے کہ تم ان ٹکڑوں کے لئے ایسی روٹی پکاؤ گے کہ وہ کسی قدر جل بھی جائے اور جلی ہوئی روٹی کو رکھ دو گے اور باقی کھا لو گے اس سے تمہاری صحت اچھی رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا تو بظاہر یہ چھوٹی سی بات ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دعا کی قبولیت کے سلسلہ میں بھی بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ دعا کی قبولیت کے لئے دو بنیادی شرطیں ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي۔ کہ میری بات مانو اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری باتیں ہیں درود بھیجو صدقہ دو۔ مجھے لکھ بھی دیتے ہیں بہت سارے لوگ کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں قبول نہیں کیں۔ یہ اللہ تعالیٰ پر الزام ہے۔ اصل میں یہ ایمان کی کمزوری بھی ہے کچھ عرصہ ہوا ہے ایک شخص میرے پاس آیا کہ میں نے بہت دعائیں کی ہیں میری قبول نہیں ہوئیں کیا وجہ ہے۔ میں نے اسے یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تو یہ کہتا ہے کہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي۔ کہ میرے حکموں پر چلو تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے جو تمام حکم ہیں ان پر چلتے ہو۔ وہ کہنے لگا نہیں تو پھر پہلے اپنی حالتوں کو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم کس حد تک عمل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے حکموں پر چلنے کی توفیق بھی عطا فرمائے ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرے اور ہماری دعاؤں کو بھی قبولیت کا درجہ بخشے۔ (آمین)

حضور انور نے فرمایا: نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو سید اسد الاسلام شاہ صاحب گلاسگو کا ہے سید نعیم شاہ صاحب کے بیٹے ہیں۔ ان کے والد بھی اور لڑکے کے دادا بھی، پرانا یہ خاندان ہے خدمت کرنے والا بھی ہے۔ 24/مارچ 2016ء کو 40 سال کی عمر میں ایک شرپسند کے حملے کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ مرحوم، ڈاکٹر نصیر الدین صاحب قمر پنشنر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے داماد تھے۔ ریجنل امیر صاحب نے کہا ہے کہ میں نے جب ان سے ملاقات کی انہوں نے ہمیشہ خلافت سے تعلق کا اظہار کیا تو بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ شاید جماعت چھوڑ گئے تھے، لیکن نہیں احمدی ہی تھے اور احمدیت کی وجہ سے شہید ہوئے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو والدین کو بیوی کو صبر اور سکون عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 7 April 2016 Issue No. 14

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

ہم احمدی یقیناً ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں۔ اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اس نے ہماری سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرمائی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 01۔ اپریل 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ خطبہ میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھا تھا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ تم لوگ جو میرے زمانے میں پیدا ہوئے ہو خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس زمانے میں پیدا کر کے ان خوش قسمتوں میں شامل کر دیا جنہیں مسیح موعود کا زمانہ دیکھنے کو ملا جس کا انتظار کرتے کرتے کتنی ہی قومیں اس دنیا سے گزر گئیں۔ ہم احمدی یقیناً ان خوش قسمتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اور ان لوگوں میں شامل ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں۔ ان بدقسمتوں میں نہیں ہیں جن کو باوجود مسیح موعود کا زمانہ میسر آنے کے بیعت کرنے کی توفیق نہیں ملی کیونکہ بعض ایسے بدقسمت بھی ہیں جو مخالفت میں بھی بڑھے ہوئے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی رہنمائی سے محروم ہو کر بھٹکے ہوئے اور بکھرے ہوئے ہیں۔

پس اس بات پر ہم اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اس نے ہماری سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمیں زندگی کے مختلف مواقع پر اٹھنے والے سوالوں اور مسائل کے حل بھی صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اپنے بھیجے ہوئے امام کے ذریعہ سے بتائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تحریروں تقریروں اور مجالس میں بھی بعض باتیں مثالوں سے بیان فرمایا کرتے تھے جو آپ کے صحابہ کی روایات سے ہمیں ملتی ہیں لیکن سب سے زیادہ احسان ہم پر اس سلسلے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جنہوں نے اپنے خطبات و خطابات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ باتیں بیان کی ہیں جو عموماً حضرت مصلح موعود نے خود دیکھیں یا سنیں یا قریب کے صحابہ نے آپ کو بتائیں۔ یوں مثالوں سے بات سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

ایک خطبہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مضمون کو بیان فرمایا کہ ہڑتالیں یا سٹرائکس جائز ہیں یا نہیں۔ اس بارے میں اصولی طور پر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہڑتالیں کیوں ہوتی ہیں اس کی بنیادی وجہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ حقوق کی ادائیگی نہیں ہوتی۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کے لئے غیر نہ بنو بلکہ آپس میں بھائی بھائی سمجھ کر اپنے اپنے حق ادا کرنے کی کوشش کرو تو نظام کبھی خراب نہیں ہوتا۔ یہ خلاصہ ہے اسلامی تعلیم اور اسلامی تمدن کا اور جہاں حق لینے کا سوال ہے جائز قانونی ذرائع استعمال کرنے چاہئیں۔ بہرحال اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ اسلامی عمارت جو تمدن کے متعلق ہے اس کی بنیاد انصاف اور محبت پر ہے اس لئے اپنے حقوق کے حصول کے لئے بھی وہی طریق اختیار کرنا چاہئے جو انصاف اور محبت پر مبنی ہو یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب کبھی سٹرائک ہوتی اور کوئی احمدی اس میں شریک ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے سخت سزا دیتے اور اس پر اظہار ناراضگی فرماتے۔ آجکل اسلامی ممالک میں جو ہڑتالیں اور اور بغاوتیں ہوتی ہیں ایک دوسرے کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان ممالک کو، پاکستان کو خاص طور پر، ان کی حکومتوں کو یہ عقل دے کہ یہ لوگ اپنی رعایا کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اسی طرح ہر احمدی کو بھی، دعا کے ساتھ ساتھ اگر کہیں زبردستی شامل کرنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے تو مجبوری میں ایسی حرکت کوئی نہ کرے جو جائدادوں کو نقصان پہنچانے والی ہو، حکومت کے اموال کو نقصان پہنچانے والی ہو۔

ہر انسان جو کسی بھی کام سے منسلک ہے وہ اگر اپنے کام میں دلچسپی رکھتا ہے تو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ ایک اہم اصول ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے وضاحت فرمائی اور پھر مثال بھی دی کہ اگر کوئی فوجی ہے یا جرنیل ہے یا استاد ہے یا جج ہے یا وکیل ہے یا تاجر ہے یا اسمبلی کا سیکرٹری ہے سپیکر ہے حکومت کا وزیر ہے کوئی بھی ہو جو ایمانداری سے کام کرتا ہے دل لگا کر کام کرنے والا ہے پورا وقت دینے والا ہے تو شام کو تھک کر بیٹھتا ہے جب، تو یہی کہتا ہے کہ تمام دن کی مصروفیت اور بوجھ نے ہماری کمر توڑ دی لیکن جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں تو ہمارے لئے جو اسوہ آپ نے پیش کیا یہ ہے کہ یہ تمام کام جو دنیا کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ کرتے ہیں وہ تمام کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے بڑھ کر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی آپ گھر کے کام کاج بھی کر لیتے تھے۔ بیویوں کی مدد بھی کرتے تھے اور اتنی توجہ سے ادا کرتے تھے کہ ہر بیوی سمجھتی تھی کہ سب سے زیادہ میں ہی آپ کی توجہ کے نیچے ہوں۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ ساری بیویوں کے گھروں میں ایک چکر لگاتے اور ان سے ان کی ضرورتیں دریافت فرماتے۔ پھر بعض دفعہ خانگی کاموں میں آپ ان کی مدد بھی فرما دیتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کام کی یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم جب سوتے تو آپ کو کام کرتے دیکھتے اور جب آنکھ کھلتی تب بھی آپ کو کام کرتے دیکھتے اور باوجود اتنی محنت اور مشقت برداشت کرنے کے جو دوست آپ کی کتابوں کے پروف پڑھنے میں شامل ہوتے آپ ان کے کام کی اس قدر قدر فرماتے کہ اگر عشاء کے وقت بھی کوئی آواز دیتا کہ حضور میں پروف لے آیا ہوں تو آپ چارپائی سے اٹھ کر دروازے تک جاتے ہوئے راستے میں کئی دفعہ فرماتے جزاک اللہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی جزاک اللہ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی حالانکہ وہ کام جو پروف ریڈنگ کرنے والے جو کرتے تھے اس کام کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا جو آپ خود کیا کرتے تھے۔ غرض اس قدر کام کرنے کی عادت ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں دیکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ہمیں حیرت آتی تھی۔

پھر اسلام میں عورت کا مستقبل محفوظ کرنے کے مختلف طریقے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ جب اس کی شادی ہو تو اس کے لئے حق مہر رکھا گیا ہے اس لئے اس کی ادائیگی ہونی چاہئے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف طلاق یا علیحدگی کی صورت میں ہی حق مہر ادا کرنا ہے۔ مقصد کیا ہے حق مہر کا؟ مقصد یہ ہے کہ یہ وہ رقم ہے جو عورت کے پاس ہونی چاہئے تاکہ بعض دفعہ اس کو کوئی ضرورت ہو جائے کوئی خاص خرچ اس کے اوپر آ پڑے جس کا وہ خاوند سے مطالبہ کرتے ہوئے بھی ہچکچائے شرم محسوس کرے تو اس میں سے وہ خرچ کر سکے یا بعض وقت ایسی ضرورت پیش آ سکتی ہے جو موقع پر خاوند بھی پوری نہیں کر سکتے تو عورت کے پاس کچھ ہو تو تبھی وہ پوری کر سکتی ہے اپنی ضرورت اور اگر حق مہر دینا ہی نہیں تو یہ دونوں صورتیں یا اور بھی بہت ساری صورتیں ہیں وہ پوری نہیں ہو سکتیں۔ بعض خاوند حق مہر کی ادائیگی تو علیحدہ رہی عورت جو اپنی کمائی کر رہی ہوتی ہے اس پر بھی پابندی لگا دیتے ہیں کہ تم نے ہمارے پوچھے بغیر خرچ نہیں کرنا یا ہمیں دو یہ ساری آمد جو ہے اس میں سے اتنا حصہ ہمارے پاس آنا چاہئے ہمارے بنک اکاؤنٹ میں جانا چاہئے جو سراسر ناجائز چیز ہے۔ بعض لوگ اپنی بیٹیوں کے مہر خود لے لیتے ہیں یہ ناجائز چیز ہے اور یہ بردہ فروشی ہے جو کسی طرح درست نہیں۔ اسی طرح بعض دفعہ عورتیں اپنے خاوندوں کو حق مہر معاف بھی کر دیتی ہیں لیکن اس کے لئے بھی بعض شرائط ہیں کہ ان کے ہاتھ میں رکھ کر پھر پوچھو۔ اصل بات یہی ہے کہ مال عورت کے پاس کم از کم ایک سال رہنا چاہئے اور پھر اس عرصے کے بعد اگر وہ معاف کرے تو پھر درست ہے۔ پھر زکوۃ ہے زکوۃ بھی فرائض میں داخل ہے ہر اس شخص کے لئے زکوۃ ہے جو اس کی شرائط پوری کرتا ہو لیکن ایسے بزرگ بھی ہیں جو جتنی دولت ہو جو آمد ہو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک بزرگ کا قصہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے لوگوں کے لئے نمونے کے طور پر پیدا کیا ہوتا ہے حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا ہے کہ کسی نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ کتنے روپوں پر زکوۃ ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ چالیس روپے میں سے ایک روپیہ زکوۃ دو۔ اس نے کہا کہ آپ نے جو فقرہ بولا ہے کہ تمہارے لئے اس کا کیا مطلب ہے کیا زکوۃ کا مسئلہ بدلتا رہتا ہے ہر ایک کے لئے۔ انہوں نے کہا ہاں تمہارے پاس چالیس روپے ہوں تو ان میں سے ایک روپیہ زکوۃ دینا تمہارے لئے ضروری ہے لیکن اگر میرے پاس چالیس روپے ہوں تو مجھ پر اکتالیس روپے دینا لازمی ہیں کیونکہ تمہارا مقام ایسا ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم کماؤ اور کھاؤ لیکن مجھے وہ مقام دیا ہے کہ میرے اخراجات کا وہ آپ کفیل ہے اگر بیوقوفی سے میں چالیس روپے جمع کر لوں تو میں وہ چالیس روپے بھی دوں گا اور ایک روپیہ جرمانہ بھی دوں گا۔ تو یہ بزرگوں کا حال ہے۔ لیکن باقی لوگ جو ہیں جو صرف دنیا کے رہنے والے جو ہیں وہ بیشک اب دنیا کمائیں اور پھر اپنے مال اور وقت کا کچھ حصہ خرچ کریں عبادت اور دین کے کاموں میں بھی اپنے وقت کو لگائیں استغفار بھی کریں دعائیں بھی کریں اللہ تعالیٰ نے جو انہیں عزت اور دولت اور شہرت دی ہے تو یہ بطور احسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس اس احسان کا شکرانہ یہ ہے کہ اس میں سے دوسروں کا بھی ساتھ ساتھ خیال رکھیں۔

بعض لوگوں کے ذہن زیادہ کاروباری ہوتے ہیں یا نقل میں ہی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں جو جماعتی روایات کے خلاف ہوتی ہیں یا اسلامی تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتیں ایسے لوگ عہدے داروں میں بھی پائے جاتے ہیں بعض دفعہ مقامی انجمنیں بھی ایسے فیصلے کر لیتی ہیں۔ ایک اصولی بات ہے جو ہماری تعلیم اور روایات کے خلاف چیز ہو اس سے ہمیں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور دنیاداری میں اگر ہم نے نقل کرنی ہے تو اول تو یہ دنیاداری کی نقل ہے ہی نہیں اور اگر کسی بھی معاملے میں نقل کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے اسوہ حسنہ ہیں آپ کی نقل کرنی چاہئے یا پھر اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے جو نمونہ بنایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔ آپ نے جو اپنے آقا سے سیکھا ہمیں بتایا اس کے مطابق ہمیں چلنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود ایک واقعہ اپنا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا آخری سال تھا یا آپ کے بعد خلافت اولیٰ کا کوئی رمضان تھا بہرحال موسم کی گرمی کے سبب یا اس لئے کہ میں سحری کے وقت پانی نہ پی سکا تھا مجھے ایک روزے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad